اللھم صل علی محمد و آل محمد

نمازِ رسولؐ (حصّہ اوّل)

(قرآن وسنّت کی روشنی میں)

خود سے نماز سکھانے والی کتاب نیز درست عربی لہجہ کی مشق کے لیے پُرکشش سی ڈیز/ڈی وی ڈی کے ساتھ

از

پروفیسر علامہ غلام صابر

ایسوسی ایٹ انجینئر، فاضل عربی، سلطان الافاضل، الواعظ،

بی ایڈ، ایم اے اسلامیات، ایم اے انگلش (پنجاب یونیورسٹی)

مصباحُ الدُّجیٰ یونیورسٹی نیاز بیگ (ٹھوکر) لاہور پاکستان

Website: www.mu.edu.pk E-Mail:misbahudduja@yahoo.com

Phone: 0092-42-36127790 # 0092-300-7473505

کتاب .... نمازِ رسولؐ (حصّہ اوّل)

تالیف .... پروفیسر علامہ غلام صابر

کمپیوٹر انجینئرز............ ضیغم علی، شوذب علی، شواب علی

کمپوزنگ .... مصباح الدجیٰ یونیورسٹی کی طالبات:

۱۔سلویا بتول ۲۔سیدہ انعم بخاری ۳۔ فضہ بتول ۴۔فوزیہ کرامت

۵۔ علیہ زینب ۶۔غلام صغریٰ ۷۔کرن بتول

زیر نگرانی: شمسہ زہراء، سیدہ فرزانہ نقوی

ناشر .... مصباح الدجی یونیورسٹی (شعبہ پبلیکیشن)

اشاعت .... 05 جنوری 2011ء

تعداد 1000

ہدیہ ....

پیغام

آؤ اپنے بچوں کو حضرت امام زمانہ (عج) علیہ السلام کے استقبال کے لیے تیار کریں اور انہیں بتائیں کہ دین حق کیا ہے تا کہ وہ اس آئی ٹی کے دور میں مخالفین کی تبلیغی یلغار سے محفوظ رہ سکیں ورنہ یہ نسل ہمیں معاف نہیں کرے گا اور روز محشر محمد وآل محمد علیہم السلام کو جوابدہ ہوں گے۔

آغا سید سیدین موسوی
چانسلر مصباح الدجی یونیورسٹی

﴿ہدیۂ تشکّر﴾

ہم ممنون ہیں جناب محترم مکرم چانسلر آغا سید سید ین موسوی صاحب کے جن کی دینی اور قومی گراں قدر خدمات لائق تحسین ہیں۔علوم محمد و آل محمد علیہم السلام کی ترویج وترقی کے لیے مصباح الدجیٰ یونیورسٹی کے پروگرامز اور کتب کی طباعت اور اشاعت میں ان کی خصوصی رہنمائی اور معاونت سے پیغام حسینیؑ پاکستان اور دیگر مما لک میں پہنچ رہا ہے۔ خداوندمتعال صدقۂ چہاردہ معصومینؑ ان کے رزق میں وسعت و برکت عطا فرمائے۔ان کے والدگرامی زینة العارفین والروحانیین عامل کشمیر آغا سید حسین شاہ عفی عنہ اور والدہ گرامی عفی عنہا اور بھائی ڈاکٹر آغا سید سبطین موسوی عفی عنہ اور دیگر مرحومین کو جنت فردوس اور جوار آئمہ اطہار علیہم السلام میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

جناب محترم سید عقیل اصغر صاحب کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔یونیورسٹی کے تبلیغی اور اشاعتی پروگرامز میں جن کی خدمات قابل قدر ہیں یقیناً ان کی اس اعلیٰ تربیت کا کریڈٹ ان کے والدین کو جاتا ہے خصوصاً ان کی والدہ محترمہ سیدہ شائستہ بانو صاحبہ کو۔ جنہوں نے اپنی زندگی بھی سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی کنیزی میں وقف کی ہوئی ہے۔اپنی اور اپنے بچوں کی ہر خوشی اور غم کو بھلا کر محمد وعلوم محمد و آل محمد علیہم السلام کی خوشی اور غم کو منانے میں پیش پیش نظر آتی ہیں۔پروردگار صدقۂ چہاردہ معصومینؑ ان کے رزق میں برکت عطا فرمائے اور انہیں سوائے غم حضرت امام حسین علیہ السلام کوئی غم نہ دے۔

دعا گو: پروفیسر غلام صابر

دیباچہ

حصّہ اول:

اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔اس حصّہ میں 14 دروس ہیں ۔اس کا مقصد ہر مؤمن اور مؤمنہ کو نماز اور اعمال کے بنیادی مسائل سکھانا ہے۔تمام مسائل ایران،عراق کے مراجع تقلید کے فتاویٰ سے مرتب کیے گئے ہیں۔

حصّہ دوم:

نماز اسلام میں بہترین عبادت ہے یہ نماز ہی ہے جو مومن کی معراج ہے اور اسی نماز پر ہی نجات آخروی موقوف ہے۔لیکن وہ کونسی نماز ہے جو باعث نجات ہے یقیناً وہی نماز مومن کی معراج ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت میں اور ان کے احکام کے مطابق ادا کی جائے۔مگر افسوس جو عمل حضورؐ نے اپنے جان نثاروں کے سامنے تقریباً 23 سال مسلسل اور باجماعت کیا۔اور اس میں بھی اس قدر جھگڑے کہ آج یہی نماز اسلام کے دعویٰ داروں میں سینکڑوں اختلافات کا مرکز بنی ہوئی ہے کچھ ایسے اختلافات ہیں جو شیعہ اور اہل سنت کے درمیان ہیں اور کچھ اختلاف اہل سنت،وہابی ،اہل حدیث اور بریلوی وغیرہ کے درمیان ہیں اور کچھ اختلافات نماز کے ادا کرنے کے متعلق ہیں اور کچھ مقدمات نماز کے بارے میں ہیں۔وضو کے بارے میں ہم نے ایک کتابچہ وضوءِ رسولؐ کے نام سے لکھ دیا ہے حق کے متلاشیوں کو چاہئے اس کا غور سے مطالعہ کریں۔

یہاں ہم ادائے نماز کے متعلق چند اختلافات کا تذکرہ کرتے ہیں اس پر دن رات فرقوں اور مذاہب میں بحثیں ہورہی ہیں۔پھر ہم ان کے درست یا باطل ہونے کے متعلق شیعہ اور اہل سنت کی کتب سے دلائل دیں گے اگر ہماری نماز ہی فرمان رسولؐ اور عمل

رسولؐ کے مطابق نہیں ہے تو پھر ہمارا ہر عمل ضائع ہے اور محنت بے سود ہے۔ اس حصہ میں چھ (6) دروس ہیں ۔جن میں شیعہ اور اہل سنت کے اختلافات پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ معتبر علماء اہل سنت کی کتب کے حوالے بھی دیے گئے ہیں ۔ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عہد رسالتؐ میں اسلام کی اذان اور نماز یہی تھی جو اس وقت شیعان حیدر کرار ادا کرتے ہیں ۔ علماء اسلام کو دعوت فکر بھی دی گئی ہے اگر وہ ہماری کسی دلیل میں کوئی ابہام یا شک وشبہ کی گنجائش پائیں تو انہیں چاہیئے مطلع فرمائیں تا کہ ان کے ابہام کو دور کیا جا سکے اس حصہ کے اہم موضوعات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

درس 1 : شیعہ اور اہل سنت کے اذان کے اختلافات: **حی عَلٰی خیرِ الْعَمَل** کہنا، حضرت علیؑ کی ولایت کی گواہی دینا، **الصلوۃ خیر من النوم** .

درس 2 : شیعہ اور اہل سنت کی نماز میں اختلافات: تکبیر میں رفع یدین کرنا یا نہ کرنا، بسم اللہ کو بلند آواز سے کہنا یا نہ کہنا، سورۃ حمد کے بعد آمین کہنا یا نہ کہنا، دوسری رکعت میں قنوت، درود پڑھنے کا اختلاف، سلام پھیرنے میں اختلاف، نمازوں کا ملا کر پڑھنا، نمازوں کے اوقات پانچ یا تین، نماز میں سجدے گاہ کا استعمال۔

درس 3 : نماز میں ہاتھوں کا کھولنا یا باندھنا: حضورؐ کا ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا، اہل بیتؑ اور ہاتھوں کا کھولنا، اصحاب رسولؐ کا نماز میں ہاتھ کھولنا، آئمہ اہل سنت اور نماز میں ہاتھ کھولنا۔

درس 4 : کیا ہاتھ باندھنا صرف راحت کے لیے: ہاتھ باندھنے میں اہل سنت کا اختلاف، ہاتھ باندھنے کے راوی غیر معتبر، ہاتھ باندھنا صرف شیعوں کی ضد میں۔

درس 5: نماز میں ہاتھ کھولنا اور قرآن مجید

درس 6 : نماز جنازہ کی تکبیریں چار یا پانچ: میت کے لیے تلقین پڑھنا، نکاح متعہ اور قرآن، نکاح متعہ اور صحابہؓ۔

فہرست نمازِ رسولؐ (حصّہ اوّل)

☆ درس 1	
دعائے تعجیل امام زمانہؑ، کلمہ	12
صلوات، پنجتن پاکؑ،	13
بارہ امامؑ، چودہ معصومینؑ	13
جدول ولادت وشہادت 14 معصومینؑ	14
ابتدائی باتیں	16
دین کی بنیادیں، اصول دین	17
توحید، صفات ثبوتیہ وسلبیہ	18
عدل	19
نبوت، امامت، قیامت	20
فروع دین، تقلید	21
درس 2	
مطہرات	23
نجاسات	26
نجاست کو ثابت کرنے کے طریقے	27
نجاست کی معافی	28
آداب بیت الخلاء: واجب وحرام امور	29
مستحب امور	30
مکروہ امور	31
☆ درس 3	
وضو	32
مبطلات وضو	33
غسل، غسل کی ترکیب	34
تیمّم، اشیاء تیمّم	35
وضو یا غسل کے بدلے تیمّم کا طریقہ	36
☆ درس 4	
نماز: واجب وسنتی نمازیں	38
مقدمات نماز	39
واجبات نماز، قیام کی اقسام	41
اذان واقامت	41
سجدہ گاہ	44
درس 5	
ترتیب نماز	45
شہادت ثالثہ	51
تسبیح جناب سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ	51
سجدۂ شکر	52

فہرست نمازِ رسولؐ (حصہ اوّل)

زیارت حضرت رسالت مآبؐ 53
زیارت حضرت امام حسینؑ 53
زیارت حضرت امام رضاؑ 54
زیارت حضرت امام زمانہؑ 55

درس 6

نماز کے چند ضروری مسائل 56
شرائط نماز قصر 57
دیگر احکام سفر 59
مبطلات نماز 60
سہویات نماز 61
احکام سجدہ سہو، ترکیب سجدہ سہو 62
شکیات نماز، نماز باجماعت کا بیان 63

درس.7 (تعقیبات نماز:1)

ہر پریشانی کی دعا 64
دعائے قبولیت نماز 64
دعائے حفظ ایمان 65
دعائے دائے قرض 66
دعائے وسعت رزق 66
دعائے حضرت امام زین العابدینؑ 67
نادعلیؑ، دعائے فرج حضرت حجتؑ (۱) 69
دعائے فرج حضرت حجتؑ (۲) 72
تعقیب نماز صبح 74
تعقیب نماز ظہر 75
تعقیب نماز عصر 76
تعقیب نماز مغرب 77
تعقیب نماز عشاء 78
ماہ رمضان میں ہر نماز کی دعا 79

درس.7 (تعقیبات نماز۔2)

حضرت محمدؐ و امام حسینؑ کی تعلیم کردہ دعا 81
گناہوں کی مغفرت کی دعا 82
اہل آسمان کی دعا 83
دعا برائے حاجت وسعت رزق 84
دعائے وسعت رزق 85
حضرت علیؑ کے تین مناجات 86
دعائے وحدت 87
سفر کرنے کی دعا 88

فہرست نمازِ رسولؐ (حصّہ اوّل)

دعائے سجدہ	88	نماز والدین برائے فرزند	107
دعائے ایمان و عافیت	88	نماز شکر، نماز مغفرت، نماز توبہ	108
دعائے نور	89	نماز ہدیہ میت	110
درس 8		**درس 9**	
نماز شب	91	جمعۃ المبارک	113
نماز آیات	93	اعمال شب جمعہ	114
نماز نذر و عہد	96	اعمال روز جمعہ	116
نماز قسم، نماز طواف	97	نماز جمعہ	117
نماز قضاء والدین، نماز اجارہ	97	خطبے پڑھتے وقت امام جمعہ کے فرائض	119
نماز احتیاط، نماز قضا	98	نماز جمعہ پڑھنے والوں کا فرض	120
نماز حضرت رسالت مآبؐ	98	نماز کی ترکیب، پہلا خطبہ جمعہ	120
نماز حضرت امیر المؤمنینؑ	100	دوسرا خطبہ	126
نماز حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؑ	100	سورۃ الجمعہ	131
نماز حضرت امام زمانہؑ	101	سورۃ المنافقون	134
نماز ہدیہ والدین، نماز غفیلہ	102	**درس 10**	
نماز حضرت جعفر طیارؑ	103	نماز عید الفطر	137
نماز حضرت سلمان فارسیؓ	105	پہلا خطبہ عید الفطر	141
نماز اعرابی	106	دوسرا خطبہ عید الفطر	144

فہرست نمازِ رسولؐ (حصّہ اوّل)

فطرہ	146	شرائط طلاق، اقسام طلاق	176
عیدالاضحیٰ، پہلا خطبہ عیدالاضحیٰ	148	طلاق بائن	176
دوسرا خطبہ عیدالاضحیٰ	153	طلاق رجعی	177
قربانی	156	عدۃ طلاق	178
درس 11		عدۃ وفات	179
عقد نکاح کا بیان	158	ظہار کا بیان	180
احکام نکاح	159	**درس 12**	
خطبہ نکاح	160	بیان غسل میت و دیگر احکام میت	181
حرام عورتیں	163	احتضار	181
رضاعت کی آٹھ شرائط	164	ولی میت	182
اعمال بعد نکاح	167	احکام غسل میت	183
حقوق زوجہ و شوہر	168	شرائط غسل دہندہ	184
اعمال بعد ولادت	170	کیفیت غسل میت	184
عقیقہ	171	مستحبات غسل میت	186
ختنہ	173	مکروہات غسل میت	186
اعمال رضاع مولود حق فرزند	173	چند مسائل	187
طلاق کا بیان	174	حنوط میت	188
شرائط مطلقہ	175	کفن میت، شرائط کفن، کیفیت کفن	189

فہرست نمازِ رسولؐ (حصہ اوّل)

مستحبات کفن 191
مکروہات کفن 192
جریدتین 192
ترتیب کفن 193
مشایعت جنازہ 194
نماز میت 195
دفن میت 200
تلقین میت 202
احکام بعد تلقین 205
نبش قبر 206
نماز ہدیہ میت 207
غسل مس میت 207

درس 13

اعمال عاشورہ 208
اعمال شب عاشورہ 209
اعمال روز عاشورہ 209
پہلا طریقہ: عمل عاشورہ 211
زیارت عاشورہ 212
دعائے علقمہ 215
دوسرا طریقہ: عمل عاشورہ 219
زیارت آخر روز عاشورہ 224

درس 14

شب نیمۂ شعبان 227
عریضہ حاجات 229
اعمال شب قدر 231
عید نوروز 234
آب نیساں 238

درس: 1

دعائے برائے سلامتی امام زمانہ(عج)علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ الْحَسَنِ

اے اللہ ! اپنے ولی حضرت حجت ابن الحسنؑ کا محافظ بن جا

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَّ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ

تیری رحمت نازل ہو ان پر اور ان کے آبائے گرامی پر اس لمحہ میں اور ہر آنے والے لمحہ میں

وَّ لِيًّا وَّ حَافِظًا وَّ قَآئِدًا وَّ نَاصِرًا وَّ دَلِيْلاً وَ عَيْنًا

بن جا ان کا مددگار، نگہدار، پیشوا، حامی، رہنما اور نگہبان

حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّ تُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلاً

حتیٰ کہ تو (اپنی) مشیّت سے انہیں اپنی زمین کی حکومت دے اور مدتوں انہیں اس پر برقرار رکھ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

یا اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ و آل محمدؐ پر اور ان کے ظہور میں تعجیل فرما

کلمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّ لِيُّ اللّٰهِ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں علیؑ اللہ کے ولی

وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

اللہ کے رسول کے وصی اور اس کے بلا فصل خلیفہ ہیں

صلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود و سلام نازل فرما۔

پنجتن پاک علیہم السلام

مشہور و معروف حدیث کساء کے مطابق پنجتنؑ پاک پانچ ہیں:

(1) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(2) حضرت امام علی علیہ السلام

(3) حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام

(4) حضرت امام حسن علیہ السلام

(5) حضرت امام حسین علیہ السلام

بارہ امام علیہم السلام

(1) حضرت امام علی علیہ السلام

(2) حضرت امام حسن علیہ السلام

(3) حضرت امام حسین علیہ السلام

(4) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

(5) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

(6) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

(7) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

(8) حضرت امام علی رضا علیہ السلام

(9) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

(10) حضرت امام علی نقی علیہ السلام

(11) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

(12) حضرت امام محمد مہدی (عج) علیہ السلام

چودہ معصومین علیہم السلام

بارہ آئمہ علیہم السلام اور دو ہستیاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام مل کر چودہ معصومینؑ بنتے ہیں۔ ان تمام کا قول و فعل ایک ہے اور ان کا قول، فعل اور تقریر سنت کہلاتی ہے۔

جدول ولادت وشہادت حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام

نمبرشمار	اسم گرامی	کنیت	والد بزرگوار	والدہ ماجدہ	روز ولادت	سال ولادت	مدت امامت	روز وفات	سال وفات	مدت عمر	بادشاہ وقتِ وفات	مدفن
1	محمد مصطفیٰؐ	ابوالقاسمؐ	عبداللہؑ	آمنہ بنت وہبؑ	۱۷ ربیع الاوّل	عام الفیل	نبوت ۲۳ سال	۲۸ صفر	11 ہجری	۶۳ سال	----	مدینہ منورہ
2	علی المرتضیٰؑ	ابوالحسنؑ	ابوطالب عمرانؑ	فاطمہ بنت اسدؑ	۱۳ رجب	۳۰ سال بعد عام الفیل	۳۰ سال	۲۱ ماہ رمضان	۴۰ ہجری	۶۳ سال	معاویہ	نجف اشرف
3	فاطمۃ الزہراءؑ	ام الائمہؑ	پیغمبر اسلامؐ	خدیجہ الکبریٰؑ	۲۰ جمادی الثانیہ	۵ سال بعد بعثت قبل ہجرت	----	۳ جمادی الثانیہ	۱۱ ہجری	۱۸ سال	ابوبکر	مدینۃ البقیع
4	حسن مجتبیٰؑ	ابومحمدؑ	جناب امیرؑ	فاطمۃ الزہراءؑ	۱۵ ماہ رمضان	۳ ہجری	۱۰ سال	۲۸ صفر	۵۰ ہجری	۴۶ سال ۶ ماہ	معاویہ	مدینۃ البقیع
5	حسین سید الشہداءؑ	ابوعبداللہؑ	جناب امیرؑ	فاطمۃ الزہراءؑ	۳ شعبان	۴ ہجری	۱۱ سال	۱۰ محرم	۶۱ ہجری	۵۶ سال ۶ ماہ	یزید	کربلا معلّیٰ
6	علی زین العابدینؑ	ابومحمدؑ	سید الشہداؑ	شاہ زناں یا شہربانوؑ	۱۵ جمادی الاوّل	۳۸ ہجری	۳۴ سال	۲۵ محرم	۹۵ ہجری	۵۷ سال	ولید	مدینۃ البقیع

جدول ولادت وشہادت حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام

نمبرشمار	اسم گرامی	کنیت	والد بزرگوار	والدہ ماجدہ	روزہ ولادت	سال ولادت	مدت امامت	روز وفات	سال وفات	مدت عمر	باشاہ وقتِ وفات	مدفن
7	محمد باقرؑ	ابوجعفرؑ	زین العابدینؑ	فاطمہ بنت الحسنؑ	یکم رجب	۵۷ہجری	۱۹سال	۷ذی الحجہ	۱۱۴ہجری	۵۷سال	ہشام	مدینہ بقیع
8	جعفر صادقؑ	ابوعبداللہؑ	محمد باقرؑ	ام فروہؑ	۱۷ربیع الاول	۸۳ہجری	۲۴سال	۱۵شوال	۱۴۸ہجری	۲۵سال	منصور دوالنقی	مدینہ بقیع
9	موسیٰ کاظمؑ	ابوابراہیمؑ	جعفر صادقؑ	حمیدہ بربریہؑ	۷صفر	۱۲۸ہجری	۳۵سال	۲۵رجب	۱۸۳ہجری	۵۵سال	ہارون	کاظمین
10	علی رضاؑ	ابوالحسنؑ	موسیٰ کاظمؑ	نجمہ خاتونؑ	۱۱ذی قعدہ	۱۵۳ہجری	۲۰سال	۲۳ذیقعد	۲۰۳ہجری	۵۰سال	مامون	مشہد مقدس
11	محمد تقیؑ	ابوجعفرؑ	علی رضاؑ	سبیکہ خاتونؑ	۱۰رجب	۱۹۵ہجری	۱۷سال	۲۹ذی قعد	۲۲۰ہجری	۲۵سال	معتصم	کاظمین
12	علی تقیؑ	ابوالحسنؑ	محمد تقیؑ	سمانہ خاتونؑ	۱۵ذی الحجہ	۲۱۲ہجری	۳۴سال	۳رجب	۲۵۴ہجری	۴۱سال	معتز	سرمن رائے
13	حسن عسکریؑ	ابومحمدؑ	علی تقیؑ	حدیثہ خاتونؑ	۱۰ربیع الثانی	۲۳۲ہجری	۲سال	۸ربیع الاول	۲۶۰ہجری	۲۸سال	معتمد عباسی	سرمن رائے
14	محمد مہدیؑ	ابوالقاسمؑ	حسن عسکریؑ	نرجس خاتونؑ	۱۵شعبان	۲۵۵ہجری	الی آخر الزمان	العلم عنداللہ	واللہ اعلم		العلم عنداللہ	

ابتدائی باتیں

(الف)

☆ اللہ...... ایک ہے
☆ پنجتن...... پانچ ہیں
☆ امام...... بارہ ہیں
☆ معصوم...... چودہ ہیں
☆ رسول...... تین سو تیرہ ہیں
☆ نبی...... ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں
☆ بڑے رسول...... پانچ ہیں
☆ آسمانی کتابیں...... چار ہیں
☆ کربلا کے شہید...... 72 ہیں

(ب)

☆ اللہ...... ہمارا خدا ہے
☆ حضرت محمدؐ...... ہمارے رسولؐ ہیں
☆ اسلام...... ہمارا دین ہے
☆ قرآن...... ہماری کتاب ہے
☆ کعبہ...... ہمارا قبلہ ہے
☆ بارہ امام...... ہمارے رہبر ہیں
☆ علم...... ہمارا مذہبی نشان ہے
☆ عزاداری...... ہماری حیات ہے
☆ ہم شیعہ...... اثنا عشری ہیں
☆ محبت اہل بیتؑ...... ہماری پہچان ہے

(ج)

☆ نماز...... روزانہ پانچ مرتبہ واجب ہے
☆ روزے...... ماہ رمضان کے واجب ہیں
☆ حج...... تمام عمر میں ایک مرتبہ واجب ہے (بشرطیکہ استطاعت رکھتا ہو)
☆ زکوٰۃ...... نو چیزوں پر واجب ہے:

(i) گندم (ii) جو (iii) کھجور (iv) کشمش (v) اونٹ
(vi) گائے (vii) بھیڑ بکری (viii) سونا (ix) چاندی

☆خمس .... سات چیزوں پر واجب ہے:

(i) کاروبار (یا روزگار) کا منافع (ii) معدنی کانیں

(iii) گڑا ہوا خزانہ (iv) حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے

(v) غوطہ خوری سے حاصل ہونے والے سمندری موتی اور مونگے

(vi) جنگ میں ملنے والا مالِ غنیمت

(vii) مشہور قول کی بنا پر وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے

☆جہاد .... نبی یا امام کی اجازت سے ہوتا ہے

☆نیکی کی ہدایت .... ہر مسلمان پر واجب ہے

☆برائی سے روکنا .... ہر مسلمان پر واجب ہے

☆ہم .... اہل بیتؑ سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہیں

دین کی بنیادیں

اسلام کی بنیادی تعلیمات دو حصوں پر مشتمل ہیں:

(i) اصول دین (ii) فروع دین

یہ واضح رہے کہ اصول دین پر اعتقاد رکھنا اور فروع دین پر عمل پیرا ہونا واجب ہے۔

اصول دین

اصول دین سے مراد دین کی وہ بنیادی باتیں ہیں جن پر اسلام کا دارومدار ہے اور ان اصولوں پر عقلی دلائل کے ساتھ عقیدہ رکھنا واجب ہے صرف تقلید کرنا جائز نہیں ہے۔

اصول دین یعنی دین کی جڑیں پانچ ہیں

(1) توحید (2) عدل (3) نبوت (4) امامت (5) قیامت

توحید

اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجود ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ تمام تر صفات کمالیہ کا مالک ہے۔

صفات ثبوتیہ

ویسے تو کائنات میں جتنی بھی خوبیاں پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا مالک ہے ان سب خوبیوں اور کمالات میں سے کچھ ایسے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی سزاوار ہیں اور مخلوق میں سے کوئی بھی ان میں ااس کا شریک نہیں ہے ۔مثال کے طور پر چند صفات یہ ہیں۔

قدیم: خدا ہمیشہ سے رہے گا۔

قادر: اللہ تعالی دنیا کی ہر شے پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔

عالم: اللہ تعالی ہر چیز کا عالم ہے اللہ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں۔

حی: اللہ تعالی ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گا۔

مرید: اللہ تعالی ہر کام ارادے اور اختیار سے کرتا ہے۔

مدرک : اللہ تعالی بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے اور بغیر کانوں کے سنتا ہے۔

متکلّم : اللہ تعالی جس طرح اور جس چیز کے ذریعے چاہیے کلام کرسکتا ہے۔

صادق: اللہ ہمیشہ سچ بولتا ہے۔

صفات سلبیہ

وہ چیزیں جو اللہ تعالی کی ذات کے شایان شان نہیں ہیں اور اس کی ذات ان سے پاک ہے

شرک : قول وعمل اور ذات وصفات میں اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

مرکّب: اللہ چند چیزوں کے مجموعہ کا نام نہیں ہے۔

متحرّک : اللہ تعالی نہ تو کسی ایک جگہ میں پابند ہے اور نہ ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ سے ہر جگہ ہر وقت موجود ہے۔

حلول: اللہ تعالی کسی شئے میں نہیں سماتا اور اس کی ذات محدود ہو جائے گی اور محدود خدا نہیں ہوسکتا۔

محلّ حوادث : اللہ تعالی پر مختلف حالتیں طاری نہیں ہوتیں۔ ایسے نہیں ہے کہ وہ کبھی بچہ ہو یا بوڑھا، جوان ہو یا ضعیف مریض ہو یا صحت مند وغیرہ وغیرہ۔

مرئی: اللہ تعالی کو ان آنکھوں سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا البتہ دل کی بصیرت سے اس کائنات میں غور و فکر کر کے اس کی ذات کا عرفان حاصل کیا جا سکتا ہے۔

محتاج: اللہ تعالی کسی وقت بھی کسی کا محتاج نہیں ہوسکتا جبکہ دنیا کی ہر مخلوق اس کی محتاج ہے

صفات کا زائد بر ذات ہونا : اللہ تعالی کی صفات اس کی عین ذات ہیں ذات سے جدا یا زائد نہیں ہیں، یعنی اس کا علم ہی اس کی عین ذات ہے ایسے نہیں کہ وہ پہلے تھا پھر اس نے علم حاصل کیا تو عالم بنا۔ یوں الگ سے اس کی ذات کا حصہ بنا۔

عدل

اصول دین میں سے دوسری بنیاد اللہ تعالی کا عادل ہونا ہے۔ اللہ خود بھی عدل کرتا ہے اور عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے، کسی شئے پر ظلم نہیں کرتا۔ ظلم کو ہر عقل مند انسان برا سمجھتا ہے۔ خدا ہر برائی سے پاک ہے، وہ اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ وہ ظلم نہیں کرتا البتہ رحم اور لطف و کرم ضرور فرماتا ہے۔ عدل الٰہی اگر چہ خدا کی صفت ہے لیکن دوسرے بعض مذاہب کیونکہ خدا کی عدالت کے قائل نہیں اس لئے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اس صفت کو بطور اصول شامل کیا گیا ہے۔

نبوت

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار معصومؑ پیغمبر بھیجے جن میں سے سب سے پہلے حضرت آدمؑ ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے اور اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

امامت

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ کے معین کردہ اور نامزد جانشین پیغمبر اعظم، خلفاء رسولؐ، دین اسلام کے محافظ، امت اسلامیہ کے رہبر اور امام بارہ ہیں۔ سارے کے سارے معصوم ہیں اور خدا اور رسولؐ خدا کے بعد پوری دنیا سے افضل وبرتر ہیں۔ ان کی امامت کا اقرار کرنا واجب ہے۔ ان بارہ اماموں کو ماننے والے شیعہ اثنا عشری کہلاتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے کہ ''روز قیامت ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ اٹھایا جائے گا پیغمبر اعظمؐ نے فرمایا ہے کہ امام زمانہؑ کی معرفت حاصل کرنا واجب ہے اور بغیر معرفت امام زمانہ مرنے والا جہالت کی موت مرے گا''۔
حضرت ختمی مرتبتؐ کے بعد آپؐ کے بارہ جانشین، اسلام کے محافظ، ملت اسلامیہ کے رہبر اور امام ہیں جنہیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے حکم سے معین اور نامزد فرمایا۔

قیامت

ایک دن ایسا آنیوالا ہے جس دن سوائے ذات خدا کے سب کچھ فنا ہو جائے گا اور پھر اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ہر ایک سے دنیا میں کیے جانے والے اعمال کا حساب وکتاب لے گا جن کے اعمال نیک ہوں گے ان کو جنت میں بھیجے گا اور جس

کے اعمال برے ہوں گے وہ دوزخ میں جائے گا۔ اعمال کی مقبولیت کا دارومدار عقیدہ کے صحیح ہونے پر ہے مرنے کے بعد عقیدہ میں کوئی کمی بیشی یا تبدیلی نہیں ہوسکتی اس لئے عقیدہ ہر صورت میں زندگی میں صحیح کر لینا چاہیے۔

فروع دین (دین کی شاخیں)

فروع دین کی قسمیں:

(i) نماز (ii) روزہ (iii) حج (iv) زکوٰۃ
(v) خمس (vi) جہاد (vii) امر بامعروف (نیکی کی ہدایت کرنا)
(viii) نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) (ix) تولّیٰ (خدا، رسول اور امام سے محبت کرنا)
(x) تبرا (خدا، رسول اور امام کے دشمن سے نفرت کرنا)

فروع دین کے دو حصے ہیں: (i) عبادات (ii) معاملات

تقلید

انسان جس بات سے ناواقف ہوتا ہے اس میں باخبر افراد پر بھروسہ کرتا ہے۔ مکان بنوانے میں معمار کو بلایا جاتا ہے اور کرسی بنوانے میں بڑھئی کو۔ اس طرح دین کے احکام معلوم کرنے میں علماء پر بھروسہ کرتے ہیں۔

حضرت امام حسن عسکریؑ کا ارشاد ہے:

''عوام کے لیے ضروری ہے کہ فقہاء یعنی احکام شریعت کو تفصیل و تحقیق کے ساتھ جاننے والوں میں سے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرنے والا ہو، اپنی نفسانی خواہشات کا تابع نہ ہو اور اپنے خدا اور رسولؐ کا فرنبردار ہو اس کی تقلید کریں''۔

امام زمانہ حضرت حجتؑ کا فرمان ہے:

”زمانہ غیبت کبریٰ میں پیش آنے والے حالات کے سلسلہ میں ہماری حدیثوں کو بیان کرنے والے علماء کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ میری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں اللہ کی جانب سے حجت ہوں“

شریعت کے فروعی احکام کو تفصیلی دلیلوں سے جاننے کا نام اجتہاد ہے مجتہد قرآن اور حدیث سے تحقیق کر کے مذہب کے احکام معلوم کرتا ہے۔تقلید مجتہد کی کی جاتی ہے۔ جو شخص رتبہ اجتہاد حاصل کر چکا ہو اس کے لیے تقلید جائز نہیں اور ہر مکلّف (جب لڑکا 15 سال اور لڑکی 9 سال کی عمر تک پہنچ جائیں یعنی بالغ ہو جائیں ان پر شریعت کی پابندی لازم ہو جاتی ہے) جو خود مجتہد نہ ہو اس پر تقلید واجب ہے۔ اجتہاد اور تقلید کے علاوہ ایک تیسری صورت بھی ممکن ہے یعنی احتیاط پر عمل کیا جائے لیکن یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ احتیاط پر وہی شخص عمل کرسکتا ہے جو اختلافی مسائل میں تمام مجتہدین کے احکام سے پوری طرح باخبر ہو اور ایسا طریقہ عمل اختیار کر سکے جس میں کامل جامعیت پائی جاتی ہو ظاہر ہے یہ کام بھی تقریباً اجتہاد ہی کی طرح دشوار اور مشکل ہے۔ پس دو ہی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں یعنی ایک اجتہاد دوسری تقلید۔

کسی مجتہد کا فتویٰ حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں۔

1. خود مجتہد سے اس کا فتویٰ سننا۔

2. ایسے دو عادل اشخاص سے سننا جو مجتہد کا فتویٰ بیان کریں۔

3. مجتہد کا فتویٰ کسی ایسے شخص سے سننا جس کے قول پر اطمینان ہو۔

4. اس فتویٰ کا مجتہد کی مسائل کے بارے میں تحریر کردہ کتاب میں پڑھنا۔ بشرطیکہ اس کتاب کے درست ہونے کے بارے میں اطمینان ہو۔

درس 2

مطهرات (نجس چیز کو پاک کرنے والی چیزیں)

نجس چیز کو پاک کرنے والی چیزیں بارہ (12)ہیں

1. **پانی**: ہراس چیز کو جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے پانی اسے پاک کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ پانی خود بھی پاک اور خالص ہو۔

پانی دو قسم کا ہوتا ہے:

(i) **آب مطلق** یعنی خالص پانی

(ii) **آب مضاف** یعنی وہ پانی جو خالص نہ ہو بلکہ اس چیز کا پانی کہا جائے کہ جو اس میں مل گئی ہو یا جس سے وہ نچوڑا گیا ہو۔ مثلاً گلاب کا عرق، شربت یا تربوز کا پانی وغیرہ۔

☆ اس پانی سے نہ طہارت ہوسکتی ہے نہ وضو اور نہ غسل ہوسکتا ہے۔

☆ یہ پانی نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ اگر چہ کُر سے زیادہ ہو۔

(کُر ایک پیمانے کا نام ہے جس کی مقدار پیمائش کے اعتبار سے اس طرح ہو۔ لمبائی ساڑھے تین بالشت، چوڑائی ساڑھے تین بالشت اور گہرائی بھی اسی قدر ساڑھے تین بالشت ہو)

آب مطلق کی پانچ قسمیں ہیں:

(i) **آب رواں** یعنی جاری پانی جو زمین سے جوش کے ساتھ جاری ہوتا ہے۔ جیسے دریا، چشمے، نہریں وغیرہ

(ii) **آب باراں** یعنی بارش کا پانی جو برسنے کی حالت میں آب جاری کے حکم میں ہے۔

(iii) **آب چاہ** یعنی کنویں کا پانی۔

(iv) ٹھہرا ہوا **کثیر پانی** جو کر یا اس کی مقدار سے زیادہ ہو۔

☆ مذکورہ چاروں پانی نجاست کے ملنے سے نجس نہیں ہوتے۔ بشرطیکہ نجاست

کی وجہ سے پانی کا رنگ بو یا مزہ تبدیل نہ ہوا گر ان میں سے کوئی ایک بھی تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس ہو جائے گا۔

(v) ٹھہرا ہوا **قلیل پانی** جو کر کی مقدار سے کم ہو جیسے کسی برتن میں پانی یا چھوٹے سے گڑھے میں جمع ہونے والا پانی یہ پانی محض نجاست کے ملنے سے نجس ہو جاتا ہے خواہ وہ نجاست سوئی کی نوک کے برابر ہو۔

2. **زمین** : ہر چیز کی نجاست زمین پاک نہیں کرتی بلکہ پاؤں کے تلوے ہاتھ کی چھڑی کی نوک اور اسی قسم کی چیزیں اگر کسی نجاست سے نجس ہو جائیں تو نجاست زائل ہونے کے بعد زمین پر چلنے یا رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے بشرطیکہ زمین پاک اور خشک ہو خواہ پتھریلی ہو یا ریتلی ہو یا مٹی ہو لیکن احتیاط کی بنا پر شرط یہ ہے کہ نجس زمین پر چلنے سے ہی نجاست لگی ہو۔

3. **سورج** : زمین اور غیر منقولہ چیز کو پاک کرتا ہے جیسے عمارت وغیرہ اور عمارت میں دروازہ کھڑکیاں کیل وغیرہ اور اسی طرح درخت اور اس کے میوے گھاس وغیرہ۔

4. **استحالہ** (کسی چیز کا ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونا):

اگر کوئی چیز نجس ہو جائے پھر اس کی حالت تبدیل ہو جائے تو وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔ جیسے شراب سرکہ بن جائے عین نجاست جل کر راکھ ہو جائے یا نجس پانی کا بخارات بن جانا۔

☆ اگر نجس چیز کی جنس نہ بدلے تو پھر نجس ہی رہے گی۔ جیسے نجس گندم کا آٹا بن جانے سے آٹا نجس ہی رہے گا۔ یا نجس آٹے کی روٹی بن جانے سے روٹی نجس ہی رہے گی کیونکہ جنس تبدیل نہیں ہوئی۔

5. **انتقال**: (کسی چیز کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں تبدیل ہو جانا) :

اگر کوئی نجس چیز اپنا مقام بدل لے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ انسان کا خون جو مچھر وغیرہ

کے جسم میں داخل ہوکر اس کا جز و بدن بن جائے تو وہ پاک ہے۔نجس پانی یا پیشاب کا درخت یا کھیتی میں آنا۔اس طرح مقام کی تبدیلی سے یہ اشیاء پاک ہوجاتی ہیں۔

6. **اسلام** : کافر کے دائرہ اسلام میں آنے سے یعنی مسلمان ہونے سے وہ پاک ہوجاتا ہے

7. **تبعیت** (کسی چیز کا دوسری چیز کی فرماں برداری یا پیروی میں ہونا):

اگر شراب سرکہ بن جائے تو وہ پاک ہوجاتی ہے اور جس برتن میں وہ ہو تو وہ برتن بھی پاک ہوجاتا ہے۔اس کو دوبارہ پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اسی طرح کسی کافر کے اسلام قبول کرنے پر اس کے بچے بھی اس کے تابع ہوکر پاک ہوجائیں گے۔میت کو غسل دینے کے بعد تختہ، لنگی وغیرہ بھی پاک ہوجاتے ہیں۔

8. **مسلمان کی غیبت**: مسلمان کا جسم یا کپڑے یا برتن یا فرش یا جو چیزیں بھی اس کے مقامات میں سے ہوں۔اگر نجس ہوجائیں اور وہ شخص غائب ہوکر پھر سامنے آئے تو ان کو پاک سمجھا جائے۔

9. **عین نجاست کا زائل ہونا** : اگر بدن کے ظاہری اعضاء سے نجاست دور ہو جائے تو ناک، کان، آنکھ یا دیگر باطنی اعضاء کے اندرونی حصے بھی پاک ہوجائیں گے۔

10. **ذبیحہ کا خون** : کسی جانور کو ذبح کرتے وقت جس قدر اس کا خون نکل جائے جو معمول کے مطابق ذبیحہ کے وقت نکلتا ہو تو اس کے جسم کا باقی ماندہ خون پاک ہے اگرچہ اس کا کھانا حرام ہے۔

11. **غسالہ کا جدا ہونا** (غسالہ یعنی ہو پانی جس سے دھویا جائے یا دھونے سے جو پانی گرے):

وہ پانی جو نجس چیز کو دھوتا ہوا گزرے اس کا جدا ہونا اس تری کو پاک کر دیتا ہے جو نچوڑنے کے بعد کپڑے میں رہ جاتی ہے۔

12.**استبـــــراء** (نجات پانا، پاک ہونا): حلال جانور اگر نجاست کھانے لگے تو اسے نجاست کھانے سے بچانے سے اس کا پیشاب یا پاخانہ پاک ہو جاتا ہے ۔ استبراء (نجاست سے بچانا) اتنے دن ہو کہ وہ جانور نجاست خور نہ کہلائے۔استبراء کی مدت اونٹ کے متعلق چالیس دن، گائے اور بھینس کے لیے بیس دن، بھیڑ اور بکری کے لیے دس دن، مرغابی کے لیے سات یا پانچ دن اور مرغی کے لیے تین دن ہے۔

نجاسات

مشہور نجاستیں حسب ذیل ہیں:

2,1. **پیشـاب اور پائخانہ** : انسان اور ہر وہ حیوان جس کا گوشت کھانا حرام ہو اور وہ خون جہندہ (ذبح کے وقت خون کا جوش سے نکلنا) رکھتا ہو اس کا بول و براز (پیشاب و پائخانہ) نجس ہے۔

☆ اگرچہ حرام گوشت خون جہندہ رکھنے والے پرندے کے پیشاب اور پائخانہ سے بھی پرہیز بہتر ہے خاص کر چمگادڑ کے پیشاب اور پائخانہ سے۔

3. **منی** : ہر خون جہندہ رکھنے والے انسان اور حیوان کی منی نجس ہے خواہ گوشت حلال ہو یا حرام۔

4.**مردار**: یعنی وہ جانور جو بیماری سے مرجائے یا مارہ جائے یا شرعی طریقے کے خلاف ذبح کیا جائے۔ان تمام حیوانوں کا مردار (مرا ہوا جسم ۔Dead Body) نجس ہے۔ جن کا خون جہندہ ہو خواہ وہ حلال ہوں یا حرام۔

5.**خـون**: انسان اور ہر وہ حیوان جو خون جہندہ رکھتا ہو اس کا خون نجس ہے۔ وہ جانور جو خون جہندہ نہیں رکھتے ان کا خون پاک ہے جیسے مچھلی، پسو، اور کھٹمل وغیرہ۔

7,6. **کتا اور سؤر** : خشکی پر رہنے والا کتا اور سور نجس ہیں لیکن دریائی کتا اور سور پاک ہیں۔

8. **کافر** : تمام قسم کے کافر جیسے مرتد، یہودی، عیسائی، مجوسی وغیرہ نجس ہیں اور ان کے اجزاء اگر چہ ان میں روح داخل نہ ہو جیسے ناخن وغیرہ وہ بھی نجس ہیں۔

9. **شراب** : خواہ انگور کی ہو یا کسی اور چیز کی بلکہ ہر نشہ کرنے والی چیز جو اصل میں بہنے والی ہو، نجس ہے۔

☆ اگر انگور کا پانی آگ پر جوش کھا جائے تو اقویٰ (زیادہ قوی) یہی ہے کہ وہ حرام ہے اور احتیاط کی بنا پر نجس بھی ہے۔ لیکن اگر دو ثلث (دو تہائی) آگ پر جل جائے تو وہ پاک ہے۔ اگر چہ زیادہ قوی یہی ہے اسکا پینا حرام ہے۔

☆ کشمش اور خرما جوش کھانے نہ نجس ہوتے ہیں نہ حرام۔

10. **فقاع** : جو کی شراب نجس ہے۔

(تنبیہ: بھنگ، چرس وغیرہ جو اصل میں بہنے والی چیزیں ہیں۔ نجس نہیں ہیں اگر چہ ان کو پانی میں ملا کر جوش دیا جائے، لیکن ان کا کھانا پینا حرام ہے)

11. **مجنب کا پسینہ** : فعل حرام سے مجنب ہونے کا پسینہ احتیاط واجب کی بنا پر نجس ہے

12. **نجاست کھانے والے اونٹ کا پسینہ** : جو استبراء سے قبل آئے نجس ہے۔ احتیاط واجب کی بناء پر ہر فضلہ خور جانور کا پسینہ نجس ہے۔

نجاست کو ثابت کرنے کے طریقے

اول: نجاست کا خود علم و یقین ہو جائے۔

دوم: جس کے تصرف (استعمال) میں چیز ہو۔ وہ اس کی نجاست کی خبر دے۔

سوم: دو عادل اشخاص گواہی دیں۔ بلکہ احتیاط کی بنا پر ایک عادل کی گواہی سے بھی نجس ہونا مان لینا چاہیے۔ محض خیال، گمان یا شک کسی چیز کے نجس ثابت ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔ اگر کسی چیز کی نجاست میں شک ہو تو وہ پاک ہے۔

نجاست کی معافی

چار صورتوں میں نماز کی حالت میں نجاست معاف ہے:

1. زخم اور پھوڑے کا خون بشرطیکہ اس کا سلسلہ جاری رہے اور منقطع نہ ہو۔ بواسیر کا خون خواہ باطن جسم میں ہو یا ظاہر جسم میں، خواہ بدن پر ہو یا لباس میں معاف ہے۔

2. وہ خون جو ایک درہم (یعنی انگوٹھے کے ناخن کی مقدار) سے زیادہ نہ ہو۔ اگر چہ متفرق مقامات پر اس کی چھینٹیں پڑی ہوئی ہوں تب بھی معاف ہے خواہ بدن پر ہو یا لباس پر بشرطیکہ وہ حیض، نفاس، استحاضہ یا نجس العین (یعنی کتا، کافر، سؤر) اور مردار کا خون نہ ہو کہ وہ معاف نہیں ہے۔

☆ بلکہ آدمی کے علاوہ حرام جانور کے خون سے بھی احتیاطاً پرہیز کرنا چاہیے۔

3. وہ لباس جو ساتر عورت (یعنی شرمگاہ کو ڈھکنے والا لباس) نہ ہو۔ جیسے ٹوپی، ازار بند، جراب، وغیرہ اس کا نجس ہونا نماز کی حالت میں معاف ہے۔

4. وہ عورت جو چھوٹے بچے کی پرورش کر رہی ہو۔ اور ایک لباس کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا لباس نہ ہو۔ اگر اس کے پاس دو لباس ہوں اور وہ دونوں اس کی ضرورت ہوں اس کو چاہیے کہ شب و روز میں اپنا لباس پاک کرے۔ اگر بچہ پھر بھی پیشاب کر دے۔ تو وہ اسی لباس میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ اور یہ نجاست معاف قرار پائے گی۔ لیکن احتیاط یہ ہے کہ آخر وقت میں لباس کو پاک کرے تاکہ نماز ظہرین و مغربین قریب قریب طہارت کے ساتھ ادا ہو جائیں۔

آداب بیت الخلا

واجب امور :

جب پیشاب یا پائخانہ کے لیے کسی جگہ بیٹھیں تو چند امور کا بجالانا واجب ہے۔

1. **شرمگاہ کا چھپانا:** ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت اپنی اپنی شرمگاہ (آگا پیچھا) چھپائے تا کہ دوسروں کی نگاہ نہ پڑے۔ البتہ ایسا بچہ جس کو ابھی کچھ تمیز نہ ہو اس کے لیے چھپانا واجب نہیں ہے۔

2. **استنجا کرنا:** یعنی مقام پیشاب کو دو مرتبہ دھویا جائے اور افضل تین مرتبہ ہے۔ ہاتھ سے ملنا واجب نہیں۔ پیشاب کرنے کا مقام بغیر پاک نہ ہوگا۔ مقام پائخانہ کو پانی سے اتنا دھونا واجب ہے کہ نجاست کا کوئی چھوٹا سا ذرہ بھی باقی نہ رہے۔ پائخانہ کے مقام کی طہارت تین ڈھیلوں سے بھی ہوسکتی ہے بشرطیکہ کہ پائخانہ اپنے مقام سے تجاوز کر کے ادھر ادھر زیادہ نہ پھیل گیا ہو۔ لیکن اس صورت میں بھی پانی سے استنجا کرنا بہتر ہے۔

☆ ڈھیلے یا پتھر استعمال کرنے کی صورت میں تین مرتبہ صاف کرنا معتبر ہے۔ خواہ اس سے قبل پائخانہ بالکل زائل ہو جائے۔

حرام امور :

1. پیشاب یا پائخانہ کے لیے قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھنا حرام ہے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ بچہ کو بھی اس طرح نہ بٹھایا جائے۔ استنجا کی حالت میں بھی قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا حرام ہے۔
2. کسی دوسرے شخص کی ملکیت والی جگہ میں پیشاب یا پائخانہ کرنا حرام ہے۔
3. محترم مقامات میں بلکہ علماء و مومنین کی قبروں پر جب کے ان کی ہتک ہو پیشاب یا

پائخانہ کرنا حرام ہے۔

4. ایسے وقف شدہ مقام پر پیشاب یا پائخانہ کے لیے بیٹھنا حرام ہے جس کے وقف کی کیفیت کا علم ہو۔

5. قابل احترام چیزوں سے استنجا کرنا حرام ہے۔ مثلاً خاک شفا، کاغذ جس پر آیات قرآن یا دعائیں وغیرہ تحریر ہوں یا خوردنی اشیاء روٹی وغیرہ۔

6. بیت الخلا جس میں کوئی انگوٹھی گر جائے اور اس پر خدا اور رسولؐ اور آئمہؑ کا نام کنندہ ہو یا تسبیح یا سجدہ گاہ وغیرہ گر جائے۔ ان کے نکلنے سے قبل پیشاب یا پائخانہ کے لیے بیٹھنا حرام ہے ان چیزوں کا فوراً نکالنا واجب ہے۔

مستحب امور:

1. ایسی جگہ بیٹھے جہاں پر کسی کی نظر نہ پڑے۔

2. ایسی جگہ اختیار کرے جہاں پر چھینٹوں کا اندیشہ نہ ہو۔

3. بیت الخلا کے اندر داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں اور نکلتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھنا چاہیے۔

4. سر کا چھپانا۔

5. مقام پیشاب و پائخانہ سے کپڑا اہٹاتے وقت بسم اللہ کہنا۔

6. بدن کا بوجھ بائیں پاؤں پر رکھنا۔

7. استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا۔

8. مقام پیشاب کی طہارت سے پہلے مقام پائخانہ کی طہارت کرنا۔

9. استبراء کرنا۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ پیشاب کے بعد تین مرتبہ مقام مقعد (یعنی مقام پائخانہ) سے مقام پیشاب کی جڑ تک سونتے اور وہاں سے پھر تین مرتبہ سر حشفہ (ختنہ سے آگے کا حصہ) تک۔ اس کے بعد حشفہ کو تین مرتبہ زور سے جھٹک دے۔ اس کا فائدہ یہ ہے

کہ اگر اس کے بعد کوئی مشتبہ رطوبت خارج ہوگی تو وضو باطل نہ ہوگا۔

10. بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت، پائخانہ کرتے وقت، پانی کی طرف توجہ کرتے وقت، استنجا کرتے وقت اور بیت الخلاء سے نکلتے وقت مختلف دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے۔

مکروہ امور :

1. ایسے مقام پر بیٹھنا کہ جہاں پیشاب اور پائخانہ کرنے کی وجہ سے اس کو یا اس کے والدین کو لوگ برا کہیں۔ مثلاً: شارع عام گھاٹ، گھروں کے دروازے وغیرہ۔

2. قرآن مجید یا اس کا کوئی جزو یا متبرک انگوٹھی بلکہ ہر محترم چیز مثلاً خاک شفا یا عقیق کی انگوٹھی وغیرہ بیت الخلا میں لے جانا لیکن اگر پوشیدہ ہوں تو مضائقہ نہیں۔

3. ایسے ہاتھ سے ایسی حالت میں استنجا کرنا کہ اس میں وہ انگوٹھی ہو کہ جس پر خدا یا آئمہؑ کے نام یا کلمات قرآن کنندہ ہوں۔

4. پھل دار درخت کے نیچے۔ 5. جاری پانی یا کھڑے پانی میں۔

6. کیڑے مکوڑوں کے سوراخوں میں۔ 7. سخت زمین پر۔

8. ہوا کے رخ کی طرف۔ 9. حمام میں۔

10. کھڑے ہوکر۔ 11. چاند یا سورج کی طرف رخ کر کے۔

12. بغیر مجبوری کے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا 13. بیت الخلا میں کھانا پینا۔

14. مسواک کرنا۔ 15. بیت الخلاء میں کلام کرنا۔

16. قبروں پر یا قبروں کے درمیان پیشاب یا پائخانہ کرنا۔

17. بیت الخلاء میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنا (کیونکہ اس سے مرض بواسیر پیدا ہو جاتا ہے)

☆ البتہ مؤذن کی اذان کے الفاظ دہرا سکتے ہیں۔ چھینک آنے پر الحمد للہ کہہ سکتے ہیں آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں اور خدا کی حمد اور اس کا ذکر سکتے ہیں۔

درس 3

وضو

انسان جب بھی نماز کے لئے تیار ہوتو وضو کرنا ضروری ہے۔

وضو کرنے کی ترتیب یہ ہے :

پہلے نیت کرے کہ وضو کرتا ہوں ''قربۃ الی اللہ'' اس نیت کا دل میں رہنا کافی ہے نیت کے بعد دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دو مرتبہ دھوئیں۔ اسکے بعد تین مرتبہ کلی کریں اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں (یہ تینوں کام سنت ہیں واجب نہیں ہیں) ناک میں پانی ڈالنے کے بعد چہرے کو بالوں کے اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک دھوئیں۔ چوڑائی میں دونوں طرف کانوں کے قریب تک پانی پہنچنا بہتر ہے۔

چہرہ دھونے کے بعد دائیں ہاتھ کو کہنیوں سے انگلیوں کے سر تک دھوئیں پھر بائیں ہاتھ کو اسی طرح دھوئیں۔ دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد جو تری ہتھیلی میں بچ گئی ہے اسی سے سر اور پاؤں کا مسح کریں (یعنی پہلے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے سر کے اگلے حصے کا مسح کریں۔ اس کے بعد دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے ہی دائیں پاؤں کا مسح کریں۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں پاؤں کا مسح کریں۔ مسح پاؤں کی انگلیوں سے لے کر پاؤں کے ابھار تک کرنا بہتر ہے)

☆ ہاتھوں کو دھوتے وقت مرد پہلی دفعہ کہنی کے ظاہر یعنی پشت پر اور دوسری دفعہ باطن پر۔ لیکن عورت اس کے برعکس کرے یعنی پہلی دفعہ کہنی کے باطن پر اور دوسری دفعہ کہنی کے ظاہر یعنی پشت پر پانی ڈالے۔

☆ وضو میں چہرے اور بازوؤں کا پہلی دفعہ دھونا واجب ہے۔ دوسری دفعہ دھونا مستحب اور تیسری دفعہ یا اس سے زیادہ بار دھونا حرام ہے۔ جہاں تک اس امر کا سوال ہے کہ

کون سا دھونا پہلا، دوسرا یا تیسرا سمجھا جائے اس کا دارومدار وضو کرنے والے کی نیت پر ہے۔

لہٰذا اگر مثال کے طور پر پہلی دفعہ دھونے کی نیت سے کوئی شخص دس بار پانی چہرے پر ڈالے تو کوئی حرج نہیں اور وہ اس کا پہلی دفعہ ہی دھونا سمجھا جائے گا لیکن اگر تین دفعہ دھونے کی نیت سے تین بار پانی ڈالے تو تیسری بار پانی ڈالنا حرام ہوگا۔

مبطلات وضو:

وضو کو باطل کرنے والی چیزیں حسب ذیل ہیں:

1. پیشاب 2. پائخانہ
3. ہوا کا خارج ہونا 4. نیند
5. ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کرنے والی ہو 6. استحاضہ قلیلہ ہو یا کثیرہ ہو یا متوسطہ
7. حیض 8. نفاس

☆ وضو باطل کرنے والی پانچ چیزیں مرد اور عورت دونوں کے لیے مشترک ہیں لیکن باقی تین چیزیں یعنی استحاضہ، حیض اور نفاس صرف عورت کے لیے ہیں۔

☆ اگر انسان وضو سے ہو اور بعد میں شک ہو یعنی مبطلات وضو میں صادر ہونے (نکلنے) کا شک ہو جائے تو یہ شک قابل اعتبار نہیں۔ وضو کو صحیح و برقرار سمجھے اور اگر وہ وضو کے بغیر ہو اور شک کرے کہ وضو کیا ہے کہ نہیں۔ تو پھر وضو کرنا لازم ہے۔

(ایران عراق کے مجتہدین کرام کے فتاویٰ کے مطابق وضو کے مسائل کی تفصیل۔ معتبر علماء اہل سنت کی کتب سے حضرت رسالتمآبؐ کے وضو کا طریقہ اہل بیتؑ کا وضو، صحابہ کرام کا عمل اور تابعین کی وضو میں تعلیمات۔ آپ کا دل یقیناً منور ہوگا کہ سب کا وضو وہی تھا جو اس وقت شیعان حیدر کرار وضو کرتے ہیں یہ سب کچھ جاننے کے لیے ہماری کتاب وضو رسول کا مطالعہ کریں)

غسل

غسل میں چند باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے:

☆غسل سے پہلے جسم پاک ہونا چاہیے۔

☆غسل میں پانی کا کھال تک پہنچ جانا ضروری ہے لہٰذا چکنائی وغیرہ دور کر لیں۔انگوٹھی وغیرہ کو ہلا دیں۔

☆انسان پر زندگی میں 6 قسم کے غسل واجب ہو سکتے ہیں۔جن میں سے تین غسل صرف عورتوں پر واجب ہوتے ہیں۔

(i)حیض (ماہانہ ناپاکی کی وجہ سے)

(ii)نفاس (ولادت کے بعد)

(iii)استحاضہ (رحم میں کسی خرابی کی وجہ سے)

باقی تین غسل مرد اور عورت دونوں پر واجب ہو سکتے ہیں۔

(iv)جنابت

(v)مس میت (اگر کسی میت کے جسم کو ٹھنڈا ہونے کے بعد اور غسل دینے سے پہلے چھو لیا جائے)

(vi)غسل میت (یعنی کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو دیگر مسلمانوں پر اسے غسل دینا واجب ہے)

☆بعض نے 7 شمار کیے ہیں ساتواں وہ غسل ہے جو عہد نذر و قسم وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو
بعض غسل سنت ہیں: جیسے جمعہ کے دن کا غسل۔ زیارت کا غسل وغیرہ۔

غسل کی ترتیب :

1. **غسل ترتیبی** : اس میں پہلے نیت کریں کہ غسل کرتا ہوں واجب/سنت "قربۃً الی اللہ" اس کے بعد سر اور گردن کو دھوئیں۔سر اور گردن کے بعد جسم کے دائیں حصے کو کندھے سے پاؤں کے تلوے تک دھوئیں اور پھر بائیں حصے کو اسی طرح دھوئیں۔

2. **غسل ارتماسی** : اس میں نیت کے بعد پانی میں ایک دم سے غوطہ لگایا جاتا ہے۔

☆ اگر غسل جنابت کرنا ہو اور اس کے علاوہ غسل جمعہ اور غسل زیارت وغیرہ بھی کرنا چاہے تو ایک ہی غسل کافی ہے یعنی الگ الگ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر غسل جنابت نہ کرنا ہو پھر ہر غسل الگ الگ کرنا ہوگا۔

تیمم

مندرجہ ذیل مقامات پر تیمّم کرنا جائز ہے:

1. اتنا پانی میسر نہ آئے کہ اس سے وضو یا غسل کیا جا سکے۔
2. پانی کے استعمال میں جان، عزت یا کافی مال جانے کا خطرہ در پیش ہو۔
3. پانی کے استعمال سے بیماری وغیرہ کا خطرہ ہو۔
4. پیاسے رہنے کا خوف ہو خواہ اپنی پیاس ہو یا دوسرے کی۔
5. پانی کسی ایسے شخص کے پاس ہو جو پانی دینے پر احسان جتائے جس کو وہ عادتاً برداشت نہ کر سکتا ہو۔
6. پانی استعمال کرنے سے نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو۔
7. اتنا پانی ہو کہ جس سے صرف ازالہ نجاست ہو سکتا ہو۔ اس صورت میں بنا بر احوط (بہت زیادہ احتیاط کی بنا پر) پہلے طہارت کرے پھر تیمّم کرے۔

اشیاء تیمم : جن چیزوں پر تیمّم کرنا چاہیے سات ہیں:

1. خالص خاک 2. ریگ (ریت) 3. پاک مٹی کے ڈھیلے
4. پتھر سوائے معدن کے 5.. چونا گچ پختہ ہونے سے قبل

☆ لیکن احتیاط یہ ہے۔ کہ خاک پر تیمّم کرے اور جب خاک ممکن نہ ہو پھر اسی

ہاتھوں کوزمین پر مارے اور فقط ہاتھوں کی پشت کا مسح بطریق مذکور کرے۔

☆اور اگر وضو کے عوض تیمّم ہے تو بنابر اقویٰ (زیادہ قوی) ایک ضربی تیمّم کافی ہے

☆وضو میں بھی دو مرتبہ مارنا احوط ہے۔ بلکہ پہلی ضرب میں پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کرنا احوط ہے (آقای محسن مدظلہ)

☆ تیمّم میں ترتیب و موالات کا بجالانا واجب ہے اور خود تیمّم کا بجالانا واجب ہے

☆اگر خود بجالانے سے معذور ہے تو دوسرا شخص تیمّم کرا سکتا ہے۔

☆(تیمّم میں یہ بات واضح رہے کہ ہاتھوں کے مسح سے مراد کہنی تک ہاتھ نہیں بلکہ گٹ یا کلائی تک ہتھیلی مراد ہے) تیمّم کرتے وقت متعلقہ شخص کو چاہیے کہ اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ ہاتھ کی تمام پشت کا مسح کرلیا ہے۔ کلائی سے قدرے اوپر والے حصے کا مسح بھی کرے لیکن انگلیوں کے درمیان مسح کرنا ضروری نہیں۔

☆انسان کو چاہیے کہ تیمّم کرتے وقت انگوٹھی ہاتھ سے اتار دے اگر پیشانی یا ہاتھوں کی پشت یا ہتھیلیوں پر کوئی رکاوٹ ہو مثلاً اگر ان پر کوئی چیز چپکی ہوئی ہو تو اسے ہٹا دے۔

☆نماز کا وقت نکل جانے کے بعد اگر پانی مل جائے تو تیمّم سے پڑھی ہوئی نمازوں کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ باقی نمازوں کے وضو کرنا ضروری ہے۔

درس 4

نماز

واجب نمازیں 6 ھیں:

(i)روزانہ کی نمازیں (ii)نماز آیات

(iii)نماز میت (iv)خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز

(v)باپ کی قضاء نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔

(vi)جو نمازیں اجارہ، نذر، قسم اور عہد سے واجب ہوتی ہیں۔

☆ نماز جمعہ روزانہ کی نمازوں میں سے ہے۔

سنتی نمازیں

سنّتی نمازیں بے شمار ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ نوافل یومیہ کی تاکید کی گئی ہے۔ تمام سنّتی نمازیں سوائے مخصوص نمازوں کے دو دو رکعت کر کے صبح کی نماز کی طرح پڑھی جاتی ہیں جن کی ہر رکعت میں صرف سورۃ الحمد پر بھی اکتفا ہوسکتا ہے۔ بھول کر رکن کی زیادتی یا رکعتوں میں شک ہونے سے یہ نمازیں باطل نہیں ہوتیں۔ ان نمازوں کو بہ نسبت مسجد کے گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ سنّتی نمازیں خواہ نماز پنجگانہ کی ہوں یا کوئی دوسری۔ ان کو بحالت اختیاری بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ دو رکعت بیٹھ کر پڑھی ہوئی ایک رکعت شمار کریں۔

نوافل یومیہ تعداد میں چونتیس (34) رکعات ہیں جن کو شب و روز میں پڑھنا سنت ہے۔

نماز فجر:

فریضہ: 2رکعت (نافلہ: 2رکعت جو نماز فریضہ سے پہلے پڑھی جاتی ہیں)

نماز ظهر:

فریضہ: 4رکعت (نافلہ: نماز8رکعت جونمازفریضہ سے پہلے دو،دورکعت پڑھی جاتی ہیں)

نمازعصر:

فریضہ:4رکعت (نافلہ: نماز8رکعت جونمازفریضہ سے پہلے دو،دورکعت پڑھی جاتی ہیں)

نماز مغرب:

فریضہ3رکعت (نافلہ: نماز4رکعت۔جونمازفریضہ کے بعددو،دورکعت پڑھی جاتی ہیں)

نماز عشاء:

فریضہ4رکعت (نافلہ نماز:2رکعت جوبیٹھ کرنمازفریضہ کے بعدپڑھی جاتی ہیں جن کا شمارایک رکعت ہوتا ہے)

نماز شب :

گیارہ(11)رکعات ہیں اس نماز کا وقت آدھی رات سے طلوع صبح صادق تک ہے۔

مقدمات نماز

نمازشروع کرنے سے پہلے جن اموراکا جاننااور پہچاننا ضروری ہے۔وہ پانچ ہیں:

1.نماز کا وقت:

(i)نمازصبح:اول وقت جب مشرق کی جانب سے سفیدی پھیلنی شروع ہوجائے جوفجرصادق اورآخروقت طلوع آفتاب تک ہے۔

(ii)نمازظہر:اول وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہےآخروقت غروب شرعی آفتاب میں عصر کی چاررکعت کاوقت باقی رہ جائے۔

(iii)نمازعصر:اس کا اول وقت نمازظہر کےاول وقت کے بعد سے شروع ہوتا ہےاورآخر وقت آفتاب کاغروب شرعی ہے۔

(iv) نماز مغرب : اول وقت غروب شرعی آفتاب ہے ۔ یعنی مغرب سے سرخی غائب ہو جائے اور آخر وقت آدھی رات میں صرف نماز عشاء کا وقت رہ جائے ۔

(v) نماز عشاء : اس کا اول وقت نماز مغرب کے اول وقت کے بعد سے شروع ہوتا ہے ۔ اور آخر وقت آدھی رات تک ہے ۔

2. قبلہ کی شناخت :

واجبی نمازوں میں قبلہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے بلکہ مستحبی نمازوں میں بھی قبلہ کی طرف رخ کرنا لازمی ہے حتی الامکان قبلہ کا علم حاصل کرنا واجب ہے ۔ اگر یقین نہ حاصل ہوسکتا ہو تو اس صورت میں ظن (گمان) کافی ہے ۔

3. بدن و لباس کی طہارت :

نماز کے لیے بدن اور لباس کا ہر نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے ۔

4. نماز کے لیے جگہ :

واجب ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ مباح ہو ۔ جس جگہ سجدہ کیا جائے وہ پست و بلند نہ ہو لیکن اگر اینٹ بھر فرق ہو تو کوئی مضائقہ نہیں یہ بھی ضروری ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ غصبی (چھینی ہوئی یا زبردستی قبضہ کیا ہوا) نہ ہو اور نہ ہی وہ نجس ہو ۔

5. نماز کے لیے لباس :

مرد کے لیے آگا پیچھا چھپانا واجب ہے اور عورت کو پورا بدن بحالت نماز چھپانا لازم ہے مردوں کا لباس نہ خالص ریشمی اور نہ سونے کی تاروں سے بنا ہوا ہو ۔ انگلی میں سونے کی انگوٹھی پہننا بلکہ مطلقاً سونے سے زینت کرنا حرام ہے ۔ لیکن یہ سب چیزیں عورت کے لیے جائز ہیں ۔

واجبات نماز

واجبات نماز گیارہ (11) ہیں:

☆ان میں سے پانچ **واجبات رکنی** ہیں جن میں عمداً (جان بوجھ کر) یا سہواً (بھولے سے) کمی یا زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے:

1. نیت 2. قیام 3. تکبیرۃ الاحرام
4. رکوع 5. دونوں سجدے

☆باقی چھ **واجبات غیر رکنی** ہیں۔ان میں عمداً کمی یا زیادتی سے نماز باطل ہو جاتی ہے لیکن اگر بھول کر ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی:

1. قرات 2. ذکر 3. تشہد 4. سلام
5. ترتیب 6. موالات (نماز کے تمام ارکان کا پے در پے بجالانا)

☆ **قیام کی اقسام :**

1. رکن : (i) تکبیرۃ الاحرام کی حالت میں قیام
(ii) رکوع میں جانے سے پہلے رکوع سے ملا ہوا قیام

2. غیر رکن : (i) قرات کے وقت قیام
(ii) رکوع کے بعد قیام

اذان و اقامت

جس وقت انسان نماز کے لیے متوجہ ہو تو پہلے اذان و اقامت کا کہنا سنت ہے لیکن اقامت کی تاکید و ثواب اذان سے زیادہ ہے:

فصول اذان یہ ہیں:

چار مرتبہ کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ

خدا سب سے زیادہ بزرگ ہے

دومرتبہ کہے: اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

دومرتبہ کہے: اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں

دومرتبہ کہے: اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیًّا

میں گواہی دیتا ہوں کہ امیرالمومنین و امام المتقین حضرت علیؑ

وَّلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ خَلِیْفَتُہٗ بِلاَ فَصْلٍ

اللہ کے ولی، اللہ کے رسولؐ کے وصی اور اس کے بلافصل خلیفہ ہیں

دومرتبہ کہے: حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

آؤ نماز کے لئے

دومرتبہ کہے: حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

آؤ فلاح کے لئے

دومرتبہ کہے: حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ

آؤ بہتر عمل کے لئے

دومرتبہ کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ

خدا سب سے زیادہ بزرگ ہے

دومرتبہ کہے: لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

کہہ کر اذان کو ختم کریں۔

سنت ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا اگر کھڑے ہیں تو ایک قدم آگے بڑھا کر دونوں ہاتھ اٹھائیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِي بَارًّا وَّ عَمَلِيْ سَارًّا

اے خدا میرے دل کو نیکی کرنے والا بنا اور میرے عمل کو خوش کرنے والا (بنا)

وَّ عَيْشِيْ قَارًّا وَّ رِزْقِيْ دَارًّا وَّ اَوْلَادِيْ اَبْرَارًا

اور میری زندگی خوشی میں بسر ہو اور رزق بہت زیادہ ہو اور میری اولاد نیک کر

وَّاجْعَلْ لِيْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اور میری جائے قیام اپنے نبی مکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

مُسْتَقَرًّا وَّ قَرَارًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

کی قبر کے نزدیک قرار دے اپنی رحمت کے سبب اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

اس کے بعد **اقامت** کہیں:

دو مرتبہ کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ

دو مرتبہ کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

دو مرتبہ کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

دو مرتبہ کہے: اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ عَلِيًّا
وَّلِيُّ اللّٰهِ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ خَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

دو مرتبہ کہے: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

دو مرتبہ کہے: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

دو مرتبہ کہے: حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ

دومرتبہ کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ایک مرتبہ کہے: لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

سجدہ گاہ

سجدہ صرف زمین پر یا زمین سے اگنے والی ایسی چیز پر ہونا چاہیے جو کھائی یا پہنی نہ جاتی ہو۔مٹی ،پتھر ،چٹائی ،کاغذ وغیرہ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور کھائے جانے والے پھلوں، پتوں اور کپڑے پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔سجدہ صرف پاک چیز پر ہونا چاہیے نجس چیز پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔خاک کربلا پر سجدہ کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔اس لیے شیعہ حضرات کربلا کی مٹی کی سجدہ گاہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں اس میں ثواب بھی زیادہ ہے اور یہ یقین بھی ہے کہ یہ مٹی پاک ہے۔

درس 5

ترتیب نماز

قبلہ رخ ہو کر نماز کی نیت یوں کریں:

میں دو رکعت نماز صبح پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں واجب " قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ" پھر تکبیرۃ الاحرام کہیں یعنی: اَللّٰهُ اَکْبَرُ

دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھائیں پھر دونوں ہاتھوں کو نیچے کی طرف سیدھا لٹکا دیں کہ رانوں کے ساتھ ملا کر رکھیں۔ سنت ہے کہ عورت اپنے دونوں ہاتھوں کو جدا جدا سینے پر رکھے حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنی چاہیے۔

مستحب ہے تکبیرۃ الاحرام کے بعد آہستہ سے پڑھیں:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے

عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ حَنِیْفًا مُسْلِمًا

جو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے اور میں ادیان باطلہ سے دین حق کی طرف رغبت کرنے والا خالص مسلمان ہو

وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ

اور میں مشرکین میں سے نہیں ہو بے شک میری نماز میری عبادت میری زندگی میری موت

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهُ

خاص اللہ کے لئے ہے جو تمام عالمین کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

اور مجھ کو اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہو۔

اَعُوذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنَ الرَّجِيۡمِ

میں شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں

اس کے بعد بسم اللہ سمیت سورۃ الحمد پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ٥ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِيۡمِ ٥

سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جو نہایت رحم کرنے والا اور مہربان ہے

مٰلِکِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ٥ اِيَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاکَ نَسۡتَعِيۡنُ ٥

جو قیامت کے دن کا مالک ہے ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

اِهۡدِنَاالصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عِلَيۡهِمۡ لا

ہمیں سیدھے راستے پر قائم رکھ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں

غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَاالضَّآلِّيۡنَ٥

نہ کہ ان کا راستہ جن پر تو غضبناک ہوا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے

اس کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھیں۔ اگر یہ سورت پڑھی جائے تو بہتر ہے کیونکہ اس کا پڑھنا بہت ثواب رکھتا ہے اور وہ یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے

اِنَّااَنۡزَلۡنَا هُ فِی لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ٥ وَ مَآ اَدۡرٰکَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ٥

بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور تو کیا جانتا ہے شب قدر کیا ہے

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ o تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا

شب قدر ہزار مہینے کی راتوں سے بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں

بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ o سَلٰمٌ قف هِيَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ o

اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر کو لے کر یہ شب طلوع فجر تک سلامتی سے پُر رہتی ہے

اس سورت کو ختم کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں اتنا جھک جائے کہ اگر پشت پر پانی کا قطرہ ڈالا جائے تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہلے اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ گھٹنوں کو پیچھے دبائے اور نظر پاؤں کے درمیان رکھے۔ ایک مرتبہ تسبیح کبیر یعنی:

سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمِ وَبِحَمۡدِهٖ

پاک ہے میرا رب جو صاحب عظمت ہے اور حمد اس کے لیے ہے

یا تین مرتبہ تسبیح صغیر یعنی "سُبۡحَانَ اللّٰهِ" کہنا واجب ہے۔

حالت رکوع میں بدن کو ساکن رکھنا شرط ہے اور سنت ہے کہ اس کے بعد حالت رکوع میں درود شریف پڑھیں یعنی کہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ: رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر

پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ایک مرتبہ کہیں:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ

اللہ اپنی حمد کرنے والوں کی حمد کو سنتا ہے

پھر ہاتھ اٹھا کر کہیں: اَللّٰهُ اَكۡبَرُ

جب تکبیر ختم ہو جائے تو سجدہ میں جائیں پیشانی سجدہ کی جگہ پر رکھ کر ایک مرتبہ تسبیح کبیر کہیں:

سَبُحَانَ رَبِّیَ اُلَا عُلٰی وَ بِحَمُدِہٖ

پاک ہے میرا بلند و بالا رب اور حمد اسی کے لیے ہے

یا تین مرتبہ تسبیح صغیر یعنی "سُبُحَا نَ اللّٰہِ" کہنا واجب ہے۔

ذکر سجود کے بعد ایک دفعہ کہیں:

اَللّٰھُمَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

پھر سر سجدے سے اٹھا کر بیٹھ جائیں اور دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھیں اور تکبیر یعنی: اَللّٰہُ اَکُبَرُ کہہ کر ایک دفعہ یہ پڑھیں:

اَسُتَغُفِرُ اللّٰہَ رَبِّیُ وَاَ تُوُ بُ اِلَیُہِ

میں اپنے رب سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں

پھر تکبیر یعنی: اَللّٰہُ اَکُبَرُ کہہ کر پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ بجالائیں۔

اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر پہلے کی طرح ٹھیک ہو کر بیٹھیں اور اَللّٰہُ اَکُبَرُ کہیں۔

(یہ پہلی رکعت ختم ہوئی)

اب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں اور اٹھتے وقت یہ کہیں:

بِحَوُلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوُمُ وَاَقُعُدُ

میں خدا کی دی ہوئی قوت سے ہی کھڑا ہوتا ہوں اور بیٹھتا ہوں

اور سیدھے کھڑے ہو جائیں بسم اللہ پڑھ کر پہلی رکعت کی طرح سورۃ الفاتحہ پڑھیں اور اس کے بعد سورہ توحید پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْ لَدْ o

(اے محمدؐ) کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے وہ اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی کوئی اس کا بیٹا ہے

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

اور نہ کوئی اس کا ہمسر اور نظیر ہے

اس کے بعد فوراً ہی کہیں: کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّیْ

پھر ایک مرتبہ کہیں: اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو دعائے قنوت کے لئے منہ کے برابر لے جائیں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور انگوٹھے کھلے ہوئے ہوں اور یہ دعا پڑھیں:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط

اللہ حلیم و کریم کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ بزرگ و برتر کے سوا اور کوئی معبود نہیں

سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَ رْضِیْنَ السَّبْعِ

پاک ہے اللہ جو رب ہے ساتوں آسمانوں اور زمینوں کا

وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْ شِ الْعَظِیْمِ ط

اور جو کچھ ان میں ہے اور ان کے درمیان ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o

اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

اس کے بعد درود پڑھیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

پھر تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ پہلی رکعت کی طرح رکوع اور سجدوں سے فارغ ہو کر مذکورہ

طریقے کی طرح بیٹھیں اور دونوں ہاتھوں کورانوں پر رکھیں اور تشھُّد پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اور میں گواہی دیتا ہو کہ محمد اس کے عبد خاص اور اس کے رسولؐ ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؑ پر درود و سلام نازل فرما۔

اگر نماز تین یا چار رکعتی ہے تو اس کی پہلی رکعت کی طرح کھڑے ہو جائیں اور ایک مرتبہ سورۃ الحمد یا تسبیحات اربعہ تین مرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ پاک اور پاکیزہ ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں

اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بزرگ و برتر ہے

پھر ایک مرتبہ کہیں: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں اپنے رب سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں

اور پھر پہلے کی طرح رکوع و سجود کریں اور دونوں سجدے کرنے کے بعد درست ہو کر بیٹھیں اور تشھد پڑھ کر مندرجہ ذیل سلام پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اے نبیؐ آپ پر سلام ہو اور خدا کی رحمتیں اور اس کی برکتیں بھی ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

سلام ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

اور سلام ہو تم پر اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں

پھر تین مرتبہ کہیں: اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اور ہر مرتبہ ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائیں اور نماز ختم کریں۔

☆ اگر نماز دو رکعتی ہے تو دو رکعت کے بعد جس وقت تشہد پڑھ کر فارغ ہوں۔ سلام پڑھ کر نماز کو ختم کریں۔ اگر تین رکعتی ہے تو دوسری رکعت کے تشہد کے بعد کھڑے ہو جائیں اور تیسری رکعت ختم کر کے تشہد پڑھ کر سلام پڑھیں اگر چار رکعتی ہے تو تیسری رکعت کے بعد چوتھی رکعت ادا کریں اور پھر تشہد پڑھ کر سلام پڑھیں اور نماز کو ختم کریں۔

☆ **شہادت ثالثہ** : یہ بات تو طے ہے کہ جو شخص اللہ کی وحدانیّت اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰؐ کی نبوت کی گواہی کے بعد حضرت علیؑ کی ولایت کی گواہی کا قائل نہیں وہ شیعہ ہی نہیں ہے لیکن جہاں تک نماز کے تشہد میں مولا مشکل کشاء امیر المومنین حضرت علیؑ کی ولایت کی گواہی دینے کا سوال ہے تو نماز چونکہ فروع دین میں سے ہے اور فروع دین میں تقلید ضروری ہے۔ اس لیے ہر مومن اور مومنہ کو اپنے مجتہد کی طرف رجوع کرنا چاہیے ۔جس کی وہ تقلید کرتے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ ایران واور عراق کے کچھ مجتہدین کرام نے نماز کے تشہد میں شہادت ثالثہ یعنی حضرت علیؑ کی ولایت کی گواہی کی اجازت دی ہے۔ لہٰذا ان مجتہدین کے مقلدین پڑھ سکتے ہیں۔

☆ **تسبیح حضرت فاطمة الزهراء** سلام اللہ علیہا: پھر مصلے پر بیٹھ کر تسبیح جناب فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا پڑھیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ اس کا پڑھنا بہت اجر و ثواب رکھتا ہے اور اس کی ترتیب یہ ہے:

اَللّٰهُ اَکۡبَرُ چونتیس 34 مرتبہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهُ تینتیس 33 مرتبہ

سُبۡحَانَ اللّٰهِ 33 بار لآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ ایک مرتبہ

پڑھ کر اپنی حاجات خداوند عالم سے طلب کریں۔

سجدہ شکر :

پھر سجدہ شکر بجالائیں۔ سجدے کے لیے جھکتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ وَ تُبۡ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ

یااللہ مجھے بخشش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول کر تحقیق تو توبہ قبول کرنے والا ہے

اس کے بعد سجدہ گاہ پر پیشانی رکھیں اور تین بار کہیں:

اِنِّیۡ ظُلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡلِیۡ

تحقیق میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے

پھر داہنا رخسار زمین پر رکھ کر تین بار کہیں: یَااللّٰهُ یَارَبَّاهُ یَاسَیِّدَاهُ

پھر بایاں رخسار زمین پر رکھ کر تین بار کہیں: عَفۡوًا لِلّٰهِ

پھر پیشانی زمین پر رکھ کر تین بار کہیں: شُکۡرًا لِلّٰهِ

اور پھر ایک با کہیں: لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

زیارت حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

اس کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو جائیں اور زیارت حضرت رسالتمابؐ سنت کی نیت سے پڑھیں۔ یہ واضح رہے کہ زیارت پڑھتے وقت انگشت شہادت سے قبلہ کی طرف اشارہ کریں

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ٥

سلام ہو آپؐ پر اے خدا کے نبیؐ سلام ہو آپؐ پر اے اللہ کے رسولؐ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا بَاعِثَ الْھُدٰی

سلام ہو آپؐ پر اے اللہ کی حجت سلام ہو آپؐ پر اے ہدایت کے سبب

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سلام ہو آپؐ پر اے خدا کے دوست سلام ہو آپؐ پر اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

زیارت سید الشھدا حضرت امام حسین علیہ السلام:

تھوڑا سا دائیں جانب کربلا کی طرف رخ کر کے پڑھیں

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

سلام ہو آپؑ پر اے ابا عبداللہ الحسین سلام ہو آپؑ پر اے رسولؐ خدا کے فرزند

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ اَمِیْرِ الْمُوْمِنِیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ

سلام ہو آپؑ پر اے فرزند امیر المؤمنین اور سردار الاوصیا کے فرزند

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ

سلام ہو آپ پر اے فرزند فاطمۃ الزہراؑ جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ وَعَلٰی اَنْصَارِکَ الْمُسْتَشْھَدِیْنَ مَعَکَ جَمِیْعًا

سلام ہو آپؑ پر اے میرے مولا اور آپؑ کے تمام انصار پر جو آپ کی معیت میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے

وَ رَحۡمَةُاللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام:

زیارت سید الشہداءؑ سے فارغ ہو کر دائیں طرف کو ذرا مڑیں اور مشہد مقدس کی طرف رخ کر کے زیارت امام رضا علیہ السلام یوں پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا غَرِيۡبَ الۡغُرَبَآءِ

سلام ہو آپؑ پر اے غریب و مظلوم کے امام

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا مُعِيۡنَ الضُّعَفَآءِ وَالۡفُقَرَآءِ

سلام ہو آپؑ پر اے ضعیفوں اور فقیروں کے معین و مددگار

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا مُغِيۡثَ الشِّيۡعَةِ وَالزُّوَّارِفِيۡ يَوۡمِ الۡجَزَآءِ

سلام ہو آپؑ پر اے روز قیامت اپنے شیعوں اور زائروں کی فریاد سننے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا اَنِيۡسَ النُّفُوۡسِ

سلام ہو آپؑ پر اے لوگوں کے مونس

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا اَيُّهَا الۡمَدۡفُوۡنُ بِاَرۡضِ طُوۡسٍ

سلام ہو آپؑ پر اے مشہد مقدس میں دفن ہونے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ وَ عَلٰى اٰبَآئِكَ السَّبۡعَةِ وَ اَبۡنَآئِكَ الۡاَرۡبَعَةِ

سلام ہو آپؑ پر اور آپؑ کے اجداد مطہرات (سات امام) اور فرزندان طیبہ (چار امام) پر

وَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ . اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

زیارت حضرت امام زمانہ (عج) علیہ السلام:

اس کے بعد پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے زیارت جناب صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ اس طرح پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ

سلام ہو آپؑ پر اے شہنشاہ زمانہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ الرَّحْمٰنِ

سلام ہو آپؑ پر اے خلیفہ خدا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ اْلاِنْسِ وَالْجَآنِّ

سلام ہو آپؑ پر اے انس وجن کے امام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَرِیْکَ الْقُرْاٰنِ

سلام ہو آپؑ پر اے شریک القرآن

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَامِعَ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ

سلام ہو آپؑ پر اے کفر وشرک کو نیست ونابود کرنے والے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَافِعَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ

سلام ہو آپؑ پر اے ظلم اور سرکشی کو دور کرنے والے

عَجَّلَ اللّٰہُ فَرَجَکَ وَسَھَّلَ اللّٰہُ مَخْرَجَکَ

خداوند عالم آپؑ کی کشائش میں تعجیل فرمائے اور آپ کے ظہور کو سہل بنائے

وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَ کَاتُہٗ .

اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

درس6

نماز کے چند ضروری مسائل

1. تکبیرۃ الاحرام ادا کرتے وقت قیام اور رکوع سے ملا ہوا قیام یہ دونوں رکن ہیں۔ سورتیں پڑھنے کی حالت میں قیام واجب غیر رکنی اور قنوت کی حالت میں قیام مستحب ہے۔

2. قرات کرتے وقت حروف ان کے مخارج سے نکلیں کہ ان میں ایک دوسرے سے امتیاز حاصل ہو جائے۔

3. حمد وسورۃ سے قبل بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھیں کیونکہ یہ ان کا جزو ہے۔

4. اگر نمازی نے کوئی سورۃ ابھی آدھی سے کم پڑھی ہو تو وہ دوسری سورۃ کی طرف لوٹ سکتا ہے۔ سوائے سورۃ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورۃ قُلۡ یَا اَیُّھَا الۡکٰفِرُوۡنَ کے۔ ان کو تمام کرنا لازم ہے۔ لیکن اگر سورۃ بھول جائے تو ہر سورۃ کی طرف لوٹنا جائز ہے۔

5. نماز واجبی میں وہ سورۃ نہ پڑھیں جس میں سجدہ کرنا واجب ہے۔

6. مرد مغرب، عشاء اور صبح کی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ حمد اور دوسرا سورۃ بالجہر (بلند آواز کے ساتھ) پڑھے اور نماز ظہر وعصر میں اخفات (آہستہ آواز) سے پڑھے۔

7. جس جگہ اخفات (آہستہ آواز) سے پڑھنا ضروری ہے وہاں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کا بالجہر (بلند آواز کے ساتھ) پڑھنا مستحب ہے۔

8. عورتوں کو اختیار ہے چاہے آہستہ پڑھیں یا آواز کے ساتھ۔ بشرطیکہ نامحرم ان کی آواز کو نہ سنے۔ ورنہ آہستہ پڑھنا لازم ہوگا۔

9. حالت قیام میں مرد کے پاؤں کے درمیان تین انگلیوں سے لے کر ایک بالشت کا فاصلہ سنت ہے اور عورتوں کے پاؤں ملے رہیں۔

سفر حرام ہو گا اور وہ نماز قصر کرنے کی وجہ نہ ہو گا۔ اسی طرح اگر تفریحاً شکار کھیلنے کے لیے سفر ہو تب بھی نماز پوری پڑھنا واجب ہے۔

چھٹے : یہ کہ کثیر السفر نہ ہو یعنی سفر اس کا پیشہ نہ ہو جیسے ڈرائیور، گارڈ، ملاح، ساربان، قاصد وغیرہ پس ایسے لوگ پہلے سفر میں نماز قصر پڑھیں گے۔ اور اس کے بعد دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھنا چاہیے احوط (زیادہ احتیاط) یہ ہے کہ قصر اور اتمام (پوری نماز پڑھنا) میں جمع کرے اور اگر وطن میں دس دن رہ جائے تو کثیر السفر کا حکم برطرف ہو جائے گا۔ اس کے بعد جو سفر ہو گا تو پہلے سفر میں قصر کرے گا اور دوسرے اور تیسرے سفر میں پوری نماز پڑھے گا اور اپنے پیشہ کے علاوہ سفر کرے مثلاً زیارت کو جائے تو قصر کرے گا (سوائے حرم حضرت امام حسینؑ کے وہاں نماز پوری پڑھی جاتی ہے)

ساتویں: یہ کہ حد ترخص سے نکل جائے یعنی شہر سے اتنا دور ہو جائے کہ اس کی دیواریں نظر سے غائب ہو جائیں یا یہ کہ شہر کی اذان سنائی نہ دے اور بنابر احوط (زیادہ احتیاط کی بناپر) دونوں باتیں ثابت ہو جائیں اور یہ شرط جانے اور واپس آنے کے لیے یکساں ہے۔ البتہ اگر جاتے وقت کسی جگہ پہنچ کر شک ہو جائے کہ حد ترخص تک پہنچا کہ نہیں تو وہاں پر نماز پوری پڑھے اور پلٹتے وقت وہی پر نماز قصر کرے اور احوط (زیادہ احتیاط) یہ ہے کہ قصر و تمام دونوں کو جمع کرے اور یہ شرط وطن اور جس شہر میں قیام ہو دونوں میں برابر ہے۔

دیگر احکام سفر

1۔ اگر دس روز کے قیام میں تردد ہو یعنی یہ معلوم نہ ہو کہ دس روز تک رہنا ہو گا یا نہیں تو نماز قصر ہو گی۔ یہاں تک کے تیس روز گزر جائیں اس کے بعد نماز پوری پڑھی جائے گی اگرچہ اسی روز واپس ہونے کا ارادہ ہو جائے۔

2۔ اسی طرح اگر کسی مقام پر دس دن قیام کرنے کے ارادہ سے ایک نماز (چار رکعتی) پوری پڑھ لی۔ تو جب وہاں قیام رہے گا نماز پوری پڑھی جائے گی۔ اگرچہ اس کے بعد دس دن سے پہلے ہی واپسی کا ارادہ کرلے۔

☆ چار مقامات پر قصر واجب نہیں ہے: اوّل مکہ معظّمہ، دوسرے مدینہ منورہ، تیسرے مسجد کوفہ اور حائر (احاطہ، صحن) حضرت سید الشہداء علیہ السلام۔

پس ان مقامات پر اختیار ہے خواہ قصر یا پوری پڑھے اگرچہ احوط (زیادہ احتیاط) قصر اور افضل پوری پڑھنا ہے۔ لیکن سفر کی حالت میں ان مقامات پر روزہ نہ رکھے۔

☆ اگر سفر میں عمداً نماز پوری پڑھے گا تو نماز باطل ہوجائے گی البتہ اگر احکام قصر سے واقف نہ ہو تو صحیح ہوگی۔

☆ اگر قصر کے حکم سے واقف ہو لیکن مسافر قصر کا واجب یا اپنا مسافر ہونا بھول کر نماز پوری پڑھ لے اور نماز کے بعد یاد آئے تو اگر وقت باقی ہو تو اعادہ کرے یعنی دوبارہ نماز قصر پڑھے اور اگر وقت گزر چکا ہو۔ تو قضا واجب نہ ہوگی۔

☆ اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد سفر کیا ہو اور ابھی نماز نہ پڑھی ہو اور حد ترخص سے نکل گیا ہو۔ تو قصر کرے اور اگر سفر سے واپسی پر وطن میں یا جہاں دس دن کے قیام کا ارادہ ہو۔ وہاں نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد پہنچا ہو تو نماز پوری پڑھے۔

مبطلات نماز

وہ چیزیں جن سے نماز باطل ہوجاتی ہے حسب ذیل ہیں:

1۔ حدث خواہ اکبر (جیسے جنب ہونا) ہو یا اصغر (پیشاب وغیرہ)

2۔ قبلہ سے منحرف ہونا: (منہ موڑ لینا) اگر پورے بدن کو قبلہ کی طرف سے موڑ لے۔ پس اگر یہ عمداً (جان بوجھ کر) ہوا ہے تو نماز باطل ہوگی اور اگر سہواً (بھول کر) ہوا ہے تو وقت

کے اندر اگر پتہ چل جائے تو نماز دوبارہ پڑھی جائے اور اگر وقت کے بعد معلوم ہو تو یقیناً نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں۔

3۔ ایسا کلام کرنا جو دو یا دو سے زیادہ حروف سے مرکب ہو۔ اگر ایک حرف با معنی ہو مثلاً "ق" تو بھی احتیاط کی بنا پر واجب نماز باطل ہو جائے گی۔

4۔ قہقہہ لگانا۔

5۔ انسان دنیاوی کام کے لیے جان بوجھ کر آواز کے ساتھ روئے۔

6۔ کھانا، پینا۔

7۔ ہر وہ فعل جو نماز کی صورت بگاڑ دے مثلاً: اچھلنا، کودنا، تالی بجانا وغیرہ۔

8۔ رکعات کی تعداد (گنتی) میں شک کرنا۔

9۔ کسی جزو کا بقصد جزئیت نماز میں زیادہ یا کم کرنا۔

10۔ سورۃ الحمد کے بعد آمین کہنا۔

11۔ تکفیر یعنی بغیر تقیہ کے عمداً ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا۔ عمداً ایسا کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

سہویات نماز

اگر بھولے سے نماز میں کچھ کمی یا زیادتی ہو جائے اور بعد میں یاد آ جائے تو اگر وہ رکن تھا اور ابھی دوسرے رکن میں داخل نہیں ہوا تو واپس ہو کر اس رکن کو ادا کرے اور اگر دوسرے رکن میں داخل ہو چکا ہے تو نماز باطل ہے۔

اور اگر جو نماز میں کمی ہوئی ہے وہ رکن نہیں اور ابھی اس کے بجالانے کا موقع ہے تو اس کو بجالائے اور اگر موقع گزر گیا ہو تو کچھ حرج نہیں اور اگر زیادتی یا کمی رکن کی ہے تو نماز باطل اور اگر رکن نہیں تو نماز باطل نہیں۔ بعد نماز دو سجدہ سہو ادا کر لینے ہی کافی ہیں۔

احکام سجدہ سہو

جن امور کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے پانچ ہیں:

1۔ کلام بے جا قرآن ذکر دعا کے علاوہ نماز میں سہواً (بھول کر) کچھ کلام کرنا۔

2۔ سلام بے جا یعنی بے محل بھول کر سلام پڑھنا۔

3۔ ایک سجدہ کے سہواً چھوٹ جانے سے کہ جس کے بجالانے کا موقع نہ رہا ہو۔

4۔ تشہد یا اس کا کوئی جزو بھول جانے کے سبب سے کہ جسکے بجالانے کا موقع باقی نہ رہا ہو۔

5۔ دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کی حالت میں چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہونے کی وجہ سے

ان پانچوں صورتوں کے سوا کمی یا زیادتی کے لیے سجدہ سہو واجب نہیں۔

☆ یادرہے کہ سجدہ سہو تشہد اور سلام کے بعد بلا فاصلہ (فوراً) کرنا چاہیے۔

ترکیب سجدہ سہو

اول: نیت کرے یعنی سجدہ سہو کرتا ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہِ اور احتیاطاً تکبیر کہے۔

پھر سجدہ میں جائے اور پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

یا اس دعا کا پڑھنا بہتر ہے: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

پھر اٹھ کر بیٹھے اور دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھے اور اس طرح تشہد پڑھے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

احوط یہ ہے کہ سجدہ سہو میں ان تمام چیزوں کا اعتبار رکھے جو نماز کے سجدہ سہو میں معتبر ہیں۔

شکیات نماز

تنبیہ: کثیر الشک (جس کو بہت شک ہوتا ہو) اپنے شک کی طرف توجہ نہ کرے۔اسی طرح امام اگر شک کرے اور ماموم کو وہ یاد ہو یا ماموم شک کرے اور امام کو یاد ہو تو اپنے شک پر عمل نہ کرے بلکہ دوسرے کی یاد پر عمل کرے۔اسی طرح نماز پڑھ چکنے کے بعد یا وقت گزرنے کے بعد اگر شک کرے تو نماز صحیح ہے بلکہ فراغت کے بعد یا وقت گزرنے کے بعد اگر نماز کے باطل ہونے کا گمان غالب ہو تب بھی نماز صحیح ہے۔

نماز جماعت کا بیان

واجبی نمازوں کو با جماعت پڑھنا مستحب ہے خصوصاً نماز یومیہ میں تاکید کی گئی ہے۔خاص کر صبح اور مغرب عشاء میں بہت زیادہ تاکید ہے منقول ہے کہ عالم دین کی اقتدا میں نماز پڑھنا ہزار فرادیٰ نمازوں کے برابر ہے۔وجوہ اور اسباب کے بڑھ جانے سے ثواب میں بھی اتنا اضافہ ہو جائے گا جتنے جتنے وجوہ بڑھتے جائیں گے اور مامومین (نمازیوں) کے بڑھنے سے بھی جماعت کے ثواب میں مزید زیادتی ہو جائے گی جماعت کے لیے کم از کم دو شخص ہونے چاہییں ایک امام اور دوسرا ماموم (نمازی) اگر ایک امام مرد ہو تو مستحب ہے کہ امام کی داہنی جانب کھڑا ہو جائے اور اگر عورت ہے تو پیچھے کھڑی ہو۔

جماعت میں ایک یہ بھی شرط ہے کہ امام و ماموم کی نمازیں ایک جیسی ہوں۔لہٰذا نماز یومیہ کے لیے نماز میت یا عیدین پڑھنے والے کی اقتدا جائز نہیں۔اسی طرح اس کا برعکس بھی درست نہیں۔البتہ رکعات میں ہم عدد ہونا ضروری نہیں۔لہٰذا حاضر نمازی مسافر امام کی اور مسافر نمازی حاضر امام کی اقتدا کر سکتا ہے جس نے فرادیٰ نماز پڑھی ہے وہ اسے دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے بلکہ یہ امر مستحب ہے۔

درس 7

تعقیبات نماز (اوّل)

(1) ہر پریشانی اور مشکل میں پڑھنے کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ رحمٰن اور رحیم کے نام سے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

یا اللہ میں تجھ سے محمدؐ اور آل محمدؑ کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں

اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنۡ تُنۡجِیَنِی مِنۡ ھٰذَاالۡغَمِّ ط

کہ محمدؐ اور آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اس غم سے نجات عطا کر۔

(2) دعائے قبولیت نماز

امیر المومنین حضرت علیؑ سے منقول ہر فرضیہ نماز کے بعد کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِلٰھِیۡ ھٰذِہٖ صَلٰوتِیۡ صَلَّیۡتُھَا

خدایا یہ نماز جسے میں نے پڑھا ہے

لَا لِحَاجَۃٍ مِّنۡکَ اِلَیۡھَا وَلَارَغۡبَۃٍ مِّنۡکَ فِیۡھَآ

یہ نہ تو اس وجہ سے ہے کہ تجھے اس کی جانب احتیاج ہے اور نہ اس بنا پر کہ اس کی طرف تجھ کو رغبت ہے

اِلَّا تَعۡظِیۡمًا وَطَاعَۃً وَاِجَابَۃً لَّکَ اِلٰی مَآاَمَرۡتَنِیۡ بِہٖ

بلکہ تیری تعظیم و فرمان برداری اور تیرے حکم کی تعمیل میں بجالایا ہوں

اِلٰهِیْ اِنْ كَانَ فِیْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِّنْ نِّیَّتِهَآ اَوْقِیَامِهَآ اَوْ قِرَآءَ تِهَا

اے میرے مالک اگر اس میں کچھ چھوٹ رہا ہو یا کمی ہو۔ نیت، قیام، سورتوں کے پڑھنے

اَوْرُكُوْعِهَآ اَوْسُجُوْدِهَا فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ

یا رکوع اور سجدوں میں تو اے میرے مالک اس پر مجھ پر عتاب نہ کرنا

وَتَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقُبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِكَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

قبول فرما کر اور بخشش فرما کر مجھ پر اپنا فضل۔ اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

(3) دعائے حفظ ایمان

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھو توشہ آخرت اور قبولیت دعا ہے، باعث رحمت و نجات ہے اس کے پڑھنے سے ایمان کامل ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

میں راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے

وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَبِیًّا وَّبِعَلِیٍّ اِمَامًا

اور حضرت محمدؐ میرے نبی اور حضرت علیؑ میرے امام ہیں

وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَّمُحَمَّدٍ وَّجَعْفَرٍ وَّمُوْسٰی وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ

اور حسنؑ اور حسینؑ اور علی زین العابدینؑ اور محمد باقرؑ جعفر صادقؑ، اور موسیٰ کاظمؑ، علی رضاؑ، محمد تقیؑ

وَّ عَلِیٍّ وَّالْحَسَنِ وَالْخَلَفِ الصَّالِحِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

علی نقیؑ، حسن عسکریؑ اور خلف صالح (مہدی) علیہم السلام

اَئِمَّةً وَّسَادَةً وَّ قَادَةً بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ.

میرے امام و سردار اور قائد ہیں میں ان سب سے محبت کرتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں۔

(4) دعا ادائے قرض

یہ دعا جناب امیرالمومنینؑ نے اپنے ایک صحابی کو لکھ کر بھیجی تھی۔ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھیں اور پڑھنے سے پہلے کسی سے بات نہ کریں۔ یہ دعا آزمودہ ہے بشرطیکہ کفار و مشرکین کے ہاتھ کا کھانا پینا نہ کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

اے اللہ میں تجھ سے استدعا کرتا ہوں اے وہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَنْ تَرْحَمَنِیْ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

لا الہ الا انت کے طفیل مجھ پر رحم فرما۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ يَا لَآ اَلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

خداوند! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں۔ اے وہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

اَنْ تَرْضَ عَنِّیْ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّاَ اَنْتَ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

مجھ سے لا الہ الا انت کے واسطہ سے راضی ہو جا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّاَ اَنْتَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

پروردگار! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے وہ کہ جس کے سوا اور کوئی عبادت لائق نہیں میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔

(5) دعائے وسعت رزق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَارَبُّ يَارَبُّ يَارَبُّ

یا اللہ یا اللہ یا اللہ اے میرے پالنے والے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے وہ ذات کہ جو ہمیشہ زندہ اور قائم ودائم ہے اے صاحب عظمت وجلالت !

اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ

میں تیرے عظیم اسم اعظم کے واسطہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں

اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا

کہ مجھ کورحمت سے ایسا وسیع رزق عطا فرما۔ جو حلال اور پاک وپاکیزہ ہو

بِرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے رحم کرنے والوں سے (بڑھ کر) رحم کرنے والے۔

(6) دعائے حضرت امام زین العابدینؑ

ترکیب: اول وآخر 15 مرتبہ درود کے درمیان دعا پڑھے پھر حاجت طلب کرے۔ شیخ کفعمی نے مقاتل بن سلیمان سے نقل کیا۔ امامؑ نے فرمایا سو مرتبہ پڑھو انشاء اللہ دعا مستجاب ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِلٰھِیْ کَیْفَ اَدْعُوْکَ وَاَنَا اَنَا

میرے معبود! میں کیسے تجھ سے سوال کروں اور میں تو میں ہوں

وَ کَیْفَ اَقْطَعُ رَجَائِیْ مِنْکَ وَ اَنْتَ اَنْتَ

اور کیوں کر تجھ سے اپنی امید توڑوں اسر تو تو ہی ہے

اِلٰھِیْ اِذَا لَمْ اَسْئَلُکَ فَتُعْطِیَنِیْ

میرے معبود جب میں تجھ سے نہ مانگوں کہ تو مجھے عطا کرے

فَمَنْ ذَاالَّذِیْ اَسْئَلُہٗ فَیُعْطِیْنِیْ

تو پھر کون ہے جس سے مانگوں تو مجھے کچھ دے گا

اِلٰھِیْ اِذَا لَمْ اَدْعُوْکَ فَتَسْتَجِیْبَ لِیْ

میرے معبود جب میں تجھ سے دعا نہ کروں تو میری دعا قبول فرمائے

فَمَنْ ذَاالَّذِیْ اَدْعُوْہُ فَیَسْتَجِیْبُ لِیْ

تو پھر کون ہے جس سے دعا کروں تو وہ میری دعا قبول کرے گا

اِلٰھِیْ اِذَا لَمْ اَتَضَرَّعْ اِلَیْکَ فَتَرْحَمُنِیْ

میرے معبود جب میں تیرے حضور زاری نہ کروں کہ مجھ پر رحم کرے

فَمَنْ ذَاالَّذِیْ اَتَضَرَّعُ اِلَیْہِ فَیَرْحَمُنِیْ

تو پھر کون ہے جس کے آگے زاری کرو تو وہ مجھ پر رحم کرے گا

اِلٰھِیْ فَکَمَا فَلَقْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَنَجَّیْتَہٗ

میرے معبود جیسے تو نے دریا کو شگافتہ کیا موسیٰ علیہ السلام کے لیے اور انہیں نجات دی تھی

اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

تو میں بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ رحمت فرما محمدؐ آل محمدؐ پر

وَاَنْ تُنَجِّیَنِیْ مِمَّآ اَنَا فِیْہِ

اور مجھے نجات سے اس مشکل جس میں گرفتار ہوں

وَتُفَرِّجَ عَنِّیْ فَرَجًا عَاجِلًا غَیْرَ اَجِلٍ

اور مجھے کشادگی عطا فرما جلدتر کہ اس میں دیر نہ ہو

بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اپنا فضل دے اور اپنی رحمت سے اے سب سے رحم کرنے والے

(7) ناد علیؑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَا دِ عَلِيًا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ

عجائب خدا کے جلوہ بردار علی ابن ابی طالبؑ کوذرا پکارو توسہی

تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِيْ النَّوَائِبِ

تم ہر مصیبت و بلا میں ان کو اپنا مشکل کشا پاؤ گے

كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ

چونکہ تمام رنج و غم کی مصیبتیں حاجت مندوں کی ناصیہ حاجت سے صاف ہوجاتی ہیں

بِعَظْمَتِكَ يَااَللّٰهُ وَبِنَبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ

اے محمدؐ آپ کی نبوت

وَبِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَاعَلِيُّ يَاعَلِيُّ

اور اے علیؑ آپ کی ولایت سے اس لیے عرض ہے کہ ہماری خبر لیجئے

ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ نادعلیؑ پڑھنا انتہائی خیر و برکت اور روزگار کے واسطے اکسیر اعظم ہے (اس سے اول وآخر درود شریف پڑھیں)

(7) دعائے فرج حضرت حجتؑ

کفعمی نے بلد الامین میں تحریر کیا ہے کہ یہ بھی حضرت مہدی القائم علیہ السلام ہی کی دُعا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ

اے معبود! توفیق دے ہمیں اطاعت کرنے اور نافرمانی سے دور رہنے

وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ

نیت صاف رکھنے اور حرمتوں کو پہچاننے کی

وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ

اور ہمیں راہ راست اور ثابت قدمی سے سرفراز فرما

وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ

اور ہماری زبانوں کو خوبی و نادانی سے بولنے کی توفیق دے

وَامْلَأْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ

ہمارے دلوں کو علم و معرفت سے بھر دے۔

وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ

اور ہمارے شکموں کو حرام اور مشکوک غذا سے پاک رکھ

وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ

ہمارے ہاتھوں کو ستم اور چوری کرنے سے بچائے رکھ۔

وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ

اور ہماری آنکھوں کو بدی اور خیانت سے باز رکھ

وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ

اور ہمارے کانوں کو چغلی اور بے فائدہ باتیں سننے سے محفوظ فرما

وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَآئِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيْحَةِ

ہمارے علماء دین پر زہد و نصیحت فرما۔

وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ

اور ہمارے طالب علموں کو محنت اور رغبت عطا فرما

وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ

اور وعظ سننے والوں کو نصیحت پکڑنے اور پیروی کرنے کی توفیق دے

وَعَلٰى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَآءِ وَالرَّاحَةِ

اور بیمار مسلمانوں کو شفایاب فرما اور آرام دے

وَعَلٰى مَوْتَاهُمْ بِالرَّافَةِ وَالرَّحْمَةِ

اور ان کے مرحومین پر مہربانی و رحمت فرما

وَعَلٰى مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ

اور ہمارے بوڑھوں کو ٹھہراؤ اور تسلی عطا کر

وَعَلٰى الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ

اور ہمارے جوانوں کو توبہ و استغفار کی توفیق دے

وَعَلٰى النِّسَآءِ بِالْحَيَآءِ وَالْعِفَّةِ

اور عورتوں کو حیا پاک دامنی عنایت فرما

وَعَلَى الْاَغْنِيَآءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ

اور ہمارے دولت مندوں کو تواضع اور سخاوت عطا کر دے

وَعَلَى الْفُقَرَآءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ

اور مفلسوں کو صبر و قناعت بخش دے

وَعَلَى الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ

اور غازیوں کو مدد اور غلبہ دے

وَعَلَى الْاُسَرَآءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ

اور قیدیوں کو رہائی اور آرام دے

وَعَلَى الْاُمَرَآءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ

اور حاکم کو انصاف اور نرمی کی توفیق دے

وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْاِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ

اور عوام کو حق شناس اور نیک کردار بنادے۔

وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَالزُّوَّارِ فِى الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ

اور حاجیوں اور زائروں کے زادرہ میں برکت دے

وَاقْضِ مَآاَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

اور ان پر جو حج اور عمرہ تو نے واجب کیا ہے وہ اچھی طرح ادا کردے

بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اپنے فضل اور رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(8) دعائے فرج حضرت حجتؑ

کفعمی نے بلدالامین میں لکھا ہے کہ یہ دعا حضرت حجت القائم علیہ السلام نے ایک شخص کو تعلیم فرمائی جو قید میں تھا اس نے یہ دعا پڑھی تو وہ قید سے رہا ہو گیا، وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اِلٰهِىْ عَظُمَ الْبَلَآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ

میرے معبود مصیبت بڑھ گئی ہے اور چھپی بات کھل گئی

وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَآءُ

اور پردہ فاش ہو گیا اور امید ٹوٹ گئی

وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَ مُنِعَتِ السَّمَآءُ

اور زمین تنگ ہو گئی ہے اور آسمان نے رکاوٹ ڈال دی

وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ اِلَيْكَ الْمُشْتَكىٰ

اور تو ہی مدد کرنے والا ہے اور تجھی سے شکایت ہوسکتی ہے

وَ عَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِيْ الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ

تو ہی سہارا بن سکتا ہے۔ تنگی و آسانی میں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اے معبود رحمت فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

اُوْلِي الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ

جو صاحبان امر ہیں وہی ہیں جن کی اطاعت تو نے ہم لوگوں پر فرض کی

وَعَرَّفْتَنَا بِذَالِكَ مَنْزِلَتَهُمْ

اور اس طرح ہمیں ان کے مرتبہ کی پہچان کرائی ہے

فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَاَ قْرَبُ

پس ان کے صدقے ہمیں آسودگی عطا فرما جلد تر نزدیک تر گویا آنکھ جھپکنے میں یا اس سے قریب تر،

يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَاعَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ

یامحمدؐ یاعلیؑ یاعلیؑ یامحمدؐ

اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَانِ

میری سرپرستی فرمایئے کہ آپ دونوں ہی کافی ہیں میری مدد فرمایئے کہ آپ دونوں ہی میرے مددگار ہیں

يَامَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْث

اے ہمارے صاحب زمان فریاد کو پہنچیں۔ فریاد کو پہنچیں فریاد کو پہنچیں فریاد کو پہنچیں

اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ

میری مدد کریں میری مدد کریں میری مدد کریں اسی وقت لمحے اسی گھڑی

اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ

جلدتر جلدتر جلدتر

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِحَقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے واسطہ ہے محمدؐ کا اوران کی پاک آلؑ کا

(9) تعقیب نماز صبح

یہ دعا بعد از نماز صبح دنیا و آخرت کے لیے متعدد مفادات کی حامل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ

پروردگار! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمدؐ و آل محمدؑ کے واسطہ سے جو تجھ پر ہے۔

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

درود نازل فرما محمدؐ و آل محمدؑ پر۔

وَّاجْعَلِ النُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَالْبَصِيْرَةَ فِيْ دِيْنِيْ

اور (ان کے طفیل) میری آنکھوں میں نور اور مجھے دین میں بصیرت

وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَالْاِخْلَاصَ فِيْ عَمَلِيْ

اور دل میں یقین اور عمل میں اخلاص

وَالسَّلَامَةَ فِيْ نَفْسِيْ وَالسَّعَةَ فِيْ رِزْقِيْ

اور جان کی سلامتی اور رزق وسعت عطا فرما۔

وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ

اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے شکر کی توفیق عطا فرما۔

(10) تعقیب نماز ظهر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوْبِيْ فَاَنْتَ اَعْظَمُ

اے معبود اگر میرے گناہ بڑے ہیں تو تیری ذات سب سے بلند ہے

وَاِنْ كَبُرَ تَفْرِيْطِيْ فَاَنْتَ اَكْبَرُ

اگر میری کوتاہی بڑی ہے تو تیری ذات بزرگ تر ہے

وَاِنْ دَامَ بُخْلِيْ فَاَنْتَ اَجْوَدُ

اور اگر میرا بخل دائمی ہے تو تو زیادہ دینے والا ہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ عَظِيْمَ ذُنُوْبِيْ بِعَظِيْمِ عَفْوِكَ

اے اللہ اپنے عفو عظیم سے میرے گناہ بخش دے

وَكَثِيْرَ تَفْرِيْطِيْ بِظَاهِرِ كَرَمِكَ

اور اپنے لطف وکرم سے میری بہت سی کوتاہیوں کو معاف کر دے

وَاقْمَعْ بُخْلِيْ بِفَضْلِ جُوْدِكَ

اور اپنے فضل وعطا سے میرا بخل دور کر دے

اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ

یا خدایا! ہمارے لیے جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں

(11) تعقیب نماز عصر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ نَفۡسٍ لَا تَشۡبِعُ

اے معبود میں تیری پناہ چاہتا ہوں سیر نہ ہونے والے نفس سے

وَ مِنۡ قَلۡبٍ لَّا یَخۡشَعُ وَ مِنۡ عِلۡمٍ لَّا یَنۡفَعُ

خوف نہ رکھنے والے دل سے نفع نہ دینے والے علم سے

وَ مِنۡ صَلٰوۃٍ لَّا تُرۡفَعُ وَ مِنۡ دُعَآءٍ لَّا یُسۡمَعُ

قبول نہ ہونے والی نماز سے اور نہ سنی جانے والی دعا سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ الۡیُسۡرَ بَعۡدَ الۡعُسۡرِ

اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے مشکل کے بعد آسانی

وَالۡفَرَجَ بَعۡدَ الۡکَرۡبِ وَالرَّخَآءَ بَعۡدَالشِّدَّۃِ

دکھ کے بعد سکھ اور تنگی کے فراخی دے

اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنۡ نِعۡمَۃٍ فَمِنۡکَ

یا خدایا ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ.

تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں

(12) تعقیب نماز مغرب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مُوۡجِبَاتِ رَحۡمَتِکَ

خداوندا ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے وسائل کا

وَعَزَائِمَ مَغۡفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنۡ کُلِّ اِثۡمٍ

تیری طرف یقینی مغفرت کا ہر گناہ سے بچنے کا

وَّالۡغَنِیۡمَةَ مِنۡ کُلِّ بِرٍّوَّالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

ہر اچھائی سے حصہ پانے کا آتش جہنم سے نجات کا

وَ مِنۡ کُلِّ بَلِیَّةٍ وَالۡفَوۡزَ بِالۡجَنَّةِ

بلاؤں سے بچنے کا جنت میں داخل کئے جانے کا

وَالرِّضۡوَانَ فِیۡ دَارِالسَّلَامِ

دارالسلام میں تیری خوشنودی حاصل ہونے کا

وَ جِوَارِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ عَلَیۡھِمُ السَّلَامُ

اورحضرت محمد رسولؐ کی آلؑ کے قرب کا

اَللّٰھُمَّ مَابِنَا مِنۡ نِعۡمَةٍ فَمِنۡکَ

خداوندا ہمارے پاس جو نعمت ہے تیری طرف سے ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡکَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں

(13) تعقیب نماز عشاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِيْ

خداوندا! مجھے اپنی روزی کے مقام کا علم نہیں

وَاِنَّمَا اَطْلُبُهٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِيْ

اور میں اسے اپنے خیال کے تحت ڈھونڈتا ہوں

فَاَجُوْلُ فِيْ طَلَبِهِ الْبُلْدَانِ

پس میں رزق کی تلاش میں شہر و دریا کے چکر کاٹتا ہوں

فَاَنَا فِيْمَآ اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ

اس کی طلب میں سرگرداں ہوں

لَآ اَدْرِيْ فِيْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ

اور میں نہیں جانتا کہ آیا میرا رزق ہوا میں ہے یا پہاڑ میں،

اَمْ فِيْ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَآءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ فِيْ بَحْرٍ

زمین میں ہے یا آسمان میں، بیابان میں ہے یا سمندر میں،

وَعَلٰى يَدَيْ مَنْ وَمِنْ قِبَلِ مَنْ

اور کس کے ہاتھ اور کس کی طرف سے ہے

وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهٗ عِنْدَكَ وَاَسْبَابَهٗ بِيَدِكَ

اور میں جانتا ہوں کہ اس کا علم تیرے پاس ہے اور اس کے اسباب تیرے قبضے میں

وَاَنْتَ الَّذِيْ تُقَسِّمُهٗ بِلُطْفِكَ وَتُسَبِّبُهٗ بِرَحْمَتِكَ

اور تو اپنے کرم سے رزق تقسیم کرتا ہے اپنی رحمت سے اس کے اسباب فراہم کرتا ہے

اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ

خدایا حضرت محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما

وَاجْعَلْ یَارَبِّ رِزْقَکَ لِیْ وَاسِعًا

اور اے پروردگار اپنا رزق میرے لیے وسیع کردے

وَّ مَطْلَبَہٗ سَھْلًا وَمَاخَذَہٗ قَرِیْبًا

اس کا طلب کرنا آسان بنادے اور اس کے ملنے کی جگہ قریب کردے

وَّ لَا تُعَنِّنِیْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِیْ فِیْہِ رِزْقًا

مجھے اس چیز کی طلب کے رنج میں نہ ڈال جس میں تو نے میرا رزق نہیں رکھا

فَاِنَّکَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ

کیونکہ تو مجھے عذاب میں بے نیاز اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ

پس تو جناب محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت فرما

وَجُدْ عَلٰی عَبْدِکَ بِفَضْلِکَ اِنَّکَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ

اور اس ناچیز بندے کو اپنے فضل سے حصہ عطا فرما کہ بڑا فضل کرنے والا ہے

(14) ماہ رمضان میں ہر نماز کے بعد کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَاعَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا غَفُوْرُ یَا رَحِیْمُ

اے بلند ذات اے عظمت کے مالک اے بہت بخشنے والے اے رحم کرنے والے

اَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيْمُ الَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

تو ہی وہ عظیم رب ہے جس کی مثل کوئی چیز نہیں وہ بہت سننے والا بے حد صاحب نظر ہے

وَهٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهٗ وَ كَرَّمْتَهٗ وَ شَرَّفْتَهٗ وَ فَضَّلْتَهٗ عَلَى الشُّهُوْرِ

اور یہ وہ مہینہ ہے جسے تو نے عظمت دی اسے مکرم کیا اسے شرف دیا تو نے ہی اسے تمام مہینوں پر فضیلت دی

وَهُوَالشَّهْرُ الَّذِیْ فَرَضْتَ صِيَامَهٗ عَلَیَّ

اسی مہینے میں مجھ پر روزے واجب کیے

وَ هُوَشَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ

اسی ماہ رمضان میں تو نے قرآن نازل فرمایا

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

جو لوگوں کے لیے ہدایت ۔ اور ہدایت کی واضح دلیلیں اور حق و باطل کا امتیاز ہے

وَجَعَلْتَ فِيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

اسی (مہینے) میں تو نے شب قدر رکھی اور ہزار مہینوں سے بہتر بنایا

فَيَا ذَاالْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ مُنَّ عَلَیَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

پس اے صاحب احسان کہ تجھ پر احسان نہیں کیا جا سکتا مجھ پر احسان فرما جہنم سے میری گردن کو آزاد کر کے

فِيْمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ وَ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةِ

ان لوگوں کے ساتھ (قرار دے) جن پر تو نے احسان کیا اور اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرما

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

درس 7 (حصّہ دوم)

تعقیبات نماز

(1) حضرت محمدؐ اور حضرت امام حسینؑ کی تعلیم کردہ دعا:

مؤلف کہتے ہیں یہ وہی دعا ہے جو حضرت رسول اللہ علیہ والہ وسلم نے بدر اور خندق کی جنگوں کے موقع پر پڑھی اور سید الشہد علیہ السلام نے بھی عاشورہ کے دن پڑھی تھی۔ یہ دعا تعلیم فرمائی جو اہم حاجتوں، سخت مصیبتوں اور غم اندیشوں کو دور کرنے کے لیے ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِحَقِّ يٰسٓ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِيۡمِ
واسطہ یٰس والقرآن الحکیم کا

وَبِحَقِّ طٰهٰ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡعَظِيۡمِ
اور واسطہ طٰہ والقرآن العظیم کا

يَامَنۡ يَّقۡدِرُ عَلٰى حَوَآئِجِ السَّآئِلِيۡنَ
اے وہ جو سوال کرنے والوں کی حاجتوں پر قادر ہے

يَامَنۡ يَّعۡلَمُ مَافِى الضَّمِيۡر
اے وہ کہ دلوں کی باتیں جانتا ہے

يَا مُنَفِّسًاعَنِ الۡمَكۡرُوۡبِيۡنَ
دکھیاروں کے دکھ دور کرتا ہے

يَا مُفَرِّجًا عَنِ الۡمَغۡمُوۡمِيۡنَ
اور غم زدوں کے غم مٹاتا ہے

يَارَاحِمَ الشَّيۡخِ الۡكَبِيۡرِ
اے بوڑھے پر رحم کرنے والے

يَارَازِقَ الطِّفۡلِ الصَّغِيۡرِ
اے چھوٹے بچے کو روزی دینے والے

يَامَنۡ لَّايَحۡتَاجُ اِلَى التَّفۡسِيۡرِ
اے وہ جسے شرح بیان کی ضرورت نہیں

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
رحمت فرما سرکار محمدؐ وال محمدؐ پر

وَّافۡعَلۡ بِىۡ كَذَا وَ كَذَا
اور میری یہ اور یہ حاجات پوری فرما۔

(2) گناھوں کی مغفرت کی دعا

دعائے مغفرت شیخ کفعمی نے مصباح وبلدالامین اور شیخ شہید نے اپنے مجموعہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص رمضان المبارک میں ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے تو خداوندعالم اس کے قیامت تک کے گناہ معاف کردے گا:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ اَدۡخِلۡ عَلٰى اَهۡلِ الۡقُبُوۡرِ السُّرُوۡرَ

اے معبود! قبروں میں دفن شدہ لوگوں کو شادمانی عطا فرما

اَللّٰهُمَّ اَغۡنِ كُلَّ فَقِيۡرٍ

اے معبود! ہر محتاج کو غنی بنادے

اَللّٰهُمَّ اَشۡبِعۡ كُلَّ جَآئِعٍ

اے معبود! ہر بھوکے کو شکم سیر کردے

اَللّٰهُمَّ اكۡسُ كُلَّ عُرۡيَانٍ

اے معبود! ہر ننگے کو لباس پہنادے

اَللّٰهُمَّ اقۡضِ دَيۡنَ كُلِّ مَدِيۡنٍ

معبود! ہر مقروض کا قرض ادا کردے

اَللّٰهُمَّ فَرِّجۡ عَنۡ كُلِّ مَكۡرُوۡبٍ

اے معبود! ہر مصیبت زدہ کو آسودگی عطا فرما

اَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيۡبٍ

اے معبود! ہر مسافر کو وطن واپس لا

اَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ اَسِيۡرٍ

اے معبود! ہر قیدی کو رہائی بخش دے

اَللّٰهُمَّ اَصۡلِحۡ كُلَّ فَاسِدٍ مِّنۡ اُمُوۡرِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ

اے معبود! مسلمانوں کے امور میں ہر بگاڑ کی اصلاح فرمادے

اَللّٰهُمَّ اشۡفِ كُلَّ مَرِيۡضٍ

اے معبود! ہر مریض کو شفا عطا فرما

اَللّٰهُمَّ سُدَّ فَقۡرَنَا بِغِنَاكَ

اے معبود! اپنی ثروت سے ہماری محتاجی ختم کردے

اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْٓءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِکَ

اے معبود! ہماری بدحالی کو خوشحالی میں بدل دے

اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّاالدَّيْنَ وَاَغْنِنَامِنَ الْفَقْرِ

اے معبود! ہمیں اپنے قرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور محتاجی سے بچالے

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

(3) اهل آسمان کی دعا

روایت ہوئی ہے کہ یہ دعائے ابوذر رہے اور جبریل نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ دعا اہل آسمان میں بہت مشہور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ

اے معبود تو مجھے اپنی معرفت عطا کر کہ یقیناً اگر تو نے مجھے اپنی معرفت نہ فرمائی

لَمْ اَعْرِفْ نَبِيَّکَ

تو میں تیرے نبی کو نہ پہچان پاؤں گا

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ

اے معبود مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا کر کہ یقیناً اگر تو ن مجھے اپنے رسول معرفت نہ کرائی

لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ

تو میں تیری حجت کو نہ پہچان پاؤں گا۔

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ

اے معبود مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا کر کہ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی پہچان نہ کرائی

ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ

تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا

(4) دعاء برائے حاجت و وسعت رزق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا سَبَبَ مَنْ لَا سَبَبَ لَہٗ یَاسَبَبَ کُلِّ ذِیْ سَبَبٍ

اے سبب اس شخص کے کہ جس کا کوئی سبب نہیں اے ہر سبب والے کے سبب

یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ بِغَیْرِ سَبَبٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اے جملہ اسباب کے پیدا کرنے والے بلا سبب کے محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما

وَّاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ

اور اپنے حلال کے ذریعے سے اپنے محرمات کے ذریعے سے مجھے باز رکھ

وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَّتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

اور اپنی طاقت کے توسط سے اپنی نافرمانی سے بچالے اور اپنے فضل کے واسطے سے اپنے غیر سے مجھ کو بے پرواہ کردے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا قَوِیُّ یَاغَنِیُّ یَامُلِیُّ یَا وَفِیُّ

اے ہمیشہ زندہ رہنے والے سارے جہان کے سنبھالنے والے اے صاحب قوت اے غنی اے بھرپور نفع پہنچانے والے

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے سب سے زائد رحم کرنے والے مجھ پر رحم کر

(5) دعاء وسعت رزق

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ اِنۡ كَا نَ رِزۡقِیۡ فِی السَّمَآءِ فَاَنۡزِلۡهُ

الٰہی اگر میری روزی آسمان میں ہے تو نازل فرما

وَاِنۡ كَانَ فِی الۡاَرۡضِ فَاَظۡهِرۡهُ وَاِنۡ كَانَ بَعِيۡدًا فَقَرِّبۡهُ

اور اگر زمین کے اندر ہے تو اس کو ظاہر کردے اور اگر دور ہے تو اس کو قریب کردے

وَاِنۡ كَانَ قَرِيۡباً فَاَعۡطِنِيۡهِ وَاِنۡ كَانَ قَدۡ اَعۡطَيۡتَنِيۡهِ فَبَارِکۡ لِیۡ فِيۡهِ

اور اگر قریب ہے تو مجھ کو عطا فرما اور اگر مجھ کو دے چکا ہے تو اس میں میرے لئے برکت عنایت کر

وَجَنِّبۡنِیۡ غَلَبَةَالۡمَعَاصِیۡ وَالرَّوٰی بِرَحۡمَتِکَ يَاَارۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ

اور مجھ کو گناہوں کے غلبہ اور ہلاکت سے بچا اے سب سے زائد رحم کرنے والے

(6)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الۡقُلُوۡبِ وَ الۡاَبۡصَارِ

اے وہ خدا جو دلوں اور آنکھوں کو الٹ پلٹ اور پھیر دینے والا ہے (باطل سے حق کی طرف)

ثَبِّتۡ قَلۡبِیۡ عَلٰی دِيۡنِکَ وَدِيۡنِ نَبِيِّکَ وَوَلِيِّکَ

میرے دل کو اپنے اور اپنے نبی اور ولی کے دین پر ثابت اور باقی رکھ

وَلَاتُزِغۡ قَلۡبِیۡ بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنِیۡ وَهَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَةً

اور میرے دل کو ہدایت کے بعد حق سے نہ پھیر اور مجھ پر اپنی طرف سے رحمت نازل کر

اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَهَابُ وَاَجِرۡنِیۡ مِنَ النَّارِ بِرَحۡمَتِکَ

تو یقیناً بڑا بخشنے والا ہے او مجھ کو جہنم سے بچا

وَاِنْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا فَاجْعَلْنِيْ سَعِيْدًا

اگر میں تیری اصل کتاب میں شقی (بدبخت) ہوں تو مجھ کو سعید (نیک) قرار دے

فَاِنَّكَ تَمْحُوْا مَاتَشَآءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ.

کیونکہ تو جو چاہے مٹاتا اور جو چاہے لکھتا ہے اور لوح محفوظ تیرے قبضے میں ہے

(7)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ

اے میرے اللہ میں موت کے وقت راحت کا سوال کرتا ہوں

وَالْمَغْفِرَةَ بَعْدَالْمَوْتِ وَالْعَفْوَعِنْدَ الْحِسَابِ

اور مرنے کے بعد بخشش کا اور حساب کے وقت معافی کا

(8) حضرت علی علیہ السلام کے تین مناجات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰهِيْ كَفٰى بِيْ عِزًّا اَنْ اَكُوْنَ لَكَ عَبْدًا

میرے معبود میری عزت کے لیے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں

وَّكَفٰى بِيْ فَخْرًا اَنْ تَكُوْنَ لِيْ رَبًّا

اور میرے لیے یہی فخر کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے

اَنْتَ كَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِيْ كَمَا تُحِبُّ

تو ایسا ہے کہ میں چاہتا ہوں پس مجھے ویسا بنا دے جیسا کہ تو چاہتا ہے

(9) دعائے وحدت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهاً وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو واحد ہے اور ہم اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

ہم اپنے دین میں مخلص ہیں اگر چہ یہ بات مشرکین کو ناپسند ہو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمارا اور ہمارے آباؤ اجداد کا رب ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں وہ واحد، واحد، واحد ہے اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اپنے بندے کی نصرت فرمائی،

وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اپنے لشکر کو قوت بخشی تمام جماعتوں کو تنہا شکست دی پس حکمرانی اسی کی ہے اسی کی (سب) تعریف ہے

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

وہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے مارتا اور پھر زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے جس کو موت نہیں سب خیر اس کے پاس ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور وہ ہر شے پر قادر ہے

(10) سفر کرنے کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ o

پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے تابع فرمایا جبکہ ہم اس کے اہل (بھی) نہ تھے

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَo

اور ہم تو اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں

(11) دعائے سجدہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے زید شجام سے فرمایا کہ کشائش رزق کے لیے ہر فریضہ نماز کے سجدے میں یہ کہو:

یَا خَیۡرَ الۡمَسۡئُوۡلِیۡنَ وَ یَاخَیۡرَالۡمُعۡطِیۡنَ

اے بہترین ذات جس سے مانگا جاتا ہے اور اے بہترین عطا کرنے والے

اُرۡزُقۡنِیۡ وَارۡزُقۡ عِیَالِیۡ مِنۡ فَضۡلِکَ فَاِنَّکَ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ

مجھے رزق دے اور میرے عیال کو رزق دے اپنے فضل سے یقیناً تو بڑے فضل کا مالک ہے

(12) دعائے ایمان و عافیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسۡئَلُکَ الۡاَمۡنَ وَالۡاِیۡمَانَ

اے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے امن و ایمان عطا کر

وَالتَّصْدِيْقَ بِنَبِيِّکَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ جَمِيْعِ الْبَلَآءِ

اور یہ میں تیرے نبی کو سچا مانتا ہوں نیز مجھے تمام بلاؤں سے امان دے

وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَالْغِنٰى عَنْ شِرَارِ النَّاسِ.

اور مجھے سلامتی پر شکر اور برے لوگوں سے بے نیازی (کی توفیق عطا فرما)

(14) دعائے نور

سید بن طاوس نے مہج الدعوات میں ایک روایت سلمان سے نقل کی ہے اس کے آخر میں جو بات مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے مجھ کو وہ بات تعلیم کی جو انہوں نے رسول اکرمؐ سے سیکھی تھی اور صبح و شام اس کو پڑھتی تھیں اور فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا میں تم کو کبھی بخار نہ ہو تو اس کی پابندی کرو، اور دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرِ النُّوْرِ

اس اللہ کے نام سے جو نور ہے اس اللہ کے نام سے جو نور کا نور ہے

بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ

اس اللہ کے نام سے جو نور علی نور ہے اس اللہ کے نام سے جو نور کا مدبر ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ

اس اللہ کے نام سے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ النُّوْرِ مِنَ النُّوْرِ

حمد اس خدا کے لیے ہے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا

وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلٰی الطُّورِ فِیْ کِتَابٍ مَسْطُوْرٍ

اورنور کوطور پر اتارا کتاب مسطور توریت میں

فِیْ رِقٍ مَنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَقْدُوْرٍ عَلٰی نَبِیٍّ مَحْبُوْرٍ

کھلے ہوئے صحیفہ میں قدر مقدر کے ساتھ اپنے صالح پیغمبر موسیٰ پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هُوَ بِالْعِزِّ مَذْکُوْرٌ

حمد ہے اس خدا کے لیے جو عزت کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے

وَبِا لْفَخْرِ مَشْهُورٌ وَعَلٰی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْکُور

اورفخر کے ساتھ مشہور ہے اور آرام واضطراب کی حالت میں اس کا شکرادا کیا جاتا ہے

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّا هِرِیْنَ

اوراللہ کا درود ہو ہمارے سردار محمدؐ اوران کی آلؑ پاک پر۔

☆☆☆☆☆

لِیْ خُمْسَةِ اُطْفِیْ بِهَا حر الوباءِ الحاطمه

المصطفیٰ والمرتضیٰ وابنا هما والفاطمه

☆☆☆☆☆

درس 8

نماز شب (تہجد)

جاننا چاہیے کہ شب بیداری اور اس کی فضیلت میں صاحبان عصمت وطہارت علیہم السلام سے بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ شب بیداری مومن کا شرف ہے اور نماز تہجد بدن کی صحت اور دن کے گناہوں کا کفارہ ہے اور وحشت قبر کے دور ہونے کا سبب نیز چہرے کی رونق، بدن میں خوشبو اور روزی میں اضافے کا ذریعہ ہے۔ پس جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ میں نماز تہجد پڑھتا ہوں اور دن کو بھوکا رہ جاتا ہوں کیونکہ نماز تہجد روزی کی ضامن ہے۔

ابن ابی جمہور نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا:
تم میں سے جو بھی شخص رات کو سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے میں تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے "**علیک لیل طویل فارقد**" یعنی رات بہت لمبی ہے سوتے رہو۔ پھر جب وہ شخص بیدار ہوتا ہے اور خدا کو یاد کرتا ہے تو گرہ کھل جاتی ہے جب وضو کرتے ہیں تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے۔ تب وہ اس حال میں صبح کرتا ہے تو اس کی طبیعت بشاش اور پاک وپاکیزہ ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو سستی اور خباثت کے ساتھ صبح کرتا ہے۔ یہ روایت اہل سنت کے علماء نے بھی نقل کی ہے۔ قطب راوندی نے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا:
تین چیزوں کے ساتھ تین چیزوں کی آرزو نہ کرو۔

(1) شکم سیری کے ساتھ شب بیداری کی۔

(2) رات بھر سوتے رہنے کے بعد چہرے کی نورانیت کی۔

(3) فاسقوں کی دوستی میں دنیا کے امن وسکون کی۔

جناب امیر المومنینؑ سے ایک اور روایت ہے کہ جو شخص نماز شب پڑھے تو خدائے بزرگ و برتر وہ اشیاء عطا فرمائے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں۔ اور جب قبر سے باہر نکلے گا تو فرشتے اس کو بہشت کی خوشخبری دیں گے جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ بندۂ مومن کا شرف نمازِ شب کے بجالانے میں ہے اور اس کی عزت خلق سے بے نیازی میں ہے اور یہ کہ یقیناً شب بیداری میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں جو کوئی بندۂ مومن نماز پڑھ کر خدا سے دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ راوی نے عرض کیا یا مولا وہ کون سی ساعت ہے آپ نے فرمایا کہ آدھی رات گزرنے کے بعد جب تک تہائی رات باقی رہے غرض کہ نمازِ شب کی بہت تاکید ہے۔

وقت: نماز شب کا وقت نصف شب سے لے کر صبح کی نماز تک ہے۔

کل گیارہ (11) رکعات :

نماز شب 8 رکعت، نماز شفع 2 رکعت، نماز وتر 1 رکعت۔

نمازشب (8) رکعت دو دو کر کے :

نیت: نماز شب پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں سنت قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ

مختصر طریقه : ہر دو رکعت کے بعد سلام پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورۃ توحید یعنی قل ھواللہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد **قل یاایها الکافرون** پڑھیں باقی چھ (6) رکعتوں میں سورہ الحمد کے بعد جو سورہ چاہیں پڑھیں۔

نماز شفع دو (2) رکعت:

نیت: نماز شفع پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں سنت قربة الی الله دونوں رکعتوں میں سورہ الحمد کے بعد سورۃ توحید یعنی قُلْ ھُوَاللّٰهُ پڑھیں۔ نماز شفع میں قنوت نہیں ہے۔

نماز وتر ایک (1) رکعت ھے :

نیت: نماز وتر پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں سنت قربة الی الله

سورہ الحمد کے بعد سورہ توحید یعنی قل ھواللہ پڑھیں۔ اس میں قنوت پڑھنا مستحب ہے۔

اس کے بعد ستر مرتبہ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبّی وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

پھر سات مرتبہ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ

اس کے بعد تین سو مرتبہ: اَلْعَفْوَا ،اَلْعَفْوَا

پھر زندہ یا مردہ چالیس مومنوں کے لیے اس طرح دعا کریں مثلاً:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلاَنٍ وَ فُلاَنٍ

(فلان کی جگہ چالیس مومنین و مومنات کے نام لیں)

اس کے بعد سات مرتبہ یہ دعا لازمی کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَااِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوْالْجَلاَلِ وَلْاِکْرَامِ

لِجَمِیْعِ ظُلْمِیْ وَجُرْمِیْ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَ اَتُوْبُ اِ لَیْهِ.

پھر رکوع و سجود تشہد و سلام حسب معمول پڑھ کر نماز تمام کریں۔

نوٹ: سورہ کافرون کی جگہ کوئی بھی سورہ پڑھ سکتے ہیں نماز وتر کے قنوت کو بھی مختصر کر سکتے ہیں

(نماز کے بعد تسبیح فاطمۃ الزاھراؑ پڑھیں)

نماز آیات

یہ نماز چاند اور سورج کو گرہن لگنے یا زلزلہ یا سرخ آندھی ،شدید تاریکی ،غیر معمولی آسمانی بجلی اور بادلوں کی گڑگڑاہٹ اور ان تمام حوادث آسمانی سے واجب ہوتی ہے جو عموماً خوف کا باعث ہوں۔ خواہ وہ شخص خود ڈرے یا نہ ڈرے چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز کا وقت گرہن کے شروع ہونے سے بالکل ختم ہونے تک ہے۔

☆ لیکن زیادہ احتیاط یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ وہ ختم ہونا شروع ہو جائے۔

☆ زلزلہ اور دیگر آسمانی حوادث جو خوفناک ہوں ان کی نماز آخری عمر تک ادا کرنے کی نیت سے ہوگی۔

☆ چاند گرہن اور سورج گرہن سے اگر بروقت مطلع ہو گیا ہو۔ اور جان بوجھ کر یا بھول کر نماز نہ پڑھی ہو تو اس کی قضاء بجالانا واجب ہے۔ اگر چہ پورا گرہن نہ ہو۔

☆ لیکن اگر گرہن کے بالکل ختم ہونے تک اسے اطلاع نہ ملے۔ اور اطلاع بعد میں ملے تو اگر پورا گرہن ہو تو قضا بجالانا واجب ہوگی۔ ورنہ قضا نہ ہوگی۔

☆ نماز آیات کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

یہ نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت میں پانچ رکوع، دو قنوت اور دو سجدے اور دوسری رکعت میں پانچ رکوع، تین قنوت اور دو سجدے ہیں۔

تفصیل اس کی یوں ہے کہ اس نماز کی نیت کرے

مثلاً: دو رکعت نماز سورج گرہن پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں واجب **قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ** اور ساتھ ہی تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہیں۔

اس کے بعد سورہ الحمد اور ایک دوسری سورہ جو یاد ہو پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے۔

ذکر رکوع کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر پھر کھڑا ہوا اور سورہ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے۔ اور دعائے قنوت پڑھے اور "اللّٰہ اکبر" کہہ کر دوسرے رکوع میں جائے۔

ذکر رکوع کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر پھر کھڑا ہوا اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ چاہے پڑھے اور "اللّٰہ اکبر" کہہ کر تیسرے رکوع میں جائیں۔

ذکر رکوع کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر کھڑا ہوا اور سورۃ الحمد اور جو سورۃ یاد ہو پڑھے

اور دعائے قنوت پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر چوتھے رکوع میں جائے۔

ذکرِ رکوع کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر پھر کھڑا ہو اور اسی طرح سورۃ الحمد اور دوسری کوئی سورۃ پڑھے۔ پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر پانچواں رکوع کرے۔

ذکرِ رکوع کرنے کے بعد پھر کھڑا ہو اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر سجدے میں جائیں۔ دو سجدے کرنے کے بعد دوسری رکعت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔

اسی طریقے سے دوسری رکعت پانچ رکوعات کے ساتھ بجا لائیں، سجدے، تشہد، اور سلام پڑھ کر نماز ختم کریں۔

اور دوسری رکعت میں پہلے رکوع میں جانے سے قبل،

اور تیسرے رکوع میں جانے سے قبل،

اور پانچویں رکوع میں جانے سے قبل دعائے قنوت پڑھیں۔

اس حساب سے دونوں رکعتوں میں دس رکوع ہو جائیں گے۔

نماز آیات کی یہ صورت دوسری صورتوں سے افضل ہے۔

ایک اور طریقہ سے بھی نماز آیات پڑھنا جائز ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد قل ھو اللہ کے قصد سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہیں اور رکوع کریں پھر سیدھے کھڑا ہو کر "قل ھو اللہ احد" کہہ کر رکوع میں جائیں پھر کھڑے ہو کر "اللہ الصمد" کہیں اور رکوع میں جائیں پھر کھڑے ہو کر "لم یلد و لم یولد" کہیں اور رکوع میں جائیں پھر سیدھے کھڑے ہو کر "ولم یکن لہ کفوا احد" کہیں اور رکوع میں جائیں اور پھر سیدھے کھڑے ہو کر سجدے میں جائیں دونوں سجدے بجا لا کر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں اس طریقے سے دوسری رکعت بجا لائیں اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز ختم کریں۔

نماز نذر وعهد (یعنی مَنَّت اوراقرار کی نمازیں)

اگر کسی کام کے لیے منت مانیں یا اللہ سے عہد واقرار کریں تو مراد پوری ہو جانے پر یہ نماز واجب ہو جاتی ہے۔ اس نماز کو صبح کی نماز کی طرح دو رکعت ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ صیغہ نذر اور صیغہ عہد پڑھا ہو۔ صیغہ نذر اس طرح پڑھے:

اِنَّ شِفَانِیَ اللّٰہُ فَلِلّٰہِ عَلَیَّ اَنْ اُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ

(اگر اللہ نے مجھے شفا دی تو اللہ کے لیے ہے کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں)

صیغہ عہد یوں کہیں مثلاً: عَاهَدْتُ اللّٰہَ مَتٰی اَعْطَانِیَ اللّٰہُ مَالًا فَعَلَیَّ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ

(میں خدا سے اقرار کرتا ہوں کہ جب اللہ مجھے مال دے گا تو میں دو رکعت نماز پڑھوں گا)

پس مال ملنے پر دو رکعتیں نماز عہد کی واجب ہوں گی۔

☆ بہر حال نذر رکھنے اور عہد کرنے والا شخص بالغ عاقل اور خود مختار ہو۔

☆ جس چیز کے لیے منت مانی جائے یا اقرار کیا جائے وہ شرع میں جائز ہو اور وہ ہو بھی سکتی ہو۔

☆ اگر عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان (اردو فارسی وغیرہ) میں کہا جائے تو بھی نماز نذر یا نماز عہد واجب ہوگی۔

☆ نذر و عہد کی مخالفت کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے پے در پے روزے رکھنا یا ساٹھ (60) مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

☆ اس نماز میں وقت اور جگہ کا تعین خود کرنا ہوتا ہے۔ لیکن احتیاط یہ ہے کہ علامت کے ظاہر ہونے یعنی مراد پوری ہونے پر اس نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

☆ اگر کسی نے نذر کی کہ ایک رکعت میں دو رکوع یا ایک سجدہ کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ تو اس کی نذر باطل ہوگی۔ اگر نذر میں رکعتوں کا تعین نہیں کیا گیا بلکہ مطلقاً نذر مانی تو دو رکعت نماز پڑھنا کافی ہوگا۔

نماز قَسم

یہ نماز بھی واجب ہے جبکہ اللہ کے نام کی قسم کھائی جائے جیسے کہیں:

وَاللّٰہِ بِاللّٰہِ اُصَلِّیْ (اللہ کی قسم میں نماز پڑھوں گا)

☆ قسم کھانے والا بالغ عاقل اور خود مختار ہو اور اس فعل پر قادر ہو ورنہ ناجائز اور جھوٹی قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے۔ اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اور اگر یہ بھی اس کی وسعت سے باہر ہو تو دس دن کے روزے رکھنا۔

☆ یہ نماز صبح کی طرح دو رکعت ادا کی جائے۔

☆ حلف وعہد کی مخالفت کا وہی کفارہ ہے۔ جو افطار ماہ رمضان کا کفارہ ہے۔

نماز طواف

یعنی جب حج کرنے کو جائیں تو مقام ابراہیمؑ کے پیچھے یا پہلو میں طواف کرنا اور طواف کی دو رکعتیں پڑھنا حاجی پر واجب ہیں۔

نماز قضاء والدین

ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کی قضاء نمازوں کا پڑھنا بڑے لڑکے پر واجب ہے۔ اگر بغیر کسی شرعی وجہ کے ان کو نہ پڑھے۔ تو گنہگار ہے۔

نماز اجارہ

ازخود واجب کردہ نمازوں میں سے نماز اجارہ ہے جو میت کی نیابت (نائب بننا) میں پڑھی جاتی ہے۔ روزہ، زیارت، تلاوت قرآن بھی اس کے مثل ہیں وارث کسی کو اجرت دے کر ادا کروا سکتا ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے۔ کہ کوئی شخص بغیر اجرت کے اس کی طرف سے ادا کردے لیکن زندہ شخص کی طرف سے کوئی واجب امر دوسرا شخص اجرت لے کر یا بغیر اُجرت کے ادا نہیں کر سکتا سوائے حج کے۔ کہ اگر اس سے کوئی عاجز ہو اور خود نہ بجالا

سکے لیکن استطاعت رکھتا ہو تو وہ اپنا قائم مقام دوسرے کو کر سکتا ہے۔ پس نماز پڑھنے کے لیے جو شخص اجیر کیا جائے۔ ضروری ہے کہ نماز کی شرائط اور اس کے اجزاء وغیرہ سے واقف ہو اور صحیح طریقہ سے بجالانے کا اطمینان ہو۔

نمازوں کے بجالانے میں اپنے آپ کو میت کا قائم مقام قرار دے یا اس قصد سے بجالائے کہ فلاں میت کے ذمہ جو نماز ہے اس کو ادا کرتا ہوں۔

نماز احتیاط

جس نماز میں کمی واقع ہوئی ہو اس کا سلام پڑھنے کے بعد بلا فاصلہ باوضو نیت کرے کہ میں دو رکعت بیٹھ کر یا ایک رکعت کھڑے ہو کر نماز احتیاط پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں فلاں کمی کے واسطے واجب قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ ۔ پھر تکبیر کہہ کر نماز شروع کرے۔

تنبیہ : ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے۔ قنوت نہ پڑھے نماز آہستہ پڑھے تشہد کے بعد مختصر سلام یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ پڑھیں۔ باقی افعال دیگر نمازوں کی طرح بجالائیں۔

نماز قضا

جو واجب نماز اصل وقت پر نہ پڑھی جائے اس کی قضاء واجب ہے سوائے نماز جمعہ و عیدین

تنبیہ: قصر نماز کی قضا بھی قصر ہو گی۔

☆ جو نمازیں بچپن، دیوانگی، بیہوشی یا کفر یا حیض و نفاس میں نہ پڑھی ہوں، ان کی قضاء واجب نہیں۔

نماز جناب رسولؐ خدا

روایت میں ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے اس کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور وہ جو بھی حاجت طلب کرے پوری ہو گی۔

یہ نماز دو رکعت ہے ہر رکعت میں سورۃ الحمد ایک مرتبہ اور سورۃ قدر (اناانزلنا ہ) پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ نماز کے درج زیل مقامات پر بھی پانچ پانچ مرتبہ سورۃ قدر پڑھیں:

(1) رکوع میں پانچ مرتبہ سورۃ قدر

(2) سجدہ اول میں پانچ مرتبہ سورۃ قدر

(3) سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ قدر

(4) پھر سجدہ دوم میں پانچ مرتبہ سورۃ قدر

(5) اور سجدہ دوم سے سر اٹھانے کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ قدر

اسی ترتیب سے دوسری رکعت بجالائیں۔ پھر تشہد اور سلام کے بعد نماز ختم کریں۔

خدا اور بندے کے درمیان حائل ہر گناہ معاف اور ہر حاجت پوری ہو جائے گی

نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھیں:

لَآاِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ رَبُّـنَا وَرَبُّ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهاً وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ .لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْـدَهٗ وَ هَـزَمَ الْاَحْـزَابَ وَحَدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَئٍ قَدِيْرٌ . اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰا تِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَيَّـامُ اسَّـمٰـوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مِـنْ فِيْهِـنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْـحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَاِنْجاذُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْـلَـمْـتُ وَ بِكَ اٰمَـنْـتُ وَ عَـلَيْكَ تَـوَكَّـلْتُ وَ بِكَ خاَ صَمْتُ وَاِلَيْكَ حاَكَمْتُ يَارَبِّ يَارَبِّ يَارَبِّ اِغْفِرْلِىْ مَا قَدَّمْتَ وَ مَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْـلَـنْـتُ اَنْـتَ اِلٰهِىْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اِغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ وَ تُبْ عَلَىَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط

نماز حضرت امیر المومنینؑ

جناب شیخ وسید نے جناب صادق آل محمدؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو چار رکعت نماز امیر المومنینؑ بجالائے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ جس طرح وہ روز پیدائش پاکیزہ تھا۔ اوراس کی تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

یہ نماز چار رکعت ہے جو دودو کر کے پڑھی جاتی ہے۔

نیت: دو رکعت نماز حضرت امیر المومنینؑ پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں سنت **قربة الی الله** ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید پچاس (50) مرتبہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح امیر المومنینؑ پڑھیں اور وہ یہ ہے:

سُبْحَانَ مَنْ لَّا تَبِيْدُ مَعَالِمُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّاتَنْقُصُ خَزَآئِنُهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّا اِضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّايَنْفَدُمَا عِنْدَهٗ سُبْحَانَ مَنْ لَّا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يُشَارِكُ اَحَدًا فِيْ اَمْرِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لاَ اِلٰهَ غَيْرُهٗ

نماز سیدہ جناب فاطمہ زاہراؑ

روایت میں ہے کہ نماز جناب سیدہ فاطمہ الزہراؑ دو رکعت ہے جو جبرائیلؑ نے تعلیم فرمائی تھی۔

نیت: دو رکعت نماز جناب سیدہ فاطمۃ الزہراؑ پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں سنت **قربة الی الله** پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورہ قدر اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سو مرتبہ سورہ توحید پڑھیں اور نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيْفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَازِخِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيْمِ سُبْحَانَ مَنْ لَّبِسَ الْبَهْجَةَ وَ الْجَمَالَ

سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰی بِالنُّوْرِ وَ الْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ یَّرٰی اَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ یَّرٰی وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَآءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَهٰکَذَااَلا هٰکَذَاغَیْرُہٗ

سید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک دوسری روایت کے مطابق مندرجہ بالا دعا کے بعد مشہور تسبیح جناب سیدہؑ (33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ 34 مرتبہ اللہ اکبر) پڑھیں۔ اس کے بعد سو (100) مرتبہ محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوۃ بھیجیں۔

نماز امام زمانہؑ

یہ دو رکعت نماز ہے۔

نیت: دو رکعت نماز امام زمانہؑ پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں سنت قربة الی الله

ہر رکعت میں سورۃ الحمد پڑھتے ہوئے جب "ایاک نعبد و ایاک نستعین" پر پہنچیں تو ان الفاظ کو سو (100) مرتبہ پڑھ کر سورۃ الحمد کو مکمل کریں اس کے بعد سورہ توحید پڑھیں اور نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلَاءُ وَ بَرِحَ الْخَفَآءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ بِمَا وَسِعَتِ السَّمَآءُ وَ اِلَیْکَ یَا رَبَّ الْمُشْتَکٰی وَ عَلَیْکَ الْمُعَوَّلُ فِیْ الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْنَ اَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَ عَجِّلْ اَللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَائِمِهِمْ وَ اَظْهِرْ اِعْزَازَہٗ یَامُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَا مُحَمَّدُ اِكْفِیَانِیْ فَاِ نَّكُمَا كَافِیَایَ یَامُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَا مُحَمَّدُوَانْصُرَانِی فَاِنَّكُمَا نَاصِرَایَ یَامُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَا مُحَمَّدُاِحْفِظَانِیْ فَاِنَّكُمَا حَافِظَایَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ یَامَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ یَامَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِیْ اَدْرِكْنِیْ اَدْرِكْنِیْ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ اَلْاَمَانَ .

نماز هدیۂ والدین (یا مغفرت والدین)

حقیقت یہ ہے کہ والدین کی فرماں برداری واجب اور ان کی رضا مندی اور خوشنودی بہترین اطاعت ہے ان کو ناراض رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔ پس لازم ہے کہ انسان اپنے ماں باپ کے لیے عمل خیر بجا لائے اور ان کی مغفرت اور اعلیٰ درجات کے لیے دعا کرے اور نمازیں پڑھے۔ کم از کم ہر شب جمعہ والدین کے لیے دو رکعت نماز پڑھیں۔

نیت: دو رکعت نماز ہدیہ والدین یا مغفرت والدین پڑھتا ہوں سنت قربة الی الله

پہلی رکعت میں ایک مرتبہ سورہ الحمد اور دس مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَالِوَالِدَیَّ وَلِلْمُئوْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَالِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُئوْمِنًا وَّ لِلْمُئوْمِنِیْنَ وَ الْمُئوْمِنٰتِ

نماز تمام کرنے کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھیں: رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِیْرًا

نماز غفیلہ

حضرت امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز غفیلہ بجالائے اور اپنی حاجت طلب کرے تو خداوند عالم اس کی حاجات پوری کرے گا۔ یہ نماز دو رکعت ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔

نیت: دو رکعت نماز غفیلہ پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں سنت قربة الی الله

ترکیب : پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ الانبیاء کی درج ذیل آیات (نمبر 88,87) پڑھیں:

وَذَاالنُّوْنِ اِذْذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰی فِی

الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْ مِنِیْنَ .

دوسری رکعت میں سوہ الحمد کے بعد سورہ الانعام درج ذیل آیت (نمبر59) پڑھیں:

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَا لْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَاوَلَا حَبَّةٍفِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُبِیْنٍ .

پھر قنوت میں ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَفَاتِحِ الْغَیْبِ الَّتِیْ لَایَعْلَمُهَا اِلَّآ اَنْتَ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ . اس کے بعد دعا مانگے۔

روایت میں ہے کہ جو شخص اس نماز کو بجا لائے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے گا خداوند عالم اسے عطا فرمائے گا۔

نماز حضرت جعفر طیار علیہ السلام

یہ نماز اکسیر اعظم اور کبریت کا حکم رکھتی ہے۔ کثیر و معتبر روایات سے اس کی بے حد فضلیت بیان ہوئی ہے۔ آئمہ معصومینؑ سے منقول ہے۔ کہ جو شخص اس نماز کو بجالائے خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اس نماز کے بجالانے کا افضل وقت روز جمعہ ہے۔

یہ چار رکعت نماز ہے۔ جو دو دو کر کے پڑھی جاتی ہے۔

پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد **سورہ زلزال** دوسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ عادیات تیسری رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورۃ نصر اور چوتھی رکعت میں حمد کے بعد سورۃ توحید پڑھیں۔ نیز ہر رکعت میں قرآن کی قرأت کے بعد پندرہ مرتبہ کہیں:

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ

یہی تسبیحات ہر رکوع میں دس مرتبہ، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ سجدہ اوّل میں دس مرتبہ، سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ، سجدہ دوّم میں دس مرتبہ اور سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دس مرتبہ پڑھیں۔ پس ہر رکعت میں یہ عمل بجالائیں تو یہ کل تین سو(300) تسبیحات ہو جائیں گی۔

شیخ وسیّد نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے۔ کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ امام جعفر صادقؑ نے نماز جعفر طیار پڑھی۔ پھر اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا پڑھنے لگے:

یَارَبِّ یَارَبِّ بقدر ایک سانس (یعنی ایک سانس میں جتنی دفعہ پڑھ سکے)

یَارَبَّاہُ یَارَبَّاہُ بقدر ایک سانس **رَبِّ رَبِّ** بقدر ایک سانس

یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ بقدر ایک سانس **یَاحَیُّ یَاحَیُّ** بقدر ایک سانس

یَارَحِیۡمُ یَارَحِیۡمُ بقدر ایک سانس **یَارَحۡمٰنُ یَارَحۡمٰنُ** سات مرتبہ

یَآاَرۡحَمَ الرَّحِمِیۡنَ سات مرتبہ۔

اور اسکے بعد یہ پڑھا: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَفۡتَتِحُ الۡقَوۡلَ بِحَمۡدِکَ وَاَنۡطِقُ بِالثَّنَآءِ عَلَیۡکَ وَاُمَجِّدُکَ وَلَا غَایَۃَ لِمَدۡحِکَ وَاُثۡنِیۡ عَلَیۡکَ وَمَنۡ یَّبۡلُغُ غَایَۃَ ثَنَآئِکَ وَاَمَدَ مَجۡدِکَ وَاَنّٰی لِخَلِیۡقَتِکَ کُنۡہُ مَعۡرِفَۃِ مَجۡدِکَ وَاَیَّ زَمَنٍ لَّمۡ تَکُنۡ مَّمۡدُوۡحًا بِفَضۡلِکَ مَوۡصُوۡفًا بِمَجۡدِکَ عَوَّادًا عَلَی الۡمُذۡنِبِیۡنَ بِحِلۡمِکَ تَخَلَّفَ سُکَّانُ اَرۡضِکَ عَنۡ طَاعَتِکَ فَکُنۡتَ عَلَیۡھِمۡ عَطُوۡفًا بِجُوۡدِکَ جَوَادًا بِفَضۡلِکَ عَوَّادًا بِکَرَمِکَ یَالَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ الۡمَنَّانُ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ۔**

پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے مفضل جب تمہیں کوئی بڑی اور ضروری حاجت پیش آئے تو نماز جعفر طیار پڑھو۔ اور دعا کے بعد اپنی حاجت طلب کرو۔ تو انشاءاللہ وہ پوری ہو جائے گی

نماز حضرت سلمان فارسیؓ

یہ نماز تیس رکعت دو دو کر کے ماہ رجب کے مبارک مہینے میں پڑھی جاتی ہے۔

طریقہ : دس رکعت ماہ رجب کی پہلی تاریخ کو دو دو کر پڑھیں ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ حمد کے بعد سورۃ توحید اور سورہ قُل یا ایّہا الکٰفرون تین تین مرتبہ پڑھیں اور ہر دو رکعت ختم کرنے کے بعد ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہیں۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْـمُـلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُـمِيْـتُ وَهُـوَ حَـيٌّ لَّايَـمُـوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ

پھر ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملیں۔

نیمہ ماہ رجب یعنی پندرہ تاریخ کو دس رکعت نماز مذکورہ طریقے کی طرح بجالائیں اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کر کے کہیں:

لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا .

پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملیں۔

ماہ رجب کی آخری تاریخ کو اسی طرح دس رکعت نماز بجالائیں۔ اور ہر دو رکعت کے سلام کے بعد یہ دعا پڑھیں:

لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ .

پھر ہاتھوں کو سابقہ طریقے کے مطابق منہ پر ملیں اور اپنی حاجت طلب کریں۔
اس نماز کا پڑھنا بے حد اجر وثواب اور فضیلت رکھتا ہے اور یہ کثیر فوائد پر مشتمل ہے۔

نمازاعرابی

سید ابن طاؤس نے جمال الاسبوع میں شیخ قلعکبری سے نقل کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ زید بن ثابت سے روایت کی ہے کسی دور کے گاؤں سے ایک شخص حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں۔ ہم لوگ دیہات میں رہتے ہیں اور مدینہ سے بہت دور ہیں لہذا ہر جمعہ کو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ لہذا آپ ہمیں کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس کے بجالانے سے ہمیں نماز جمعہ کی فضیلت حاصل ہو جائے اور جب میں اپنے قبیلے میں جاؤں تو ان لوگوں کو بھی بتاؤں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: جب دن چڑھ جائے تو دو رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ سورۂ الناس پڑھیں۔

پھر اٹھ کر آٹھ (8) رکعت نماز بجالائیں مگر چار چار رکعت کر کے اور دوسری رکعت کے بعد تشہد پڑھیں اور چوتھی رکعت کے بعد سلام کہیں۔ پھر دوسری چار رکعت بھی اسی طرح ادا کریں۔ اور ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ نصر اور پچیس (25) مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ جب تشہد اور سلام ہو جائے تو یہ دعا پڑھیں:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَآاِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَآاَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاغْفِرْلِیْ. پھر اپنی حاجت بیان کرو بعد میں ستر مرتبہ کہو:

لَاحَوْ لَ وَلَاقُوَّۃَاِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ.

اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا: قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے جو بھی مومن یا عورت جمعہ کے دن یہ نماز پڑھے تو میں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوں، وہ ابھی اپنی جگہ سے نہ اُٹھا ہوگا کہ اس کے والدین کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے اللہ تعالی اس کو مسلمانوں کے شہروں میں اس دن نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر ثواب عنایت کرے گا۔ اور اسے اس دن کائنات کے تمام روزہ دار نمازیوں کے اجر کے برابر اجر دیا جائے گا اللہ تعالی اس کو وہ کچھ عطا فرمائے گا جسے نہ آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا ہوگا۔

صاحب مفاتیح الجنان کہتے ہیں: شیخ طوسی نے بھی مصباح میں اس کا ذکر کیا ہے لیکن انکی روایت میں مذکورہ دعا موجود نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے فرمایا ہے کہ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو ستر مرتبہ یہ دعا پڑھو:

سُبْحَانِ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِ یْمِ وَلَا حَوْ لَ وَلَا قُوَّ ۃَاِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِّیِ الْعَظِیْمِ.

نماز والدین برائے فرزند

یہ دو رکعت ہے کہ پہلی رکعت میں سُورۂ حمد اور دس مرتبہ:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُوْ مِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَا بُ پڑھے

اور دوسری رکعت میں سوُ رۂ حمد اور دس مرتبہ:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَ الِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤمِنًا وَلِلْمُوْ مِنِیْنَ وَالْمُوْمِنَاتِ

پڑھے اور اسلام دینے کے بعد دس مرتبہ :

رَبِّ ارْ حَمْھُمَا کَمَارَ بَّیَا نِیْ صَغِیْرًا کہے۔

نماز شکر

اس محسن حقیقی کی احسان فراموشی جس کے احسانات ونوازشات کی کوئی حدوانتہا نہیں یقیناً انسان کے لیے سخت تر عذاب کا موجب ہے۔ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِى لَشَدِيْدٌ
(اگر تم میرا شکرادا کروگے تو یقیناً تم پر نعمت کی زیادتی کروں گا۔ اور تم نے کفران نعمت کیا اور ناشکری کی تو یادرکھنا کہ میرا عذاب سخت ہے)

جناب امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب خدا تجھ کو کوئی نعمت عطا فرمائے یا کوئی مصیبت تجھ سے دور کرے تو دو رکعت نماز شکر بجالاؤ۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سُورۃ توحید اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قُلْ يَااَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھو۔ اور پہلی رکعت کے رکوع وسجود میں اَلْحَمْدُلِلّٰهِ شُكْرًاوَّحَمْدًا (ازروے شکر وحمد اللہ ہی سزا اور حمد ثنا ہے) اور دوسری رکعت کے رکوع وسجود میں
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اسْتَجَابَ دُعَائِىْ وَاَعْطَانِىْ مَسْئَلَتِىْ پڑھو۔
تشہد وسلام پڑھ کے نماز ختم کرو۔

نماز مغفرت

جناب صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص دو رکعت نماز اس ترکیب سے بجا لائے کہ ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ساٹھ مرتبہ سورۂ توحید پڑھے تو خداوند عالم اس کے گناہوں کو عفو فرمائے گا۔

نمازتوبہ

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے: يَااَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا
(اے ایمانداروں: خدا کی بارگاہ میں خالص دل سے توبہ کرو)

حضرت امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ توبہ کی چھ شرطیں ہیں:

(1) گزشتہ گناہوں سے نادم ہونا۔

(2) جو واجبات ترک ہو گئے ہوں ان کا دوبارہ بجالانا۔

(3) مظلوموں (یعنی حقوق خدا اور بندوں کے حقوق) کا اپنی گردنوں سے اتارنا۔

(4) جن لوگوں کا قصور کیا ہو۔ یعنی کسی پر ظلم کیا ہو یا کسی کا حق چھینا ہو ان سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا۔

(5) دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔

(6) اپنے نفس کو خدا کی عبادت اور اطاعت میں اس طرح گھلانا جس طرح اسے گناہوں سے پالا ہے اور اسے اطاعت کا اس طرح ذائقہ چکھانا جس طرح کہ اُسے شروع میں مصیبت کا ذائقہ چکھایا ہے۔

لہذا انسان کو لازم ہے کہ جو جس کا حق ہو خواہ حق خدا ہو یا حق انسان۔ اُس کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہوئے خلوص دل سے اس طرح عمل توبہ بجالائے کہ اول غسل توبہ کرے پھر دل سے اس طرح صیغہ توبہ پڑھے:

اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَجَمِیْعَ مَلٰئِکَتِهٖ وَاَنْبِیَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِنِّیْ نَادِمٌ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِیْ وَمُعْتَرِفٌ بِهَا وَاِنِّیْ عَازِمٌ عُنُقِیْ یُطَا لِبُنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ.

اس کے بعد دو رکعت نماز مثل نماز صبح بجالائے۔ نماز سے فارغ ہو کر بہتر ہے کہ دعائے توبہ رجوع قلب سے پڑھے جو فرمودۂ امام زین العابدینؑ اور صحیفہ کاملہ میں درج ہے۔

نماز ھدیہ میت

اسے نماز وحشت بھی کہتے ہیں ۔شب دفن مغرب وعشاء کے درمیان ورنہ آخر شب تک جس وقت ہو سکے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورہ انا انزلنا پڑھے اور سب امور نماز صبح کی طرح ادا کرے۔

نماز ختم کرنے کے بعد کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَا بَھَآاِلٰی قَبْرِ ذَالِکَ الْمِیِّتِ

(فُلانِ بْنِ فُلانٍ) فلاں بن فلاں کی بجائے میت اور اس کے باپ کا نام لے۔

پس حق تعالیٰ اسی وقت ایک ہزار فرشتہ اس قبر پر بھیج دیتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے پاس لباس ہوتا ہے، وہ اس قبر کی میت کو صور پھونکے جانے تک کشادہ کرتے رہیں گے۔ نیز اس نماز پڑھنے والے کو ان تمام چیزوں کی تعداد کے برابر اجر ملتا ہے جن پر سورج طلوع کرتا ہے اور اس کے لیے چالیس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔مولف کہتے ہیں: کفعمی نے بھی یہ نماز اسی کیفیت کے ساتھ ذکر کی ہے۔

اس کے بعد فرمایا ہے کہ میں نے بعض کو دیکھا ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور سورہ توحید دو مرتبہ پڑھے۔

نیز علامہ مجلسیؒ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ مرنے والوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ ان کے ہاتھ اعمال خیر انجام نہیں دے پاتے، وہ صرف اپنی اولاد، رشتہ داروں اور مومن بھائیوں سے آس لگائے ہوئے ہیں اور ان کی نیکیوں کے لیے چشم براہ ہیں پس خاص طور پر نماز تہجد میں فریضہ نمازوں کے بعد اور مقامات مقدسہ کی زیارات کے موقعہ پر ان کے لیے دعا کرنا چاہیے اور والدین کے لیے دوسروں سے کچھ زیادہ دعا کرنا چاہیے۔

نیز ان کے لیے اعمال خیر بجالانا چاہیں۔

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ بہت سی اولادیں ایسی ہوتی ہیں کہ والدین کی موجودگی میں تو ان کی نافرمان ہوتی ہیں۔لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کے لیے اعمال خیر بجالانے کے باعث فرماں بردار بن جاتی ہیں۔اسی طرح بہت اولادیں ایسی ہوتی ہیں جو والدین کی زندگی میں ان کی فرمابردار ہوتی ہیں لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کے اعمال خیر بجا نہ لانے یا کم بجالانے سے نافرمان ہوجاتی ہیں۔اپنے فوت شدہ والدین اور رشتہ داروں کے لیے سب سے بہتر اور عمدہ نیکی یہ ہے کہ ان پر واجب قرضہ ادا کیے جائیں اور انہیں حقوق اللہ اور العباد سے چھٹکارا دلایا جائے اور ان پر حج یا دوسری عبادات کی جو ادائیگی جو واجب تھی وہ ازخود یا اجرت دے کر ادا کرائی جائے۔

صحیح حدیث میاں منقول ہے کہ امام جعفر صادقؑ ہر شب اپنے فرزند کے لیے ہر روز اپنے والدین کے لیے دو رکعت نماز پڑھتے تھے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ کوثر پڑھا کرتے تھے

صحیح سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ ایک میت تنگی و سختی میں ہوتی ہے،لیکن اللہ تعالیٰ اسے آسائش و کشائش عطا کر دیتا ہے، پھر میت سے کہا جاتا ہے کہ تجھے یہ آسانی اس لیے میسر آئی کہ تیرے فلاں مومن بھائی نے تیرے لیے نماز پڑھی ہے۔راوی نے پوچھا کہ آیا ایک نماز میں دو میتوں کو بھی شریک کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں !ایسا کیا جاسکتا ہے پھر فرمایا کہ میت کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ دعا و استغفار کی وجہ سے مسرور ہوتی ہے۔جو اس کے لیے کی جاتی ہے۔جیسے زندہ انسان کو ہدیہ سے خوشی ہوتی ہے۔

نیز فرمایا کہ میت کے لیے نماز،روزہ،حج،صدقات دوسرے جو بھی اعمال خیر اور

دعا کی جائے ان کا ثواب اس پاس قبر میں پہنچ جاتا ہے یہ ثواب میت کے لیے بھی لکھا جاتا ہے اور میت کے لیے اعمال بجالانے والے شخص کے لیے بھی لکھا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں فرماتے ہیں کہ جو بھی مسلمان کسی مرنے والے کے لیے کوئی نیک عمل انجام دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو دگنا کر دیتا ہے اور مرنے والا اس سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص کسی مرنے والے کو ثواب پہنچانے کے لئے کچھ صدقہ کرتا ہے، تو حق تعالیٰ جبرائیلؑ کو حکم دیتا ہے تو وہ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اس کی قبر پر جاتے ہیں جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں نعمت الٰہی کا طبق ہوتا ہے، ہر فرشتہ اس کو اسلام علیک کہتا ہے اور بتاتا ہے کہ اے خدا کے دوست! تمہارے لئے یہ ہدیہ فلاں مومن نے بھیجا ہے۔ پس اس کی قبر منور ہو جاتی ہے اور حق تعالی بہشت میں اسے ایک ہزار شہر عطا فرمائے گا۔ ہزار حوروں سے اس کا ازدواج کرے گا، اسے ہزار پوشاکیں پہنائے گا اور اس کی ہزار حاجات پوری فرمائے گا۔

درس 9

جمعة المبارک

جمعہ کا روز بے حد مبارک ہے۔اس روز غسل کرنا، حجامت بنوانا، ناخن تراشنا، خوشبولگانا، نیا کپڑا پہننا سنت ہے۔نکاح کا یہ خاص دن ہے۔سب کاموں کے لیے مبارک وسعید ہے۔نماز جمعہ کی وجہ سے صبح کے بعد سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز ہے اور اس کے بعد سفر میں مضائقہ نہیں۔استخارہ کا بہتر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک اور اس کے بعد زوال سے عصر تک ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مقربین نازل ہوتے ہیں ۔ چاندی کی تختیاں اور سونے کے قلم لے کر مسجد کے دروازے پرنور کی کرسیاں بچھا کر بیٹھتے ہیں اور ترتیب واران لوگوں کے نام جو مسجد میں آتے ہیں لکھتے جاتے ہیں کہ پہلے کون آیا اور آخر میں کون آیا۔ یہاں تک کہ امام جماعت مسجد سے نکلے جب امام باہر آتا ہے تو وہ اپنے دفتر لپیٹتے ہیں۔ یہ فرشتے سوائے جمعہ کے کسی روز زمین پر نہیں آتے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دو ساعتیں جمعہ کے روز ایسی ہیں جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ایک تو خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جس وقت تک نماز کے لیے صفیں اٹھیں اور دوسری ساعت جمعہ کے آخری روز غروب آفتاب تک۔ روز جمعہ کی طرح شب جمعہ کے بھی بہت فضائل ہیں اس میں بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ایک فرشتے کو خداوند عالم حکم فرماتا ہے کہ آواز دے کہ کوئی سوال کرنے والا ہے! تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کروں۔کوئی توبہ کرنے والا ہے! تاکہ میں اس کی توبہ قبول کروں اور کوئی استغفار کرنے والا ہے تاکہ میں اس کو بخشوں۔

اعمال شب جمعه

اس رات بہترین اعمال محمدؐ وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا اور خدا کی راہ میں صدقہ دینا ہیں۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شب جمعہ و روز جمعہ صدقہ دینا ہزار صدقہ کے برابر ہے اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا ہزار ثواب کے برابر ہے۔ اس رات سورہ بنی اسرائیل، سورہ کہف، سورہ نمل، سورہ الم سجدہ، سورہ یٰسین، سورہ صٓ، سورہ دخان، سورہ واقعہ، کا پڑھنا مستحب ہے اور موجب ثواب عظیم ہے۔

اس شب کی دعائیں بہت ہیں۔ بہترین دعا دعائے کمیل اور دعائے جحب ہے منقول ہے کہ جو شخص شب جمعہ یا شب عید میں اس دعا کو دس مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کے ثواب میں دس لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی، ہزار گناہ محو ہوں گے اور ہزار درجے بلند ہوگے۔

یَآ دَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا ذَا الْوَاهِبِ السَّفِيَّةِ يَابَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ خَيْرَالْوَرٰى سَجِيَّةً فَاغْفِرْلَنَا يَا ذَا الْعُلٰى فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَنَجِّنَا مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ وَاٰفَةٍ وَبَلِيَّةٍ.

شب جمعہ کی مخصوص دعاؤں میں سے ایک یہ دعائے جلیل القدر ہے کہ اس کو ہر شب جمعہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشَاكَ حَتّٰى كَاَنِّيْ اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعَاصِيْكَ وَخِرْلِيْ فِيْ قَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدْرِكَ حَتّٰى لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ

وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ نَفْسِیْ وَمَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْ هُمَا الْوَارِثِیْنَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاَرِنِیْ فِیْهِ قُدْرَتَکَ یَارَبِّ وَاَقِرَّ بِذٰلِکَ عَیْنِیْ.

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی هَوْلِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الدُّنْیَا سَالِمًا وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ اٰمِنًا وَّزَوِّجْنِیْ مِنَ الْحُوْرِالْعِیْنِ وَاکْفِنِیْ مُؤْنَتِیْ وَمُؤْنَةَ عَیَالِیْ وَ مُؤْنَةَالنَّاسِ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَهْلٌ لِذٰلِکَ اَنَا وَ اِنْ تَغْفِرْلِیْ فَاَهْلٌ لِذٰلِکَ اَنْتَ وَکَیْفَ تُعَذِّبُنِیْ یَا سَیِّدِیْ وَحُبُّکَ فِیْ قَلْبِیْ اَمَا وَعِزَّتِکَ لَئِنْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ بِیْ لِنَجْمَعُنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَوْمٍ طَالَ مَاعَادَیْتُهُمْ فِیْکَ.

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ اَوْلِیَائِکَ الطَّاهِرِیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ارْزُقْنَا صِدْقَ الْحَدِیْثِ وَاَدَآءَ الْاَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَی الصَّلَوَاتِ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَحَقُّ خَلْقِکَ اَنْ تَفْعَلَ ذٰلِکَ بِنَا.

اَللّٰهُمَّ افْعَلْهُ بِنَا بِرَحْمَتِکَ.

اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ ظَنِّیْ اِلَیْکَ صَاعِدًا وَلَا تُطْمِئِنَّ فِیَّ عَدُوًّا وَلَاحَاسِدًا وَاحْفَظْنِیْ قَآئِمًا وَقَاعِدًا وَ یَقْظَانَ وَرَاقِدًا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ سَبِیْلَکَ الْاَقْوَمُ وَقِنِیْ

حَرَّ جَهَنَّمَ وَحَرِيْقَ الْمُضْرَمِ وَاحْطُطْ عَنِّى الْمَغْرَمَ وَالْمَاثَمَ وَاجْعَلْنِىْ مِنْ خِيَارِ الْعَالَمِ

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ مِمَّا لَا طَاقَةَ لِىْ بِهٖ وَلَا صَبْرَلِىْ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنے کا بھی بے حد ثواب ہے۔

اعمال روز جمعہ

جمعہ کے روز غسل سنت موکّدہ ہے۔ بنا بر احوط حتی الامکان اسے ترک نہ کرنا چاہیے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روز جمعہ کا غسل پاکیزہ کرنے والا ہے اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ غسل کرتے وقت یہ دعا پڑھیں: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ اور بہترین اعمال محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا ہے۔ افضل یہ ہے کہ اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ۔

بعد نماز عصر یہ دعا سات مرتبہ پڑھنا باعث مغفرت ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِنِ الْاَوْصِيَآءِ الْمَرْضِيِّيْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَعَلٰى اَجْسَادِهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

آخر روز جب کہ نصف آفتاب غروب ہو چکا ہو جو دعا کے قبول ہونے کا وقت ہے یہ کلمات زبان پر جاری کرے: سُبْحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَامَنَّانُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ روز جمعہ سورہ کہف، سورہ اعراف، سورہ ہود، سورہ مومنون، سورہ صافات، سورہ احقاف اور سورہ رحمٰن، کا پڑھنا مستحب ہے۔ اس روز صبح کے وقت نماز جعفر طیارؑ پڑھنے کا بہت اجر وثواب ہے۔ اس روز کی دعائیں بہت ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو۔ تلاوت قرآن کرے اور ادعیہ ماثورہ پڑھے۔

نماز جمعہ

☆ مسلمانوں کے ہفتہ وار اجتماعات میں سے ایک نماز جمعہ ہے۔ یہ دو رکعت ہے۔ اس کا وقت اوّل زوال سے لے کر اس وقت تک ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے اس زمانہ میں نماز جمعہ واجب تخییری ہے یعنی نماز گزار جمعہ کے دن نماز ظہر کی جگہ نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں لیکن جمعہ وظہر دونوں کو قربت کی نیت سے پڑھنا احوط ہے۔ [1]

آقای خمینیؒ نماز جمعہ کی اہمیت کے بارے میں یوں فرماتے ہیں:

''نماز جمعہ اور اس کے دو خطبے، حج اور نماز عید فطر وعید قربان کی طرح مسلمانوں کے عظیم مراسم میں سے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان اس سیاسی عبادت کے فرائض سے غافل ہیں، جبکہ ایک انسان اسلام کے بارے میں ملکی، سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل کے سلسلہ میں معمولی مطالعہ سے سمجھ سکتا ہے کہ اسلام دین سیاست ہے اور جو دین کو سیاست سے جدا جانتا

[1] نماز جمعہ اور نماز ظہر میں سے کسی ایک کے پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کا پڑھنا واجب نہیں (خوئی، خمینی)۔ نماز جمعہ کے بعد احتیاط واجب ہے کہ نماز ظہر پڑھے (گلپایگانی، مرعشی)

ہے وہ ایک ایسا نادان ہے جو نہ دین کو پہچان سکا ہے اور نہ سیاست کو۔“

☆ روز جمعہ نماز جمعہ میں جہر (یعنی حمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا) واجب اور نماز ظہر میں جہر مستحب ہے یہ حکم پیش نماز و فرادیٰ کے لیے مساوی ہے۔

☆ دونوں خطبے نماز سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔ اگر ممکن ہو تو ہر دو خطبہ پڑھتے وقت کھڑا ہونا واجب ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ امام وخطیب ایک ہی شخص ہو۔ ماموین (نمازیوں) پر خطبہ کو سکون واطمینان سے اور کان لگا کر سننا واجب ہے یہ دونوں خطبے دو رکعتوں کا عوض ہیں۔

☆ آٹھ قسم کے لوگوں سے نماز جمعہ ساقط ہے:

۱۔عورت ۲۔غلام ۳۔مسافر ۴۔اندھا

۵۔ضیعف عاجز ۶۔بیمار عاجز ۷۔اپاہج جو چلنے سے لاچار ہو۔

۸۔جس شخص کا مکان جامع مسجد سے دو فرسخ (11 کلومیٹر شرعی) سے زیادہ فاصلہ پر ہو۔

اگر یہ لوگ حاضر ہوں تو پھر جمعہ ان سے ساقط نہ ہوگا البتہ عورت نہیں پڑھ سکتی۔

☆ جمعہ کے روز بعد طلوع صبح سفر کرنا مکروہ اور زوال کے وقت ناجائز ہے۔ البتہ اگر ایسے مقام پر پہنچے جہاں نماز جمعہ ہوتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں نماز جمعہ پڑھے۔

☆ نماز جمعہ جماعت سے پڑھنا اس میں بشمول امام کے سات یا پانچ آدمیوں کا ہونا، نماز سے قبل دو خطبوں کا ہونا، ایک فرسخ (ساڑھے پانچ کلومیٹر شرعی) سے کم میں دو جگہ نماز جمعہ کا نہ ہونا اور نماز جمعہ باجماعت پڑھنا (فرادیٰ پڑھنا صحیح نہیں) یہ سب امور اس نماز کی شرطیں ہیں۔

☆ پہلی رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ جمعہ اور رکوع میں جانے سے قبل یہ قنوت یا کوئی اور دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَبِیْدًا مِّنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ قَامُوْا بِکِتَابِکَ

وَسُنَّةِ نَبِيِّکَ فَاجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ اوردوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعدسورہ المنافقون پڑھےاوررکوع میں جائے اور کھڑا ہوکر دوسرا قنوت پڑھنا بھی سنت ہے۔باقی افعال نماز پنجگانہ کی طرح بجالائے۔

☆ اگرکوئی شخص نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں شریک ہوتوامام جماعت کی اس دوسری رکعت کے ساتھ اپنی پہلی رکعت کو پورا کر کے کھڑا ہو جائے گااوردوسری رکعت فرادیٰ پڑھے۔

☆ جمعہ کے دن بیس رکعت نماز نافلہ ہے۔اس طرح کہ چھ رکعت خوب دھوپ پھیل جانے کے وقت اور چھ رکعت اچھی طرح آفتاب بلند ہو جانے کے وقت اور چھ رکعت زوال سے کچھ قبل اوردورکعت زوال کے بعد پڑھے۔

☆روز جمعہ عصر کی اذان ساقط ہے۔

خطبے پڑھتے وقت امام جمعہ کے فرائض:

۱۔حمدوثنائے الٰہی بجالائے۔

۲۔پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم اورآئمہ اطہار علیہم السلام پر دورد بھیجے۔

۳۔لوگوں کوتقوائے الٰہی اور گناہوں سے دوری کی تاکید کرے۔

۴۔قرآن مجید کے ایک چھوٹے سورہ کو پڑھے۔

۵۔مومن مردوخواتین کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

۶۔مناسب ہے کہ درج ذیل مطالب بھی بیان کرے:

مسلمانوں کی دنیوی واخروی ضرورتیں،دنیا میں پیش آنے والے حالات جومسلمانوں کے نفع ونقصان کے بارے میں ہوں ان سے لوگوں کوآ گاہ کرنا،لوگوں کو سیاسی اوراقتصادی مسائل سے آگاہ کرنا جن کا ان کی آزادی میں عمل اور دخل ہواور دیگر ملتوں اوراقوام سے

برتاؤ کے طریقہ کار کو بیان کرنا، مسلمانوں کو ظالم اور سامراجی حکومتوں کی طرف سے ان کے سیاسی و اقتصادی معاملات میں اپنا الوسیدھا کرنے کے لیے دخل اندازی کے بارے میں آگاہ کرنا۔

نماز جمعہ پڑھنے والوں کا فرض:

۱۔ احتیاط واجب کے طور پر خطبے سننا۔

۲۔ احتیاط مستحب ہے کہ خطبوں کے درمیان باتیں کرنے سے پرہیز کیا جائے اگر باتیں کرنا خطبوں کی افادیت ختم ہونے یا خطبے نہ سننے کا سبب بنے تو باتیں نہ کرنا واجب ہے۔

۳۔ احتیاط مستحب ہے کہ خطبہ سننے والے خطبوں کے دوران امام کی طرف رخ کر کے بیٹھیں اور خطبوں کے دوران فقط اس قدر ادھر ادھر دیکھ سکتے ہیں جتنی کہ نماز کے دوران اجازت ہے۔

نماز کی ترکیب

نیت یوں کرے: نماز جمعہ پڑھتا ہوں واجب قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ ۔

پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے اس نماز میں دو قنوت ہیں۔ ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا دوسری رکعت میں رکوع کے بعد۔

پہلا خطبہ جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَانَ مَوْجُوْدًا قَبْلَ حُدُوْثِ الْاَشْیَآءِ

حمد اللہ ہی کے واسطے ثابت ہے جو موجود تھا تمام اشیاء کے حادث ہونے سے قبل

وَیَبْقٰی بَعْدَ فَنَآءِ الْاَشْیَآءِ تَفَرَّدَ بِالْاَوَّلِیَّةِ وَالْقِدَمِ

اور تمام اشیاء کے فنا ہونے کے بعد باقی رہے گا وہ اول اور قدیم ہونے میں یکتا ہے

وَوَسَمَ کُلَّ شَیْءٍ مَّاعَدَاهُ بِالْفَنَاءِ وَالْعَدَمِ

اور اس نے ہر شے کو جو اس کے سوا ہے فنا اور عدم کے ساتھ نشان کر دیا ہے

کَمَا قَالَ عَزَّ شَانُهٗ : کُلُّ شَیْءٍ هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

جیسا کہ اس اللہ نے شان اس کی بزرگ و برتر ہے فرمایا ہے ہر شے سوائے اس کی ذات کے ہلاک ہونے والی ہے

وَکُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَقَالَ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

اور ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے اور اس نے فرمایا ہے کہ جو زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے

وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

اور ذات تیرے پروردگار کی جو صاحب بزرگی اور عظمت ہے باقی رہے گی

سُبْحَانَ مَنْ لَّایَخْفٰی عَلَیْهِ اخْتِلَافُ النِّیَّاتِ

پاک و منزہ ہے وہ اللہ جس پر اختلاف نیتوں کا پوشیدہ نہیں ہے

وَلَا یَعْذُبُ عَنْهُ مَعَاصِی الْعِبَادِ فِی الْخَلَوَاتِ

اور گناہ بندوں کے اس سے پوشیدہ نہیں ہیں جو انہوں نے خلوتوں میں کیے ہیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِیْ مِنْهُ خِلْقَةُ الْعِبَادِ وَاِلَیْهِ الْمَعَادُ

پاک اور منزہ ہے وہ اللہ کہ جس سے بندوں کی پیدائش ہے اور اس کی طرف بازگشت ہے

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ط وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ط

پس جو ذرہ بھر نیکی کرے گا اس کی جزا دیکھے گا اور جو ذرہ برابر بدعمل کرے گا اس کی سزا دیکھے گا

نَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّاھُوَ الۡمَلِکُ الَّذِیۡ لَایُنَازَعُ فِیۡ مُلۡکِهٖ

ہم شہادت دیتے ہیں کہ خدا سوائے اس کے نہیں ہے وہ ایسا بادشاہ ہے کہ اس کے ملک میں جھگڑا نہیں ہے

وَلَا یُضَآدُّ فِیۡ حُکۡمِهٖ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ بِمَا یَشَآءُ کَیۡفَ یَشَآءُ

اور کوئی اس کے حکم میں ضد کرنے والا نہیں ہیں عذاب کرے گا جس کو چاہے گا جس چیز سے چاہے گا جس طرح چاہے گا

وَیَرۡحَمُ مَنۡ یَشَآءُ بِمَا یَشَآءُ کَیۡفَ یَشَآءُ

اور رحم کرے گا جس پر چاہے گا جس چیز سے چاہے گا

تَعۡذِیۡبُهُ الۡمُسِیۡئِیۡنَ عَدۡلٌ وَّعَفۡوُهٗ تَفَضُّلٌ

عذاب کرنا اس کا بدکاروں پر عدل ہیں اور معاف کرنا اس کا تفضّل ہے

وَنَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُالۡمُرۡسَلِیۡنَ

اور ہم شہادت دیتے ہیں تحقیق محمدؐ رسولوں کے سردار ہیں

وَخَیۡرُ الۡمُبَشِّرِیۡنَ وَالۡمُنۡذِرِیۡنَ

اور بشارت دینے والوں اور ڈرانے والوں میں سب سے بہتر ہیں

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهِ الۡهُدَاةِ الۡمَهۡدِیِّیۡنَ

رحمت اللہ کی ان پر اور ان کی آلؑ پر نازل ہو جو ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں

مَنۡ رَّکِبَ سَفِیۡنَتَهُمۡ نَجَا وَاهۡتَدٰی

جو شخص ان کی کشتی پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور ہدایت پائی

وَمَنۡ تَخَلَّفَ عَنۡهَا ضَلَّ فَغَرِقَ وَهَوٰی

اور جو شخص اس کشتی سے ہٹ گیا گمراہ ہوا اور ڈوب گیا اور گر پڑا

اُوۡصِیۡکُم عِبَادَ اللّٰهِ بِالۡاِعۡتِصَامِ بِالتَّقۡوٰی

اور وصیت کرتا ہوں تم کو اے بندگان خدا ساتھ چنگل مارنے پر ہیزگاری کے

فَاِنَّهٗ حَبۡلٌ مَّتِيۡنٌ وَّعُرۡوَةٌ وُّثۡقٰى

کیونکہ وہ رسی مضبوط ہے اور جائے گرفت استوار ہے

وَبِمُبَادِرَتِكُمُ الۡمُوۡتَ قَبۡلَ حُلُوۡلِهٖ

اور (وصیت کرتا ہوں میں تم کو) پیش قدمی کی موت کی طرف قبل اس کے نازل ہونے کے

وَاِعۡدَادِ الۡعَمَلِ الصَّالِحِ قَبۡلَ نُزُوۡلِهٖ

اور ذخیرہ کرنے عمل خیر کے قبل وارد ہونے اس کے

فَاِنَّهٗ وَارِدٌ وَّاقِعٌ نَّازِلٌ

کیونکہ وہ وارد ہونے والی، واقع ہونے والی، نازل ہونے والی ہے

فَاِنۡ تَفِرُّوۡا مِنۡهُ اَوۡكُنۡتُمۡ فِيۡ بُرُوۡجٍ مُّشَيَّدَةٍ

اگر چہ ان سے بھاگو یا کہ تم مضبوط گنبدوں میں ہو

اَللّٰهُ اَللّٰهُ عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ كُلَّ حَيٍّ فِي الدُّنۡيَا اِلٰى فَنَآءٍ

(ڈرو اللہ سے) بندگان خدا کیونکہ جو دنیا میں زندہ ہے وہ فنا ہونے والا ہے

وَكُلَّ مُدَّةٍ فِيۡهَآ اِلٰى انۡتِهَآءٍ فَوَاهُ عَجَبَاهُ كَيۡفَ هٰذِهِ الۡغَفۡلَةُ

اور ہر امت اس دنیا میں منتہی ہونے والی ہے بڑا تعجب ہے یہ کیسی غفلت ہے

وَاِنَّمَا نَحۡنُ كَرَكۡبٍ وُّقُوۡفٍ مِنۡ اَبۡنَآءِ السَّبِيۡلِ

اور حالانکہ نہیں ہیں ہم مگر مثل اس مسافر ٹھہرے ہوئے سواروں کے

سَيُضۡرَبُ عَلَيۡهِمۡ طَبۡلُ الرَّحِيۡلِ فَيَرۡتَحِلُوۡنَ عَمَّا قَلِيۡلٌ

بجنا چاہتا ہو ان پر نقارہ کوچ کا اور تھوڑی دیر میں وہ سفر کوچ کر جائیں

وَّاَسَفَاهُ اِلٰى مَتٰى تِلۡكَ الرَّقۡدَةُ

افسوس ہے کب تک یہ نیند ہے

وَنَحْنُ فِيْ دَارٍ بِالْبَلَآءِ مَحْفُوْفَةٌ وَّبِالْغَدْرِ مَعْرُوْفَةٌ

درحقیقت ہم ایسے گھر میں ہیں جو بلاؤں سے گھرا ہوا ہے اور عذر کے ساتھ معروف ہے

لَّا يَدُوْمُ اَحْوَالُهَا وَلَا تَسْلَمُ نُزَّالُهَا

اور حالات اس کے ہمیشہ نہیں رہتے اور اترنے والے سلامت نہیں رہتے

اَلْعَيْشُ فِيْهَا مَذْمُوْمٌ وَّالْاَمَانُ فِيْهَا مَعْدُوْمٌ

عیش اس میں مذموم ہے اور امان اس میں معدوم ہے

كَيْفَ لَا تَعْتَبِرُوْنَ وَاِخْوَانُكُمْ قَدْ سَلَكُوْا فِيْ بُطُوْنِ الْبَرْزَخِ سَبِيْلاً

کیسے تم عبرت حاصل نہیں کرتے اور حالانکہ بھائی تمہارے برزخ کے اندر راستہ میں چلے گئے

وَّفُقِدَتْ اَجْسَادُهُمْ وَّعُمِيَتْ اَخْبَارُهُمْ اَمَدًا طَوِيْلاً

اور جسم ان کے گم ہو گئے ہیں اور خبریں ان کی مدت دراز سے منفرد ہو گئی ہیں

جِيْرَانٌ لَّا يَتَآنَسُوْنَ وَاَحِبَّآءُ لَا يَتَزَاوَرُوْنَ

وہ ایسے ہمسائے ہیں کہ باہم انس نہیں کرتے اور ایسے دوست کہ ایک دوسرے کی زیارت نہیں کرتے

وَا غُرْبَتَاهُ مِنْ بَيْتِ وَحْدَتِنَا وَمَنْزِلِ وَحْشَتِنَا

فریاد ہمارے تنہائی کے گھر سے اور وحشت کی منزل سے

وَمَحَطِّ حُفْرَتِنَا وَمَفْرَدِ غُرْبَتِنَا

اور ہماری گڑھے کی منزل سے اور ہماری مسافرت کی تنہائی سے

وَامُصِيْبَتَاهُ مَآ اَسْرَعَ الطَّلَبَ وَاَبْعَدَ السَّفَرَ وَ اَقَلَّ الزَّادَ

وامصیبتاہ کتنی تیز طلب ہے اور کتنی دور کا سفر ہے اور کتنا زادِ راہ کم ہے

وَانَفْسَاهُ اِذَا اَسْلَمَنَا الْاَحِبَّآءُ اِلَى الْمَلَآئِكَةِ الْغِلَاظِ الشِّدَادِ

افسوس ہے نفس سے جبکہ دوستوں نے ہمیں فرشتوں شدید اور درشتوں کو سونپ دیا

وَاحُزُنَاهُ اِذَا انُقَطَعَ ذِكُرُنَا عَنُ خَوَاطِرِالُاَحِبَّآءِ وَلُاَقُرِبَآءِ

کیسا رنج اور اندوہ ہے جس وقت ہماری یاد دوستوں اور غریبوں کے دلوں سے مفقود ہو جائے

وَاَكَلَتِ الدِّيُدَانُ مَحَاسِنَنَا وَتَصَرَّمَتِ الُاَعُضَآءُ

اور بھلی بھلی صورتیں ہماری کیڑے کھا جائیں اور اعضاء ہمارے جدا ہو جائیں

فَلُيَبُكِ الُبَاكُوُنَ قَبُلَ اَنُ لَّا يَنُفَعَ الُبُكَآءُ

پس چاہیے کہ رونے والے قبل اس کے کہ رونا نفع دیوے روئیں

وَلُيَسُتَغُفِرُنَّ عَنِ الُخَطِيَّاتِ الَّتِيُ تَحُوُلُ بَيُنَ الُاُمَّهَاتِ وَالُاٰ بَآءِ

اور اپنی خطاؤں سے ضرور استغفار کریں وہ ایسی خطائیں ہیں جو درمیان امہات اور آباء کے حائل ہو جاتی ہیں

اِنَّ اَحُسَنَ الُحَدِيُثِ وَاَبُلَغَ الُمَوُعِظَةِ كِتَابُ اللّٰهِ

تحقیق خوش ترین حدیث اور بلیغ ترین نصیحت کتاب اللہ ہے۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيُطَانِ الرَّجِيُمِ ط بِسُمِ اللّٰهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيُمِ ط

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ شیطان راندہ شدہ سے۔ شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

وَالُعَصُرِ o اِنَّ الُاِنُسَانَ لَفِيُ خُسُرٍo

قسم ہے زمانہ کی کہ تحقیق انسان گھاٹے میں ہے

اِلَّاالَّذِيُنَ اٰمَنُوُا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

مگر وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور وہ نیک عمل کرتے ہیں

وَتَوَاصَوُا بِالُحَقِّ وَتَوَاصَوُا بِالصَّبُرِط

اور آپس میں ایک دوسرے کو وصیت حق کی کرتے ہیں اور وصیت صبر کی کرتے ہیں

اس خطبہ کے بعد پیش نماز تھوڑی دیر بیٹھ کر تین مرتبہ درود شریف پڑھے پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے

دوسرا خطبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ

حمد اللہ کے واسطے ہے کہ کوئی خدا سوائے اس کے نہیں ہے وہ حلیم و کریم ہے

غَافِرُ الذَّنۡبِ وَقَابِلُ التَّوۡبِ وَھُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ط

بخشنے والا گناہوں کا ہے اور قبول کرنے والا توبہ کا ہے اور وہ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے

سُبۡحَانَ مَنۡ سَبَقَتۡ رَحۡمَتُہٗ غَضَبَہٗ

پاک اور منزہ ہے وہ اللہ جس کی رحمت نے اس کے غضب پر سبقت کی ہے

وَبَسَطَ الۡیَدَیۡنِ بِالرَّحۡمَۃِ ط

اور دونوں ہاتھ رحمت کے کھول دیئے ہیں

سُبۡحَانَ مَنۡ لَّمۡ یُکَلِّفۡ نَفۡسًا اِلَّا دُوۡنَ وُسۡعِھَا

پاک اور منزہ ہے وہ اللہ جس نے کسی نفس کو ایسی تکلیف نہیں دی ہے جو اس نفس کی وسعت سے باہر ہو

وَعَفَا عَنِ السَّیِّآتِ وَلَمۡ یُجَازِ بِھَا

اور بخشا برائیوں کو اور اس کو سزا نہیں دی

سُبۡحَانَ مَنۡ لَا یَزۡدَادُ عَلٰی مَعَاصِی الۡعِبَادِ اِلَّا کَرَمًا وَّ جُوۡدًا

پاک اور منزہ ہے وہ اللہ بندوں کے گناہوں پر زیادتی نہیں کرتا مگر کرم اور جود میں

وَّعَلٰی کَثۡرَۃِ الذُّنُوۡبِ اِلَّا عَفۡوًا وَّ صَفۡحًا

اور کثرت گناہوں پر مگر عفو اور درگزر میں

نَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْعَطُوْفُ عَلٰى الْعِبَادِ بِجُوْدِهٖ

ہم شہادت دیتے ہیں کوئی خدا سوائے اس کے نہیں مگر وہی اللہ جو مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندوں پر اپنی بخشش کے ساتھ

وَالْعَوَّادُ عَلَى الْمُذْ نِبِيْنَ بِحِلْمِهٖ

اور بخشش کرنے والا گناہ گاروں پر اپنے حلم کے ساتھ

وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيَّهٗ وَحَبِيْبَهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ

اور شہادت دیتے ہیں ہم کہ محمدؐ نبی اس کے حبیب اس کے سردار رسولوں کے

وَشَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اور شفاعت کرنے والے گناہ گاروں کے ہیں ان کو اس نے رحمتہ للعالمین مبعوث کیا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ الدَّاعِيْنَ اِلٰى سَبِيْلِ اللّٰهِ

رحمت اللہ کی نازل ہو ان پر اور ان کی آل پر جو دعوت کرنے والے اللہ کے راستے کی طرف

بِالْحِكْمَةِ وَالْمُوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ قَادَةِالْاُمَمِ وَاَوْلِيَآءِ النِّعَمِ وَمَعْدِنِ الرَّحْمَةِ

حکمت اور اچھی نصیحتوں کے ساتھ ہیں امیر امتوں کے متصرف نعمتوں کے کان رحمت کے ہیں

اُوْصِيْكُمْ عِبَادَاللّٰهِ بِالتَّوْبَةِ

وصیت کرتا ہوں میں تم کو اے بندو اللہ کے توبہ کی

عَمَّاسَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَالْاِنَابَةِ عَنِ الْاَوْزَارِالَّتِىْ اَثْقَلَتْ ظُهُوْرَكُمْ

ان گناہوں سے جو تم پہلے کر چکے ہو اور بازگشت کی ان گناہوں سے جنہوں نے تمہاری پیٹھوں کو بوجھل کر دیا ہے

فَاِنَّهٗ تَعَالٰى كَرِيْمٌ بِكُمْ رَءُوْفٌ عَلَيْكُمْ

کیونکہ اللہ کرم کرنے والا ہے تم پر اور مہربانی کرنے والا ہے تم پر

يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَ يَعْفُوْا عَنِ الْكَثِيْرِ

تھوڑے عمل کو قبول کرتا ہے اور بہت سے گناہوں کو معاف کرتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط

اللہ تعالی نے فرمایا ہے فرمانا اس کا سچ ہے توبہ کرو اللہ کی طرف توبہ سچی

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

قریب ہے کہ تمہارا رب تم سے تمہاری بدیوں کو چھپا دے

وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

وَقَالَ قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ

اور اس نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ میرے بندوں سے جنہوں نے اپنے نفسوں پر اسراف کیا ہے

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط

کہہ دو اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو تحقیق اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط

کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے

اَلَا قَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ فِىْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَحَبِيْبِهٖ

آگاہ ہو تحقیق اللہ نے اپنی کتاب محکم میں درود بھیجنے کا اپنے نبی پر اور اپنے حبیب پر حکم دیا ہے

فَقَالَ تَعْلِيْمًا لَّكُمْ وَتَشْرِيْفًا لِّصَفِيِّهٖ

پس اس نے تمہارے سکھانے اور اپنے برگزیدہ کا شرف ظاہر کرنے کے لئے فرمایا ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

کہ تحقیق اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط

اے جو لوگوں ایمان لائے ہو درود بھیجو تم اس پر اور قبول کرو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْ نِبِیْنَ نَبِیِّنَامُحَمَّدٍ
اے پروردگارمیرے درودؔ بھیج سردار رسولوں پراورشفاعت کرنے والے گنہگاروں کے ہمارے نبی پر
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَعَلٰی اِمَامِ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّالْمُحَجَّلِیْنَ
درود اللہ کا نازل ہوان پراوران کی آل پر اور پیشوامسلمانوں اورامیر روشن پیشانی وہاتھوں والوں کے
اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ پر درود اللہ کا نازل ہو ان پر اوران کی آل پر
وَعَلٰی سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ وَبَضْعَۃِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ سَیِّدَ تِنَا
اورسردارعورتوں پرتمام عالم کی اور پارۂ جگر خاتم النبین سیدہ ہماری
فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھَا
فاطمہؑ رسول اللہ کی بیٹی پردرود اللہ کا نازل ہوان پر
وَعَلَی الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی وَالْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ بِکَرْبَلآءَ
اورحسنؑ برگزیدہ پر اورحسینؑ شہید کربلا
وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
اورعلیؑ بن حسینؑ اورمحمدؑ بن علیؑ اورجعفرؑ بن محمدؑ
وَّمُوْسٰی بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ
اورموسیٰؑ بن جعفرؑ اورعلیؑ بن موسیٰؑ اورمحمدؑ بن علیؑ
وَّعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
اورعلیؑ بن محمدؑ اورحسنؑ بن علیؑ ان پردرود وسلام نازل ہو۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَوْلَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ
اے پروردگارہمارے رحمت بھیج ہمارے سردارصاحب زمانؑ

مَاحِیُ اٰثَارِالْبِدَعِ وَالطُّغْیَانِ هَادِمِ بِنُیَةِ الشِّرْکِ وَالنِّفَاقِ

مٹانے والے نشانیوں بدعتوں اور معاصی کی اور کفر ڈھانے والے بناؤ شرک اور نفاق کی

حَاصِدِ فُرُوْعِ الْبَغْیِ وَالشِّقَاقِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ

قطع کرنے والے شاخوں نافرمانی اور دشمنی کی پر درودوسلام اللہ کا نازل ہوان پر

وَعَلٰٓی اٰبَآئِهِ الْکِرَامِ مَااتَّصَلَتِ اللَّیَالِیُ وَالْاَیَّامُ

اوران کے آبائے کرام پر جب تک رات اور دن متصل ہو

اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهٗ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهٗ

اے پروردگار ہمارے دور کر ان کے اندوہ اوران کے کشائش میں جلدی کر

وَاکْحُلْ نَاظِرَنَا بِنَظْرَةٍ مِّنَّا اِلَیْهِ

اوران کے ظہور کو کامل اور ہماری آنکھوں میں ان کے دیدار کا سرمہ لگا

وَاجْعَلْنَامِنَ الْمُسْتَشْهَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ

اور ہم کوان کے سامنے شہید ہونے والوں میں کر

وَتَفَضَّلْ عَلٰی اُمَرَآئِنَا الْمُوْمِنِیْنَ بِمَزِیْدِ التَّوفِیْقَاتِ

ہمارے مومن امیروں پر زیادتی توفیقات

وَازْدِیَادِ الْاِقْبَالِ وَعُلُوِّالدَّرَجَاتِ

اورزیادتی اقبال اور برتری درجوں کی ساتھ فضل کے

اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ اَهْلُهٗ

اے پروردگار ہمارے وہ کر ساتھ ہمارے جس کا تو سزاوار ہے اوروہ نہ کر ہمارے ساتھ جس کے لائق ہم ہیں

بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْمَعْصُوْمِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ

بواسطہ منزلت محمدؐ وآل معصومینؑ کے رحمت اللہ کی ان سب پر نازل ہو

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّذَّکَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّکْرٰی ط

اے پرودگار ہمارے ہمیں ان لوگوں سے کر جو یاد کرتے ہیں اور یاد کرنا اس کو نفع دیتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ یَامُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ط وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی

تحقیق اللہ عدل اور احسان کا اور قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے

وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

اور گناہوں اور بری باتوں اور زشت کاریوں اور نافرمانیوں سے منع کرتا ہے

یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ط

وعظ کرتا ہے وہ تم کو تاکہ نصیحت پکڑو۔

سورہ جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے

الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ o

جو (حقیقی) بادشاہ پاک ذات غالب حکمت والا ہے۔

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ

وہی تو ہے جس نے مکہ والوں میں ان ہی کا ایک رسول (محمدؐ) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے ہیں

وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ

اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتے ہیں

وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ o

اگر چہ اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے تھے)

وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ط وَهُوَالۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُo

اوران میں سے ان لوگوں کی طرف بھی (بھیجا) جو ابھی تک ان سے ملحق نہیں ہوئے اور وہ تو غالب حکمت والا ہے

ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ o

یہ خدا کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور خدا تو بڑے فضل (وکرم) کا مالک ہے

مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُواالتَّوۡرٰةَ

مثل ان لوگوں کی جن (کے سروں) پر توریت لدوائی گئی

ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡهَا كَمَثَلِ الۡحِمَارِیَحۡمِلُ اَسۡفَارًاط

پھر انہوں نے اس (کے بار) کو نہ اٹھایا (ان کی مثل) گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں

بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ط

جن لوگوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بھی کیا بری مثال ہے

وَاللّٰهُ لَایَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ o

اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا

قُلۡ یٰۤاَیُّهَاالَّذِیۡنَ هَادُوۡآ اِنۡ زَعَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ اَوۡلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنۡ دُوۡنِ النَّاسِ

(اے رسولؐ تم) کہہ دو اے یہودیوں اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو اور لوگ نہیں

فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ o

تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔

وَلَایَتَمَنَّوۡنَهٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡهِمۡ ط وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ بِالظّٰلِمِیۡنَ o

اور یہ لوگ ان اعمال کے سبب جو یہ پہلے کر چکے ہیں کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے اور خدا تو ظالموں کو جانتا ہے

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو موت جس سے تم لوگ بھاگتے ہو

فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ

وہ تو ضرور تمہارے سامنے آئے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے (خدا) کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔

فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ٥

پس جو کچھ بھی تم کرتے تھے وہ تمہیں بتا دے گا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ

اے ایماندارو جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ٥

تو خدا کی (یاد) نماز کی طرف دوڑ پڑو اور (خرید و) فروخت چھوڑ دو اگر تم سمجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں (جہاں چاہو) جاؤ اور خدا کے فضل سے (اپنی روزی کی) تلاش کرو

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥

اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تم دلی مرادیں پاؤ۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ط

اور (ان کی حالت تو یہ ہے) جب یہ لوگ سودا بکتا اور تماشا ہوتا دیکھیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑیں اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیں۔

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ط

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے

وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ٥

اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

سورۃ المنافقون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا جَآءَ کَ الۡمُنٰفِقُوۡنُ

(اے رسول) جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں

قَالُوۡا نَشۡهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُ اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُهٗؕ

تو کہتے ہیں کہ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ آپ یقیناً خدا کے رسول ہیں اور خدا بھی جانتا ہے کہ آپ یقینی اس کے رسول ہو۔

وَاللّٰہُ یَشۡهَدُ اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَکٰذِبُوۡنَ ۝

مگر خدا ظاہر کیے دیتا ہے کہ یہ لوگ (اپنے اعتقاد کے لحاظ سے) ضرور جھوٹے ہیں۔

اِتَّخَذُوۡآ اَیۡمَانَهُمۡ جُنَّةً فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ

ان لوگوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے تو (اسی کے ذریعہ سے) لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔

اِنَّهُمۡ سَآءَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝

بے شک یہ لوگ جو کام کرتے ہیں برے ہیں۔

ذٰلِکَ بِاَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا فَطُبِعَ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا یَفۡقَهُوۡنَ ۝

یہ اس سبب سے کہ (ظاہر میں) ایمان لائے پھر کافر ہو گئے تو ان کے دلوں پر (گویا) مہر لگا دی گئی ہے تو اب یہ سمجھتے ہی نہیں

وَاِذَا رَاَیۡتَهُمۡ تُعۡجِبُکَ اَجۡسَامُهُمۡ ؕ

اور جب تم ان کو دیکھو گے تو (تناسب اعضا کی وجہ سے) ان کا قد و قامت تمہیں بہت اچھا معلوم ہوگا۔

وَاِنۡ یَّقُوۡلُوۡا تَسۡمَعۡ لِقَوۡلِهِمۡؕ

اور اگر گفتگو کریں گے تو ایسی کہ تم توجہ سے سنو (مگر عقل سے خالی)

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ط يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط

گویا دیواروں سے لگائی ہوئی بے کار لکڑیاں ہیں ہر چیخ کی آواز کو سمجھتے ہیں کہ ان پر ہی آپڑی۔

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ز اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ o

یہ لوگ (تمہارے) دشمن ہیں تم ان سے بچے رہو، خدا انہیں مار ڈالے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْلَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے واسطے مغفرت کی دعا کریں

لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ o

تو وہ لوگ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ تکبر ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَاللّٰهُ لَهُمْ ط

تم ان کی مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو ان کے حق میں برابر ہے۔ کیونکہ خدا تو انہیں ہرگز بخشے گا نہیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ o

خدا تو ہرگز بدکاروں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَاتُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

یہ وہی لوگ تو ہیں جو (انصار سے) کہتے ہیں کہ جو (مہاجرین) رسول خدا کے پاس رہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو

حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ط وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یہاں تک کہ یہ خود تتر بتر ہو جائیں حالانکہ سارے آسمان اور زمین کے خزانے خدا ہی کے پاس ہیں

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَايَفْقَهُوْنَ o

مگر منافقین نہیں سمجھتے۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّمِنْهَا الْاَذَلَّ ط

یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو عزّت دار لوگ (خود) ذلیل (رسولؐ) کو ضرور باہر کر دیں گے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ ٥

حالانکہ عزت تو خاص خدا اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے لیے ہے مگر منافقین نہیں جانتے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ج

اے ایماندارو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کرے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ٥

اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّارَزَقْنٰكُمْ

اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کر ڈالو

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اس کی نوبت نہ آئے کہ)

فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ لا

کہنے لگے کہ پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ٥

تا کہ خیرات کرتا اور نیکو کاروں سے ہو جاتا۔

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ط

اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو خدا اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ٥

اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

درس 10

نمازعید الفطر

عید کی نماز غیبت امام زماں علیہ السلام کے زمانہ میں سنّت ہے اور اس کا وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے۔فرادیٰ اور جماعت کے ساتھ دونوں طرح سے پڑھی جاسکتی ہے اس نماز کی دو رکعتیں ہیں۔نیت یوں کرے: نماز عید الفطر پڑھتا ہوں سنت قربۃ الی اللہ، پس تکبیرۃ الاحرام کہے اور رکعت اوّل میں سورہ الحمد کے بعد سورہ اعلی پڑھے اور یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحِ اسۡمِ رَبِّکَ الۡاَعۡلَی‌o الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی o

(اے رسولؐ) اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو جس نے (ہر چیز) کو پیدا کیا اور درست کیا

وَالَّذِیۡ قَدَّرَ فَهَدٰیo وَالَّذِیۡ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی o

جس نے (اس کا) اندازہ مقرر کیا پھر راہ بتائی اور جس نے (حیوانات کے لیے) چارا اگایا

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰیo سَنُقۡرِئُکَ فَلَا تَنۡسٰۤیo

پھر اسے خشک سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا ہم تمہیں (ایسا) پڑھاویں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰیo

مگر جو خدا چاہے (منسوخ کر دے) بے شک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپے ہوئے کو بھی

وَنُيَسِّرُکَ لِلۡيُسۡرٰی‌o فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰی o

اور ہم تم کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے تو جہاں تک سمجھانا مفید ہو سمجھاتے رہو

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَ شْقَى ۝

جوخوف رکھتا ہووہ تو فوری سمجھ جائے گا اور بد بخت اس سے پہلوتہی کرے گا

الَّذِیْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝

جو (قیامت میں) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا

ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝

پھر نہ وہاں مرے ہی گا نہ جیے گا وہ یقیناً مرادد لی کو پہنچا جو (شرک سے) پاک ہوا

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝

اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا اور نماز پڑھتا رہا

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝

مگر تم لوگ تو دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝

بے شک یہی بات اگلے صحیفوں ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی ہے

پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور یہ قنوت پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ

اے خدا اے قابل بزرگی وعظمت اور اے سزاوار بخشش و جبروت

وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ

اور اے سزاوار معافی ورحمت اور اے سزاوار تقوی و مغفرت

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس دن کے حق کا واسطہ دے کر جس کو تو نے مسلمانوں کے لیے عید مقرر کیا

وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ ذُخۡرًا وَّشَرَفًا وَكَرَامَةً وَمَزِيۡدًا

اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے ذخیرہ اور شرف اور کرامت اور زیادتی بنایا ہے

اَنۡ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنۡ تُدۡخِلَنِيۡ فِيۡ كُلِّ خَيۡرٍ

کہ تو محمدؐ اور آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما اور مجھ کو ہر ایک نیکی میں داخل کر

اَدۡخَلۡتَ فِيۡهِ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ

جس میں محمدؐ اور آل محمدؑ کو داخل کیا

وَاَنۡ تُخۡرِجَنِيۡ مِنۡ كُلِّ سُوۡءٍ اَخۡرَجۡتَ مِنۡهُ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ

اور نکال دے مجھ کو ہر ایک اس برائی سے جس سے محمدؐ اور آل محمدؑ کو نکالا ہے

صَلَوٰتُكَ عَلَيۡهِ وَعَلَيۡهِمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ط

تیری رحمت ہو اس پر اور ان سب پر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ خَيۡرَمَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوۡنَ

اے خدا میں تجھ سے وہ بہترین چیز چاہتا ہوں جس کی بابت تیرے نیک بندوں نے تجھ سے سوال کیا

وَاَعُوۡذُ بِكَ مِمَّااسۡتَعَاذَ مِنۡهُ عِبَادُكَ الۡمُخۡلِصُوۡنَ

اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز سے جس سے تیرے مخلص بندوں نے پناہ چاہی۔

پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور یہی دعائے قنوت پڑھے، اسی طرح پانچ دفعہ تکبیر اور قنوت پڑھے گا، پھر رکوع وسجود بجالائے اور کھڑا ہو کر دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ الشّمس پڑھے اور وہ یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا o وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا o

سورج کی قسم اوراس کی روشنی کی اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے

وَالنَّهَارِ اِذَاجَلّٰهَا o وَاللَّيۡلِ اِذَايَغۡشٰهَا o

اوردن کی جب اسے چمکاوے اوررات کی جب اسے ڈھانک لے

وَا لسَّمَآءِ وَمَابَنٰهَا o وَالۡاَرۡضِ وَمَاطَحٰهَا o

اورآسمان کی جس نے اسے بنایا ہے اورزمین کی جس نے اسے بچھایا

وَنَفۡسٍ وَّمَاسَوّٰهَا o فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَاوَتَقۡوٰهَا o

اورجان کی اورجس نے اسے درست کیا پھراس کی بدکاری اورپرہیزگاری کو اسے سمجھادیا

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰهَا o وَقَدۡخَابَ مَنۡ دَسّٰهَا o

(قسم ہے) جس نے اس (جان کو گناہ سے) پاک رکھا وہ تو کامیاب ہوا اورجس نے اسے (گناہ کر کے) دبادیا وہ نامراد رہا

كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰهَآ o اِذِانۡبَعَثَ اَشۡقٰهَا o

قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے (صالح پیغمبر کو) جھٹلادیا جب ان میں ایک بڑا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا

فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا o

تو خدا کے رسول (صالحؑ) نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اوراس کے پانی پینے (سے تعرض نہ کرنا)

فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا

مگران لوگوں نے پیغمبرؑ کو جھٹلایا اوراس کی کونچیں کاٹ ڈالیں

فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰهَا o

تو خدا نے ان کے گناہوں کے سبب ان پر عذاب نازل کیا پھر (ہلاک کر کے برابر کردیا)

وَلَا يَخَافُ عُقۡبٰهَا o

اوراس کو ان کے بدلے کا کوئی خوف تو ہے نہیں۔

پھر تکبیر اور قنوت مثل سابق چار دفعہ پڑھے۔ بعد ازاں رکوع وسجود وتشہد وسلام بجالائیں۔ اس نماز میں سورہ اعلیٰ اور سورہ الشمّس کے علاوہ دوسری سورتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور اسی طرح قنوت بھی جو یاد ہو پڑھ سکتے ہیں۔ نماز ختم ہونے کے بعد پیش نماز کھڑا ہو کر دو خطبے پڑھے نمازی ان خطبوں کو سنیں:

پہلا خطبہ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَااِلٰهَ اِلَّا للّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا اور اللہ بزرگ تر ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَاهَدَانَا

خدا ہی کے لیے حمد ہے۔ خدا بزرگ تر ہے اس پر کہ ہم کو ہدایت کی

وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَآاَوْلنَا

اور اسی کے لیے شکر اور اس پر کہ ہم کو نعمتیں دیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِدِ يْنِهِ الَّذِی ارْتَضَاهُ

حمد سزاوار ہے اس خدا کے لیے جس نے ہم کو اپنے اس دین کی طرف ہدایت کی جس کو اس نے پسند کیا

وَسَبِيْلِهِ الَّذِیْ اصْطَفَاهُ

اور اپنے اس راہ کی طرف (ہدایت کی) جس کو اس نے برگزیدہ کیا

وَنَصَرَنَا لِمَايُوْجِبُ الزُّلْفَةَ لَدَيْهِ وَالْوُصُوْلَ اِلَيْهِ

اور ہماری مدد کی اس چیز کے لیے جواس کی نزدیکی اوراس کے پاس پہنچنے کی موجب ہے

فَاَمَرَنَابِصِيَامِ شَهْرِرَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلَ فِيْهِ الْقُرْآنَ

پس اس نے ہم کو ماہ رمضان کے روزوں کا حکم دیا جس میں قرآن نازل کیا

وَجَعَلَ فِيْهِ لَيْلَةَالْقَدْرِالَّتِیْ هِیَ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

اور جس میں شب قدر قرار دی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے

وَهُوَ شَهْرُاللّٰهِ وَسَيِّدُ الشُّهُوْرِ وَشَهْرُالتَّوْبَةِ وَشَهْرُالْمَغْفِرَةِ

اور وہ خدا کا مہینہ ہے اور تمام مہینوں کا سردار اور توبہ کا مہینہ اور مغفرت کا مہینہ ہے

فَصُمْنَا نَهَارَهٗ وَقُمْنَا لَيْلَهٗ عَلٰی تَقْصِيْرٍ

پس ہم نے اس کے دن کو روزہ رکھا اور اس کی رات کو تھوڑا قیام کیا

وَاَدَّيْنَا فِيْهِ مِنْ حَقِّهٖ قَلِيْلًا مِّنْ قَصِيْرٍ

اور اس میں اس کے حق سے بہت ہی کم ادا کیا

حَتّٰی فَارَقَنَاعِنْدَ تَمَامِ وَقْتِهٖ وَانْقِطَاعِ مُدَّتِهٖ

یہاں تک کہ وہ اپنا وقت ختم کر کے اور اپنی مدت پوری کر کے ہم سے جدا ہوا

فَنَحْنُ مُوَدِّعُوْهُ وَدَاعَ مَنْ عَزَّفِرَاقُهٗ عَلَيْنَا

پس ہم اس کو اس شخص کی طرح وداع کرتے ہیں جس کا فراق ہم کو ناگوار ہوا ہے

وَاَوْحَشَنَااِنْصِرَافُهٗ عَنَّا

اور اس کی جدائی نے ہم کو وحشت میں ڈالا ہے

قَآئِلُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاشَهْرَاللّٰهِ الْاَكْبَرَ وَيَاعِيْدَ اَوْلِيَائِهِ الْاَعْظَمَ

کہنے والے ہیں سلام ہو تجھ پر اے خدا کے بزرگ تر مہینے اور اس کے دوستوں کی بزرگ تر عید

اَللّٰھُمَّ فَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِکَ وَاعْمُمْنَا بِعَافِیَتِکَ

اے خدا پس ہم پر اپنی رحمت سے کرم کر اور اپنی عافیت کو ہمارے لیے عام کر

اَلَا اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ عِیْدًا وَجَعَلَکُمْ لَہُ اَھْلًا

آگاہ ہو کہ یہ وہ دن ہے جس کو خدا نے ہمارے لیے عید قرار دیا ہے اور تم کو اس کے لیے اہل بنایا ہے

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَکَبِّرُوْہُ وَسَبِّحُوْہُ

پس تم خدا کا ذکر کرو وہ تمھارا ذکر کرے گا اور اس کی بڑائی بیان کرو اور اس کی تسبیح کرو

وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ اَدُّوْا فِطْرَتَکُمْ

اور اس سے دعا کرو وہ تم سے قبول کرے گا اور اپنا فطرہ ادا کرو

فَاِنَّھَا سُنَّۃُ نَبِیِّکُمْ فَاَخْرِجُوْا مِنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ عِیَالِکُمْ صَاعًا

کیونکہ وہ تمہارے نبی کی سنت ہے پس اپنے عیال کے ہر شخص کی طرف سے ایک صاع

مِّنْ بُرٍّ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ عِنَبٍ

گیہوں یا جو یا خرما یا انگور سے فطرہ نکالو

اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

بیشک بہترین حدیث کلام خدا ہے جو غالب حکمت والا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی.

بے شک اس نے نجات پائی جس نے زکوۃ (فطرہ) نکالی اور اپنے پروردگار کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی۔

خطبہ کے بعد بیٹھ کر پانچ مرتبہ درود پڑھیں پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ پڑھیں:

دوسرا خطبہ عید الفطر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡوَاحِدُ الۡاَحَدُ الصَّمَدُ

حمد اس خدا کو زیبا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک اور یکتا بے نیاز ہے

الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا

اس نے نہ کوئی بیوی اختیار کی ہے اور نہ کوئی فرزند

وَّاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہُ الۡمُجۡتَبٰی

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا برگزیدہ رسول ہے

وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَسَیِّدُ الۡوَصِیِّیۡنَ وَاَنَّ ذُرِّیَّتَہُ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ اَئِمَّتُنَا

اور یہ کہ علیؑ تمام مومنوں کا حاکم اور تمام وصیوں کا سردار ہے اور یہ کہ اس کی تمام معصوم اولاد ہمارے امام ہیں

اَوۡصِیۡکُمۡ عِبَادَ اللّٰہِ بِتَقۡوَی اللّٰہِ وَاغۡتِنَامِ طَاعَتِہٖ وَاِعۡدَادِ الۡعَمَلِ الصَّالِحِ

اے خدا کے بندوں میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرو اور اس کی اطاعت کو غنیمت جانو

فِیۡ ھٰذِہِ الۡاَیَّامِ الۡفَانِیَۃِ الۡخَالِیَۃِ

اور ان فانی اور گزرنے والے ایام میں نیک اعمال کی تیاری کرو

قَبۡلَ اَنۡ یَّھۡجُمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَوۡتُ الَّذِیۡ لَامَھۡرَبَ مِنۡہُ وَلَامَفَرَّ

قبل اس کے کہ تم پر موت ناگاہ آجائے جس سے نہ بھاگنے کی جگہ ہے نہ فرار کرنے کا مقام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اے خدا تو رحمت نازل فرما تمام رسولوں کے سردار محمدؐ پر

وَعَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

اور تمام مومنوں کے حاکم علیؑ پر اور محمدؐ کی بیٹی فاطمہؑ پر اور حسنؑ اور حسینؑ پر

وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ومُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

اور علیؑ بن حسینؑ پر اور محمدؑ بن علیؑ اور جعفرؑ بن محمدؑ پر

وَّمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

اور موسیٰؑ بن جعفرؑ پر اور علیؑ بن موسیٰؑ پر اور محمدؑ بن علیؑ پر

وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

اور علیؑ بن محمدؑ پر اور حسنؑ بن علیؑ پر

وَّالْحُجَّةِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ الْمَهْدِيِّ

اور حجت خدا پر جو حق کو قائم کرنے والا ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ ہے

الَّذِیْ بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى

جس کی بقا سے دنیا باقی ہے اور اس کی برکت سے تمام جہان کو رزق ملتا ہے

وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ

اور اس کے وجود کی برکت سے زمین اور آسمان قائم ہیں

وَبِهٖ يَمْلَاءُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَامُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا

اور اس کے سبب سے خدا زمین کو عدل سے پر کردے گا جس طرح کہ وہ ظلم وجور سے پر ہوگئی ہوگی۔

وَّعَجِّلْ لَّنَا اَللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّنَرَاهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ

اے خدا اس کا ظہور ہمارے لیے جلد کر بے شک وہ لوگ اس کو دور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو قریب جانتے ہیں اپنی رحمت سے

يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ O

اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ تر رحم کرنے والے

فطرہ

فطرہ واجب ہے اور شریعت میں اس کی بہت تاکید ہے ۔شرائط کے ہوتے ہوئے اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص تشہد میں محمدؐ وآل محمدؑ پر صلوات نہ بھیجے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ۔اسی طرح اگر عمداً فطرہ ادا نہ کیا جائے تو روزے قبول نہ ہونگے ۔فطرہ نفس کو تمام روحانی کثافتوں سے پاک کرتا ہے۔اس کے ادا کرنے والا دوسرے سال تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔فطرہ ہر ایسے شخص پر واجب ہے جو بالغ و عاقل ہو اور آزاد ہو یعنی کسی کا غلام و کنیز نہ ہو، غنی ہو [1] یعنی سال بھر کے کھانے کا سہارا رکھتا ہو خواہ نقد اتنا روپیہ موجود ہو یا ملازمت ایسی ہو جو مستقل حیثیت رکھتی ہے اور بسر اوقات کے لئے کافی ہو یا پیشہ ایسا کرتا ہے جو عموماً اس کے مصارف کو پورا کر دیتا ہے اور اس سے سال بھر بآسانی سے گزار لیتا ہے۔ پس اگر ایسا نہ ہو تو وہ فقیر ہے اور اس پر فطرہ دینا واجب نہیں البتہ مستحب ہے ۔ اگر ایک صاع (تقریباً تین کلو) سے زیادہ نہ ہو۔تو بہتر یہ ہے کہ اپنے عیال میں جو کہ فقیر ہیں۔دست گردان کرے یعنی کسی ایک کو بحیثیت فطرہ دے اور وہ دوسرے کو دے اور وہ تیسرے کو، حتی کہ آخری شخص تک پہنچ جائے۔پس اس کا جی چاہے تو عیال ہی سے کسی شخص کو دے دے یا کسی اور فقیر کو دے دے۔پس جب یہ شرطیں جس شخص میں پائی جائیں تو اس کا اپنا فطرہ بھی واجب ہے اور اس شخص کا بھی جو عیال میں داخل ہو۔خواہ اس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب ہو یا نہ ہو اور وہ بالغ ہو یا نابالغ اور آزاد ہو یا غلام و کنیز۔اسی طرح اس مہمان کا فطرہ بھی واجب ہے ۔ جو عیال میں محسوب ہو جائے۔اگر چہ وہ آخر ماہ رمضان میں جبکہ عید کا چاند ظاہر ہو، مہمان ہوا ہو۔البتہ چاند ہو چکنے کے بعد مہمان ہو تو اس

---

[1] غنی ہونا شرط وجوب ہے شرط صحت نہیں ہے یعنی اگر غیر غنی شخص بھی ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے کوئی امر مانع نہیں ہے۔آقائے محسن حکیم مدظلہ

کا فطرہ میزبان کے ذمہ واجب نہیں ہے۔ اگر میزبان فقیر ہو۔ اور مہمان غنی ہو تو خود مہمان پر اپنا فطرہ واجب ہوگا۔ فطرہ چاندرات کو غروب آفتاب کے وقت سے واجب ہو جاتا ہے بہتر یہ ہے کہ رات ہی میں علیحدہ کر لے اور فطرہ نکالنے میں نماز عید کے وقت سے زیادہ تاخیر جائز نہیں ہے اور اگر نماز عید کے بعد تک نہ نکالا ہو تو احوط یہ ہے کہ عید کی شام تک بہ نیت قربت دے اور قضا یا ادا کی تصریح نہ کرے اور اگر فطرہ علیحدہ کر لیا ہو تو کسی خاص مستحق کے انتظار میں تاخیر جائز ہے۔

فطرہ کی مقدار ایک صاع ہے جو ایک عربی وزن ہے جو تقریباً تین کلو ہے ایک فطرہ میں اس قدر گیہوں یا جو یا خرما وغیرہ جو چیز کھانے میں زیادہ استعمال ہوتی ہو مستحق کو دی جائے۔ اگر بجائے جنس کے اس کی وہ قیمت دی جائے جو نکالنے کے وقت ہو تو بھی کافی ہے۔

مستحقین فطرہ فقراء ہیں اور بہتر یہ ہے کہ اعزّ اکو غیروں پر ترجیح دے۔ اور اعزّ اکے بعد ہمسایوں کو اور ان کے بعد اہل علم کو اوروں پر مقدم کرے۔ زمانہ غیبت امام میں بہتر یہ ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کے حوالے کرے اور فطرہ لینے والے کے لئے شرط ہے کہ سید نہ ہو۔ لیکن اگر فطرہ دینے والا بھی سید ہو تو جائز ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ جو فقیر فطرہ لے اس کا نفقہ فطرہ دینے والے پر واجب نہ ہو اور اگر زوجہ اپنا فطرہ فقیر شوہر کو دے تو جائز ہے۔ ایک محتاج کو ایک فطرہ سے کم نہ دینا چاہیے لیکن کئی فطرے ایک کو دے سکتے ہیں۔

عید الاضحی

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو عید الاضحیٰ یعنی عید قربان ہے۔ یہ دن رات بہت مبارک ہیں۔ یہ رات ان چار راتوں میں سے ہے جن میں جاگنے اور عبادت کی بے حد تاکید ہے۔ اس شب و روز میں غسل و زیارت امام حسین علیہ السلام سنت مؤکدہ ہے۔

مستحب ہے کہ عید قربان کے روز نماز ظہر سے بارہویں تاریخ کی نماز صبح تک ہر نماز کے بعد یہ تکبیر پڑھے اور جو لوگ مقام منیٰ میں ہوں وہ تیرھویں تاریخ کی نماز صبح تک تکبیریں پڑھیں:

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ عَلٰی مَاهَدَانَا اَللّٰہُ اَکۡبَرُ عَلٰی مَارَزَقَنَا مِنۡ بَهِیۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ
وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَااَبۡلَانَا

نمازعیدالاضحٰی

اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو نماز عید الفطر کا ہے۔ صرف نیت میں عید الاضحیٰ کا نام لیں۔ نماز ختم ہونے کے بعد پیش نماز کھڑا ہو کر یہ دو خطبے پڑھے:

پہلا خطبہ عید الاضحیٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ

خدا بزرگ تر ہے، خدا بزرگ تر ہے، خدا بزرگ تر ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگ تر ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَاهَدَانَا

اور حمد خدا ہی کے لیے مخصوص ہے خدا بزرگ تر ہے اس پر کہ ہم کو اس نے ہدایت کی

اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَارَزَقَنَامِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ

خدا بزرگ تر ہے اس پر کہ ہم کو چوپائے حیوان عطا فرمائے

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى مَااَبْلَانَا

اور تعریفیں زیبا ہیں اللہ کے واسطے اس پر کہ ہم کو نعمتیں دیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِىْ ابْتَلَى الْبَرَايَا بِاَنْوَاعِ الْبَلَايَا

پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے مخلوقات کو قسم قسم کی بلاؤں سے آزمایا

لِئَلَّا يَبْطُلَ الْجَزَآءُ وَلِيَحْسُنَ الْعَطَايَا

تا کہ جزا باطل نہ ہو اور بخششیں اچھی ہوں

فَبَعَثَ الرُّسُلَ وَنَصَبَ هُدَاةَ خَيْرِ السُّبُلِ

پس رسولوں کو بھیجا اور سب سے نیک راہ کے ہادیوں کو قائم کیا

ضَعِيْفَةَ الْحَالَاتِ قَوِيَّةً فِىْ عَزَآئِمِ النِّيَّاتِ

جو حالات میں ضعیف اور مضبوط ارادوں میں قوی ہیں

وَلَوْشَآءَ لَجَعَلَهُمْ اُوْلِىْ قُوَّةٍ شَدِيْدَةٍ

اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور ان کو نہایت سخت قوی کر دیتا

فَظَلَّتِ الْاَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِيْنَ وَخَفَضَتْ لَهُمْ اَجْنِحَةُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ

پس گردنیں ان کے لیے جھک جاتیں اور متکبروں کے بازو ان کے لیے نیچے ہو جاتے

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ وَضَعَ الْبَيْتَ بِبَكَّةَ بَيْتًامُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ

سب تعریفیں زیبا ہیں اس خدا کے لیے جس نے اپنے گھر کو مکہ میں رکھا جو مبارک گھر اور تمام عالموں کے لیے ہدایت ہے

جَعَلَهُ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ كَآفَةً وَ مَأْمَنًا لِلْعَاكِفِيْنَ وَالْعَابِدِيْنَ

اورتمام لوگوں کے لیےمنزل اورتمام اعتکاف کرنے والوں اورعبادت گزاروں کے لیے جائے امن مقرر کیا

اِعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ

عمل کرو خدا کے بندوں ایسے بزرگ دن میں

ابْتَلَى اللّٰهُ فِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ بِذِبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمٰعِيْلَ

جس میں اللہ نے ابراہیم خلیل کو اپنے فرزند اسمعیل کے ذبح کرنے سے آزمایا

فَرَاَى الْخَلِيْلُ فِي الْمَنَامِ وَهُوَبَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

پس خلیل اللہ ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا جب کہ وہ رکن اور مقام کے مابین تھے

اَنَّهُ لِوَلَدِهٖ ذَابِحٌ وَّ لِدَمِهٖ سَافِعٌ

کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر رہا ہے اور اس کا خون بہا رہا ہے

فَانْتَبَهَ مِنْ رَّقْدَتِهٖ مَرْهُوْبًا وَّمِنْ مَنَامِهٖ مَرْعُوْبًا

پس وہ اپنے خواب سے ڈرتا ہوا اور اپنی نیند سے کانپتا ہوا جاگا

قَالَ لِبَنِيْهِ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ عَيَانًا

اور اپنے فرزند سے کہا میں خواب میں ظاہراً دیکھتا ہوں

اِنِّيْ اَذْبَحُكَ قُرْبَانًا فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى

کہ تجھ کو قربانی کے طور پر ذبح کر رہا ہوں پس تو غور کر کہ تیری رائے کیا ہے۔

يَاسَيِّدَ الْوَرٰى

اے تمام جہانوں کے سردار

فَقَالَ يَآبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ

پس اس نے جواب دیا میرے باپ جس امر کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اس کو کر اگر خدا چاہے تو مجھ کو صابرین سے پائے گا

فَلَا تَضُمُمْ ثَوْبَکَ عَنْ دَمِیْ لِئَلَّا تَرَاهُ الشَّفِیْقَةُ اُمِّیْ

پس اپنا کپڑا میرے خون سے آلودہ نہ کرنا تا کہ اس کو میری مہربان ماں نہ دیکھ لے

وَاقْرَأْ عَلَیْهَا سَلَامِیْ مُنْعِیًا وَّ ارْدُدْ اِلَیْهَا قَمِیْصِیْ مُسَلِّیًا

اور سنانی کے طور پر میرا اسلام اس کو پہنچانا اور تسلی کے لیے میرا کرتہ اس کو دینا

وَّ قُلْ لَّهَآ اِنَّ ابْنَکِ نَقَلَهٗ مَوْلَاهُ الْکَرِیْمُ اِلٰی دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّعِیْمِ

اور اس سے کہنا تیرے بیٹے کو اس کے مولائے کریم نے بہشت بریں کی طرف بھیج دیا ہے

فَلَمَّا انْتَهَتْ مَقَالَتُهٗ وَانْتَهَتْ وَصِیَّتُهٗ شَدَّاهُ الْخَلِیْلُ شَدًّا وَّثِیْقًا

پس جب اس کی گفتگو ختم ہوگی اور اس کی وصیت پوری ہوچکی تو خلیل نے اس کو خوب مضبوط کر کے باندھا

وَّاَضْجَعَهٗ اِضْجَاعًا رَفِیْقًا فَاَقْبَلَتِ الطَّیْرُ عَلَیْهِ عَاکِفَةً

اور نہایت نرمی سے اس کو لٹایا۔ پس پرندے اس پر چکر لگانے لگے

وَّاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ رَاجِفَةً

اور زمین اور پہاڑ لرزنے لگے

وَّالْمَلٰٓئِکَةُ مُتَضَرِّعَةً وَّ الْوُحُوْشُ مُتَسَرِّعَةً

اور فرشتوں نے رونا شروع کیا اور وحشی دوڑنے لگے

وَّالسَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ تَضِجُّ وَالْاَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ تَعِجُّ

اور اوپر آسمان سے آوازیں بلند ہوئیں اور نیچے سے زمین نے چلانا شروع کیا

رَحْمَةً لِّلطِّفْلِ الصَّغِیْرِ وَتَعَجُّبًا مِنْ صَبْرِ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ

کیونکہ ان کو صغیر بچے پر ترس آیا اور اس بزرگ بوڑھے کے صبر کو دیکھ کر حیران رہ گئے

فَنَادٰی اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ یَااِبْرَاهِیْمُ قَدْصَدَّقْتَ الرُّؤْیَا

پس ارحم الراحمین نے آواز دی اے ابراہیم تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا

اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِیْنُ

بے شک ہم اسی طرح نیکوکاروں کو جزا دیتے ہیں بے شک یہ کھلم کھل آزمائش ہے

وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ

ہم نے اس کو ذبح عظیم کے ساتھ فدیہ دیا

فَنَھَضَ عِنْدَ ذَالِکَ الْخَلِیْلُ بِالْمِدْیَۃِ اِلٰی مَااَتَاہُ بِہٖ جِبْرِیْلُ مِنَ الْفِدْیَۃِ

پس اس وقت خلیل نے چھری لے کر اس فدیہ کی طرف حرکت کی جس کو جبرائیل لائے تھے

فَذَبَحَھَا قُرْبَانًا وَّجَھَرَ عَلَیْھَا بِسْمِ اللّٰہِ عَیَانًا

اس کو قربانی کے طور پر ذبح کیا اور کھلم کھل اس پر بسم اللہ با آواز بلند پڑھی

فَاَحْسَنُ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

پس بہترین حدیث اللہ غالب حکمت والے کی کتاب ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o

(اے محمدؐ) کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے وہ اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

اور نہ کوئی اس کا ہمسر اور نظیر ہے

پہلا خطبہ ختم کرنے کے بعد بیٹھ کر پانچ مرتبہ درود پڑیں پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھیں:

دوسرا خطبہ عیدالاضحیٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ الۡوَاحِدُ الصَّمَدُ

تمام تعریفیں خدا کے واسطے ہیں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ ایک اور یکتا اور بے نیاز ہے

الَّذِیۡ لَمۡ یَتَّخِذۡ صَاحِبَةً وَّلَاوَلَدًا

جس نے نہ کوئی بیوی کی اور نہ کوئی بیٹا بنایا

اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ الۡمُجۡتَبٰی

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور پسندیدہ رسولؐ ہے

وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيۡرُالۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَسَيِّدُالۡوَصِيِّيۡنَ وَاَنَّ ذُرِّيَّتَهُ الۡمُعۡصُوۡمِيۡنَ آئِمَّتُنَآ

اور علیؑ تمام مومنوں کا حاکم اور تمام وصیوں کا سردار ہے اور اس کے معصوم فرزند ہمارے امام ہیں

اُوۡصِيۡكُمۡ عِبَادَاللّٰهِ بِتَقۡوٰی اللّٰهِ

اے خدا کے بندوں میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرو

وَاغۡتِنَامِ طَاعَتِهٖ وَاِعۡدَادِ الۡعَمَلِ الصَّالِحِ فِیۡ هَذِهِ الۡاَيَّامِ الۡفَانِيَةِ الۡخَالِيَةِ

اوران فانی گزرنے والے دنوں میں اس کی اطاعت اور عمل صالح کی تیاری کو غنیمت جانو

قَبۡلَ اَنۡ يَّهۡجُمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَوۡتَ الَّذِی لَامَهۡرَبَ مِنۡهُ وَلَامَفَرَّ

پیشتر اس کے موت تم کو گیر لے جس سے نہ بھاگ سکتے ہیں اور نہ فرار کر سکتے ہیں

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور قبول کرو جو قبول کرنے کا حق ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اے خدا درود بھیج محمدؐ پر جو تمام رسولوں کا سردار ہے

وَعَلٰی عَلِیِّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی فَاطِمَۃَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ

اور علیؑ پر جو تمام مومنوں کا حاکم ہے اور حضرت محمدؐ کی بیٹی فاطمہؑ پر

وَّعَلَی الْحَسَنِ الْمَقْتُوْلِ بِسَمِّ الْجَفَا وَالْحُسَیْنِ الشَّھِیْدِ بِکَرْبَلَاءِ

اور حسن مجتبیٰؑ پر جو زہر جفا سے قتل کیا گیا اور حسینؑ شہید کربلا معلیٰ پر

وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ذِی الْمِحَنِ وَالْعَنَآءِ

اور علیؑ بن حسینؑ صاحب رنج و مصیبت پر

وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ

اور محمدؑ بن علیؑ پر اور جعفرؑ بن محمدؑ پر اور موسیٰؑ بن جعفرؑ پر

وَّعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَّعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

اور علیؑ بن موسیٰؑ اور محمدؑ بن علیؑ پر اور علیؑ بن محمدؑ پر

وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّالْحُجَّۃِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَھْدِیِّ

اور حسنؑ بن علیؑ پر اور حجت خدا پر جو حق کا قائم کرنے والا ہے اور منتظر اور نہایت ہدایت یافتہ ہے

الَّذِیْ بِبَقَآئِہٖ بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَبِیُمْنِہٖ رُزِقَ الْوَرٰی

جس کی بقا سے دنیا باقی ہے اور اس کی برکت سے تمام کو رزق ملتا ہے

اَللّٰھُمَّ تَفَضَّلْ عَلَیْنَا بَدَوَامِ اِقْبَالِ مُشَیِّدِارْکَانِ مَعَالِمِ الشَّرْعِ وَالْاِیْمَانِ

اے خدا شریعت اور ایمان کے نشانات کے ارکان کو مضبوط کرنے والے کہ اقبال کی ہمیشگی سے ہم پر مہربانی کر

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِیْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِیَةِ وَصِدْقَ النِّیَّةِ وَعِرْفَانَ الْحُرْمَةِ

اے خدا ہمیں بندگی کرنے اور اپنی نافرمانی سے دور رہنے اور نیت کی سچائی اور حرمت کی شناخت کی توفیق عطا فرما

وَاَکْرِمْنَا بِالْھُدٰی وَالْاِسْتِقَامَةِ وَامْلَأْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ

اور ہدایت اور اس پر قائم رہنے سے ہم کو معزز کر اور ہمارے دلوں کو علم اور معرفت سے بھر دے

وَطَھِّرْبُطُوْنَنَامِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْھَةِ وَاکْفُفْ اَیْدِیَنَاعَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرَقَةِ

اور ہمارے پیٹوں (شکموں) کو حرام اور شبہ سے پاک کر اور ہمارے ہاتھوں کو ظلم اور چوری سے روک

وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِیَانَةِ

اور ہماری آنکھوں کو بدکاری اور خیانت سے بند کر

وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِیْبَةِ بِجُوْدِکَ وَکَرَمِکَ

ہمارے کانوں کو لغویات اور غیبت کے سننے سے بند کر اپنی بخشش اور مہربانی سے

یَا ذَالْجُوْدِوَالْکَرَمِ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُبِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِیْ الْقُرْبٰی

اے بخشش اور مہربانی کرنے والے خدا بے شک اللہ عدل واحسان کرنے اور ذوی القربی کو دینے کا حکم دیتا ہے

وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِوَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

اور بدکاریوں اور برائی اور بغاوت سے منع کرتا ہے تم کو نصیحت کرتا ہے شاید تم نصیحت اختیار کرو

قربانی

عیدقربان کوقربانی کرنا سنت مؤکدہ ہے بلکہ جوشخص قدرت رکھتا ہےاس پر بعض فقہاء کےنزدیک واجب ہے۔

☆ قربانی کا وقت عید کے روزطلوع آفتاب سےشروع ہوتا ہے گیارہویں اور بارہویں تاریخ کوبھی قربانی ہوسکتی ہےاورحج میں تیرہویں کوبھی کرسکتے ہیں۔

☆ ایک مرتبہ حضرت ام سلمیٰؓ ام المومنین نے جناب رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ عیدقربان قریب ہےمیرے پاس قربانی کے جانور کی قیمت نہیں۔آیا میں قرض لےکرقربانی کرسکتی ہوں تو حضرتؐ نے فرمایا:''ہاں قرض لےکرقربانی کرو یقیناً وہ قرض اداہوجائے گا''۔

قربانی کے لیےاونٹ یا گائے یا بھیڑیا بکراہونا چاہیے۔سنت ہے کہ اگراونٹ یا گائے ہوتو مادہ اوراگر بھیڑیا بکری ہوتو نر۔بہتر ہے کہ ذی الحجہ کے پہلے دیہہ میں جانور کو خریدلے۔اس جانور کی قربانی کرنا مکروہ ہے جوگھر میں پلا ہو۔اونٹ پانچ سال یا زیادہ کا ہواورگائے یا بکری دوسرے برس میں ہو بلکہ اگر پورے دوسال کی ہوتو بہتر ہے۔بھیڑ چھ ماہ کی کافی ہےاگرسات ماہ کی ہوگئی ہوتو بہتر ہے۔جانور کے اعضاء میں کسی قسم کا عیب یا نقص نہ ہو۔اندھااورکانااورلنگڑا،سینگ ٹوٹا،کان کٹااور بہت دبلا نہ ہو۔ضعیف،بوڑھااور بیماربھی نہ ہو،خصّی نہ ہواوربغیرخصّی کا جانورممکن نہ ہوتو جائز ہے۔

☆ سنت ہے خوداپنے ہاتھ سے ذبح کرے اوراگر نہ کرسکے تو قصاب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے۔

☆ شرائط ذبح کے مطابق ذبح کرنا چاہیےاورسنت ہے کہ بوقت ذبح یہ دعاپڑھے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَّمَآ اَنَامِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ط اِنَّ صَلاَتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پس ذبح کرے اور کہے: اَللّٰهُمَّ تقبَّلْ مِنِّیْ

اگر اس کے ساتھ مل کر کئی آدمیوں نے قربانی کی ہے تو کہے: اَللّٰهُمَّ تقبَّلْ مِنَّا

اگر کسی دوسرے ایک شخص کی طرف سے ہے تو کہے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْهُ

اگر کئی اشخاص کی طرف سے ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ تقبَّلْ مِنْهُمْ

بہتر یہ ہے کہ " هُمْ " یا " مِنَّا " کی جگہ ان لوگوں کا نام لیا جائے جن کی طرف سے قربانی ہے سنت ہے کہ قربانی کی کھال، سری اور پائے وغیرہ مستحق کو دیئے جائیں۔ ان چیزوں کو قصاب کی اجرت میں لگا دینا یا کھال یا اس کی قیمت کو تصدق نہ کرنا صحیح عمل نہیں ہے اور اگر قصاب مومن و پریشان حال ہو تو بطور تصدق اسے دے دیں۔ گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ مومن فقراء اور مساکین میں تقسیم کریں۔ ایک حصہ مومن ہمسایوں کو دے دیں اور ایک حصہ اپنے عیال کے تصرف میں لائیں۔ نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کے گوشت سے افطار کریں۔ اگر ایک جانور اپنے لئے اور ایک اپنے اہل وعیال کے لئے قربانی کریں تو بہتر ہے بلکہ اگر ماں باپ اور اولاد اور دوسرے عزیزوں کی طرف سے جو مر گئے ہوں، قربانیاں کریں تو بھی اچھا ہے اور اگر ایک ہی قربانی اپنے اور اپنے عیال کی طرف سے کریں تو بھی کافی ہے بلکہ اگر ایک شخص قربانی پر قادر نہ ہو تو سات آدمی بلکہ ستر آدمیوں تک بھی ایک قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔

درس 11

عقدنکاح کا بیا ن

نکاح کرنا سنت موکدہ ہے۔ روایت میں ہے کہ جو شخص نکاح کرے تو اس نے نصف دین اور بروایت دیگر دو حصہ دین محفوظ کرلیا۔ جن لوگوں کو نکاح نہ کرنے کی وجہ سے زنا میں مبتلا ہوجانے کا خوف ہو، ان پر نکاح کرنا واجب ہے۔

جناب رسالت مآبؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''نکاح میری سنّت ہے اور جو نکاح سے بے رغبتی کرے، وہ مجھ سے نہیں ہے''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ''وہ دو رکعت نماز جو زوجہ والا شخص پڑھتا ہے۔ افضل ہے ان ستّر رکعتوں سے جو بے زوجہ والا پڑھے۔''

حضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے کہ ایک شخص جناب رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی محتاجی کی شکایت کی تو آنحضرتؐ نے اس کو نکاح کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ یہی حکم فرمایا۔ امامؑ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے پس رزق عورتوں اور عیال کے ساتھ وابستہ ہے۔ لہذا نکاح کرنا وسعت رزق کا باعث بھی ہے۔

ایک روز جناب رسالت مآبؐ منبر پر رونق افروز ہوئے اور بعد حمد خدا ارشاد فرمایا کہ اے لوگو: خداوند عالم کی جانب سے جبرائیل امین میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ کنواری لڑکیاں درخت کے پھل کی مانند ہیں۔ جب پھل پک جاتے ہیں اور توڑے نہیں جاتے تو دھوپ سے خراب ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح کنورای لڑکیاں جب بالغ ہوجاتی ہیں تو ان کی دوا سوائے شوہر کے کچھ نہیں ہے۔ ورنہ فساد کا خوف ہے کیونکہ وہ بشر ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے کہ مرد کی نیک بختی یہ ہے کہ بیٹی اس کے گھر میں حائض نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کی شادی میں تاخیر اور بے پرواہی سے کام لینا سخت غلطی ہے۔ والدین کے لیے یہ عذرات کہ اس قدر روپیہ پیسہ نہیں ہے کہ رواج کے مطابق جہیز وغیرہ تیار ہو سکے اور شادی دھوم دھام سے ہو۔ محض بے ہودہ ہیں۔ لڑکی کے جوان ہوتے ہی اس کی شادی کر دینی چاہیے۔ جو جوان لڑکیاں بیوہ ہو جائیں ان کو عقد ثانی سے روکنا اور دنیا کے شرم ولحاظ سے اس رسم کو برا سمجھنا ظلم عظیم ہے۔ یہ خدا اور رسولؐ کے حکم کی سراسر نافرمانی ہے۔

احکام نکاح

نکاح کا معاملہ چونکہ اہم ہے۔ اس لئے اس میں احتیاط ضروری ہے۔ لہذا لازم ہے کہ ناکح ومنکوحہ اور مقدار مہر کی تعیّن ہو۔ عقد نکاح میں ضروری ہے کہ ایجاب عورت کی طرف سے ہو اور قبول مرد کی طرف سے ہو۔ ایجاب وقبول ماضی کے صیغوں سے ہو اور بقصد انشا ہو یعنی یہ قصد ہو کہ اس وقت نکاح ہوتا ہے اور میں ان صیغوں سے عقد واقع کر رہا ہوں۔ بالغہ رشیدہ عورت کے عقد میں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں باپ کی اجازت لینا احوط ہے۔ باکرہ کی صورت میں یہ احتیاط ترک نہ ہونی چاہیے یعنی احتیاط واجب ہے۔ اسی طرح ماں اور بھائی کی اجازت کی شرط نہیں ہے۔

مہر کی کمی بیشی میں کوئی حد معیّن نہیں ہے۔ جس قدر بھی رضا مندی ہو جائے البتہ مہر کا کم ہونا مستحب ہے۔ سنّتی مہر پانچ سو درہم ہیں (جو تخمیناً ایک سو تولہ چاندی کی قیمت ہے) اور نکاح کرنے والا اگر بالغ رشید ہو تو مہر اسی کے ذمہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرے اور لڑکے کا کچھ ذاتی مال بھی نہ ہو تو مہر باپ کے ذمہ ہے۔ نابالغ بچوں کے ولی صرف باپ دادا ہو سکتے ہیں۔ ان کے سوا کسی دوسرے رشتہ دار کو حق ولایت

حاصل نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر شخص نکاح کر دے گا تو یہ عقد فضولی ہوگا۔ یہ نکاح لڑکا لڑکی کے بالغ ہونے کے بعد ان کی رضامندی پر موقوف رہے گا۔

ایجاب وقبول کے صیغوں کو چند مرتبہ دہرانا احوط ہے اور جواب فوراً دینا چاہیے صیغے عربی زبان میں ادا ہونے چاہیں اور ہر لفظ کو سمجھ کے استعمال کرے جس طرح عرب استعمال کرتے ہیں نہ یہ کہ بے سمجھے پورا فقرہ پڑھ کے یہ قصد کر لے کہ اس سے نکاح ہو جائے گا۔ اگر مرد عورت دونوں یا ان میں سے کوئی ایک کسی اور شخص کو اپنا وکیل کرے تو جائز ہے۔ اگر ایک ہی شخص عربی کے صیغے جانتا ہو تو احوط یہ ہے کہ وہی طرفین کا وکیل ہو جائے۔ ایجاب وقبول میں الفاظ کا صحیح طریق پر ادا کرنا ضروری ہے ورنہ اگر ایک حرف بھی غلط ہو جائے گا کہ جس سے معنی بدل جائیں تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔

سنّت ہے کہ نکاح شب کو واقع ہو۔ قمر در عقرب یا تحت الشعاع کی تاریخوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔ کچھ لوگ گواہ ہوں تا کہ اعلان ہو جائے اور صیغہ نکاح سے قبل خطبہ پڑھنا سنّت ہے۔

خطبہ نکاح

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ اِقۡرَارًا بِنِعۡمَتِهٖ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخۡلَاصًا لِّوَحۡدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الۡاَصۡفِيَآءِ مِنۡ عِتۡرَتِهٖ اَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡ كَانَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَى الۡاَنَامِ اَنۡ اَغۡنَاهُمۡ بِالۡحَلَالِ عَنِ الۡحَرَامِ. فَقَالَ اللّٰهُ سُبۡحَانَهٗ وَتَعَالٰى :

" وَاَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَالصَّالِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَاِمَآئِكُمۡ

اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا فُقَرآءَ یُغۡنِہِمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ "

وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: " تَنَاکَحُوۡا وَتَنَاسَلُوۡا تَکۡثُرُوۡا فَاِنِّیۡ اُبَاھِیۡ بِکُمُ الۡاُمَمَ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ وَلَوۡ بِالسِّقۡطِ"

وَقَالَ: " اَلنِّکَاحُ مِنۡ سُنَّتِیۡ فَمَنۡ رَّغِبَ عَنۡ سُنَّتِیۡ فَلَیۡسَ مِنِّیۡ"

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ ط

﴿ اگر دونوں کا وکیل ایک ہو ﴾

اگر مرد و عورت دونوں بالغ راشد ہوں اور دونوں کی طرف سے ایک وکیل ہو تو وکیل یہ صیغے پڑھے۔ یاد رہے ایجاب کا صیغہ "اَنۡکَحۡتُ" اور "زَوَّجۡتُ" عورت کی طرف سے کہے گا اور قبول کا صیغہ "قَبِلۡتُ" مرد کی طرف سے کہے گا۔

پہلے عورت کی طرف سے کہے پھر مرد کی طرف سے کہے

1. اَنۡکَحۡتُ مُوَکِّلَتِیۡ مُوَکِّلِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ

میں اپنی موکلہ کو اپنے موکل کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر

قَبِلۡتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ

میں اپنے موکل کے لیے نکاح قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر

2. اَنۡکَحۡتُ مُوَکِّلِیۡ مُوَکِّلَتِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ

قَبِلۡتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ

3. اَنۡکَحۡتُ مُوَکِّلَتِیۡ مِنۡ مُّوَکِّلِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ

قَبِلۡتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ

4. اَنۡکَحۡتُ مُوَکِّلَتِیۡ وَکَالَۃً عَنۡھَا وَعَنۡ اَبِیۡھَا مُوَکِّلِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

5.زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِالْمَعْلُوْمِ

6. زَوَّجْتُ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَتِی عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلیَ الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

7. زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِی عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلیَ الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

8.زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلیَ الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

9.اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلیَ الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلیَ الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

﴿اگر مرد عورت دونوں بالغ راشد ہوں اور دونوں کے وکیل الگ الگ ہوں﴾

پہلے عورت کا وکیل کہے پھر فوراً مرد کا وکیل کہے

1.اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

میں اپنی موَکلہ کو تیرے موَکل کے نکاح میں دیتا ہوں مہر معلوم پر۔

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

میں نکاح کو اپنے موَکل کے لیے قبول کرتا ہوں مہر معلوم پر۔

2.اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

3. اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُّوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

4. اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ وَکَا لَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

5. زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

6. زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

7. زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

8. زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلٰی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلٰی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

9. اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مرد کا وکیل کہے: قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

حرام عورتیں

اوّل:۔ وہ عورتیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں یعنی جن سے عقد نہیں ہو سکتا سات قسم کی ہیں

(۱) ماں، دادی، نانی، پرنانی، اور اس سے اوپر۔

(۲) بیٹی، نواسی اور اس کی اولاد۔ پوتی اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے۔

(۳) بہن

(۴) بھانجی اور اس کی لڑکیاں اور لڑکیوں کی لڑکیاں اور اس سے نیچے۔

(۵) اپنی پھوپھی۔ ماں باپ کی پھوپھی۔ دادا، دادی۔ نانا، نانی کی پھوپھی اور اس سے اوپر

(۶) اپنی خالہ، ماں کی خالہ، دادا، دادی، نانا، نانی کی خالہ اور اس سے اوپر۔

(۷) بھائی کی اولاد یعنی بھتیجی اور اس کی لڑکیاں، اور لڑکیوں کی لڑکیاں اور اس سے نیچے۔

دوسرے:۔ نسب کی طرح رضاعت (دودھ پینے پلانے) سے بھی یہ ساتوں قسم کی عورتیں حرام ہو جاتی ہیں کیونکہ دودھ پینے والا بچہ اس عورت کے لیے جس نے دودھ پلایا ہے اور اس کے شوہر کے لیے بمنزلہ بیٹے کے ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے سب رشتہ داریاں دودھ کی قائم ہو جائیں گی بلکہ جس بچہ نے دودھ پیا اس کے باپ کے لیے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کی لڑکی سے جو اس کے بطن سے ہو یا اس کے شوہر کی لڑکی سے نکاح کرے کیونکہ یہ لڑکیاں اس کی اولاد کے حکم میں ہیں۔ لہذا اگر نانی اپنے نواسہ یا نواسی کو یا ساس اپنے داماد کی دوسری اولاد کو دودھ پلائے گی تو اس دودھ پلانے والی کی لڑکی داماد پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی اور نکاح فسخ ہو جائے گا۔ لیکن اگر دادی پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو اس کی بہو اس کے بیٹے پر حرام نہ ہوگی۔

رضاعت کی آٹھ شرائط ہیں :

(۱) مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) کا دودھ جائز حمل سے حاصل ہوا ہو یعنی زنا کا نہ ہو اور نہ خود بخود اترا ہو۔

(۲) مرضعہ دودھ پلاتے وقت زندہ ہو۔

(۳) بچہ ہر مرتبہ چھاتی سے منہ لگا کر پیئے۔ یہ نہ ہو کہ کسی برتن میں دوھ کے پلایا جائے۔

(۴) دودھ خالص ہو۔اس میں کوئی چیز ملا کے نہ دی جائے۔

(۵) دودھ ایک شوہر سے ہو۔دوشوہروں سے نہ ہو۔پس اگر مرضعہ کوشوہر نے طلاق دے دی ہے اور دوسرا عقد کر کے وہ حاملہ ہوگئی ہو۔اور دودھ برابر جاری رہا ہو۔وضع حمل سے قبل (پہلے شوہر سے) دس مرتبہ اور وضع حمل کے بعد دوسرے شوہر سے پانچ مرتبہ کسی بچہ کو دودھ پلایا ہو تو رضاعت ثابت نہ ہوگی۔اس طرح یہ بھی شرط ہے کہ مرضعہ ایک ہو یعنی پوری رضاعت ایک عورت سے ہو۔پس اگر تھوڑا ایک عورت پلائے اور تھوڑا دوسری عورت اگرچہ دونوں ایک ہی شوہر کی بیویاں ہیں تو رضاعت متحقق نہ ہوگی۔

لیکن اگر دو عورتیں ایک ہی شوہر سے دو بچوں کی پوری رضاعت کریں تو ان دونوں بچوں کے درمیان رضاعت متحقق ہو جائے گی۔پس اس قسم میں مرضعہ کا ایک ہونا شوہر کے ایک ہونے کی مانند نہیں ہے۔

(۶) دودھ پینے والے بچہ کی عمر پورے دو سال کی نہ ہوئی ہو اور مرضعہ کے بچہ میں اس کی شرط نہیں ہے کہ اس کا سن بھی دو برس سے کم ہو۔

(۷) بچے کو ایسا مرض نہ ہو کہ دودھ پی کر قے کر دیتا ہو۔پس اگر ایسا ہو تو احتیاط لازم ہے۔

(۸) دودھ اتنا پیئے کہ اس سے گوشت پیدا ہو اور ہڈی میں طاقت آئے

یا یہ کہ ایک شب روز میں جب بچہ بھوکا ہو۔مرضعہ نے اسے دودھ پلایا ہو (بشرطیکہ دودھ کے سوا اور کوئی غذا اسے نہ دی گئی ہو۔آقائے محسن حکیم)

یا لگاتار پندرہ مرتبہ دودھ پلایا ہو اور ہر مرتبہ بچے نے پیٹ بھر کے پیا ہو لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کے درمیان میں کسی اور کا دودھ اس نے نہ پیا ہو۔مگر احوط یہ ہے دس مرتبہ دودھ پیا ہو۔تب بھی احتیاط کا لحاظ رکھا جائے یعنی رضاعت کا حکم جاری کیا جائے۔

تیسرے:۔ وہ عورتیں جو نسب و رضاعت کے بغیر ہمیشہ کے لیے حرام ہیں گیارہ قسم کی ہیں:

(۱) زوجہ کی ماں جو عقد ہوتے ہی حرام ہو جاتی ہے۔

(۲) باپ کی زوجہ بیٹے پر اور بیٹے کی زوجہ باپ پر۔

(۳) زوجہ مدخولہ کی بیٹی۔

(۴) جس شوہردار عورت سے یا اس عورت سے جو کسی کے طلاق رجعی کے عدہ میں ہو، جان کر عقد کرلے تو اس کا یہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی۔

(۵) اس طرح اگر شوہردار عورت سے زنا کیا جائے تو وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی۔

(۶) اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ نکاح حرام ہے۔ کسی عورت سے نکاح کرے تو وہ عورت ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی۔

(۷) اگر کوئی شخص لڑکے کا انکار کرے کہ یہ میرے نطفہ کا نہیں ہے اور زوجہ اس کا بتائے اس پر دونوں حاکم شرع کے سامنے ایک دوسرے پر لعنت کریں تو یہ عورت اس شخص پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جائے گی۔

(۸) جس لڑکے سے اغلام کیا ہو۔ اس کی ماں، بہن اور بیٹی سے نکاح نہیں کرسکتا۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ فاعل ومفعول دونوں خواہ کسی عمر کے ہوں۔

(۹) اگر نابالغ لڑکی سے نکاح کر کے جماع کیا جائے اور افضا واقع ہو یعنی اس کے حیض و پاخانہ کا مقام ایک ہو جائے تو پھر بنا پر مشہور اس کے لیے وہ حرام ہو جائے گی۔

(۱۰) وہ عورت جس کے ساتھ عقد ہونے سے قبل اس کی ماں یا بیٹی سے زنا کر چکا ہو یعنی زانیہ کی ماں اور بیٹی زانی پر حرام ہو جاتی ہے اور زانی کا باپ اور بیٹا زنیہ پر۔ اسی طرح اگر وطی باشبہ کر چکا ہو۔ تب بھی یہی حکم ہے (لیکن اگر نکاح کے بعد زنا ہوا ہے یا وطی باشبہ ہوئی ہے۔ تو اس سے حرمت نہیں ہوتی۔ محسن)

(۱۱) آزاد زوجہ جسے نو مرتبہ شوہر نے طلاق عدّہ دی ہو تو وہ نویں طلاق کے بعد ہمیشہ کے

لیے حرام ہوجائے گی لیکن تیسری اور چھٹی طلاق کے بعد پھر نکاح کا جائز ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ کوئی دوسرا شخص جسے محلّل کہتے ہیں اس سے نکاح کرلے۔

چوتھے:۔ وہ عورتیں جو بعض حالات میں حرام ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱) ایک بیوی جب تک عقد میں ہے اس کی بہن سے نکاح حرام ہے۔

(۲) جبکہ چار عورتیں نکاح دائمی میں موجود ہوں تو پانچویں عورت سے نکاح دائمی کرنا حرام ہے

(۳) زوجہ کی بھتیجی یا بھانجی سے بغیر زوجہ کی اجازت کے عقد حرام ہے۔ البتہ اگر وہ اجازت دے دے تو جائز ہے۔

(۴) زن کافرہ سے جو اہل کتاب نہ ہو۔ مسلمان مرد کا نہ اس سے نکاح صحیح ہے اور نہ متعہ اور اسی طرح مسلمان عورت کا کافر مرد سے عقد حرام ہے۔ خواہ وہ اہل کتاب ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح زن کتابیہ سے بھی بنا براقویٰ نکاح دائم جائز نہیں ہے۔ ہاں متعہ کتابیہ سے جائز ہے۔ اس طرح مومنہ عورت کا عقد مخالف (غیر مومن) کے ساتھ بنا براحوط جائز ہے۔

اعمال بعد نکاح

جب دلہن شوہر کے گھر جائے تو مومنین کو کھانے کی دعوت ایک روز یا دو روز دی جائے۔ اس سے زائد مکروہ ہے۔ مستحب ہے کہ دلہن کو جب شوہر کے گھر لایا جائے تو رات کا وقت ہو اور دن میں دعوت ولیمہ کی جائے اور دلہن باوضو ہو۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرتے ہیں کہ جب دلہن کو تیرے پاس لائیں تو کہہ کہ آنے سے پہلے وضو کرلے اور تو بھی وضو کر، دو رکعت نماز پڑھ اور دلہن کو بھی حکم کر کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر خدا کی حمد بجالا اور محمدؐ وآل محمدؑ پر صلوات بھیج اور دعا کر۔ وہ عورتیں جو اس کے ساتھ آئی ہیں ان سے کہہ کہ آمین کہیں اور یہ دعا پڑھ:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اِلْفَھَا وَوُدَّھَا وَ رِضَاھَا وَاَرْضِنِیْ وَاَجْمَعْ بَیْنَنَا بِاَحْسَنِ اِجْتَمَاعٍ وَاٰنِسَ اِیْتِلَافٍ فَاِنَّکَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَتَکْرَہُ الْحَرَامَ .

اور اپنا ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ اور یہ دعا پڑھ:

اَللّٰھُمَّ عَلٰی کِتَابِکَ تَزَوَّجْتُھَا وَفِیْ اَمَانَتِکَ اَخَذْتُھَا وَبِکَلِمَاتِکَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَھَا فَاِنْ قَضَیْتَ لِیْ فِیْ رَحْمِھَا شَیْئًا فَاجْعَلْہُ مُسْلِمًا سَوِیًّا وَلَا تَجْعَلْہُ شِرْکَ شَیْطَانٍ

پھر دلہن کے دونوں پاؤں کس ظرف میں دھوئے اور اس پانی کو گھر میں چھڑکے کہ موجب خیر و برکت ہوگا۔ خداوند عالم ستر ہزار پریشانیاں گھر سے دفع فرمائے گا اور ستر ہزار برکتیں داخل کرے گا۔ چاہیے کہ سات روز تک دودھ اور سرکہ اور دھنیا اور ترش سیب کھانے سے دلہن کو روکا جائے تا کہ ایسا نہ ہو کہ بانجھ ہو جائے۔

حقوق زوجہ و شوہر

شوہر پر بیوی کا نان ونفقہ واجب ہے کہ اس کے لئے کھانے پینے کی چیزیں، لباس مکان خدمتگار وغیرہ اپنی حسب استطاعت وقدرت اور رواج کے مطابق مہیا کرتا رہے لیکن اگر عورت نافرمان ہو اور اپنے شوہر کے حقوق ادا نہ کرے تو نان ونفقہ کی مستحق نہ رہے گی شوہروں کو چاہیے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ رعایت برتیں اور ان کے ساتھ خوامخواہ سختی سے پیش نہ آئیں۔ ان کو ایسے کاموں کی تکلیف نہ دیں جو ان کی قدرت سے باہر ہوں۔

امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ پھول کے ہے خدمتگار نہیں ہے۔ پس اس سے ملاطفت و نرمی سے پیش آتے رہو۔ تا کہ ہر حال میں تم اس سے فائدہ حاصل کر سکو۔ حدیثوں میں ہے کہ بیوی کا حق اس کے شوہر پر یہ ہے کہ اس کے خرچ کو دے اس کے

کپڑوں کا خیال رکھے اگر وہ کوئی قصور کرے تو اسے معاف کر دے۔ ترش مزاجی سے پیش نہ آئے ہر وقت ماتھے پر تیوری نہ چڑھی رہے۔ کم از کم تیسرے دن گوشت کھلائے چھ مہینے میں ایک مرتبہ مہندی وسمہ دے، سال میں چار جوڑے پوشاک دو گرم اور دو سرد بنائے۔ تیل موجود رہے، میوے حسب قدرت ورواج کھلائے۔ عید کے دنوں میں بہ نسبت اور موقعوں کے کھانے پینے وغیرہ کی چیزیں مہیا کرے۔ اسی طرح شوہر کے حقوق عورت پر ہیں۔ ایک عورت جناب رسالتمآبؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ یا حضرت زوجہ پر شوہر کا کیا حق ہے فرمایا کہ شوہر کی اطاعت کرے اس کی نافرمانی نہ کرے اور بغیر اس کی اجازت سے کوئی چیز کسی محتاج کو نہ دے اور سنتی روزہ بغیر شوہر کی اجازت کے نہ رکھے اور جس وقت وہ جماع کا ارادہ کرے تو انکار نہ کرے اگر چہ اونٹ پر بھی سوار ہو۔ بغیر شوہر کی اجازت کے باہر نہ جائے اگر بے اجازت باہر جائے گی تو آسمان وزمین کے فرشتے اس وقت تک اس پر لعنت کریں گے کہ جب تک گھر میں واپس آئے۔

حدیث میں ہے کہ زوجہ پر شوہر کا یہ حق ہے کہ خوشبو لگائے۔ اچھے کپڑے پہنے۔ بناؤ سنگار کرے۔ ہر صبح وشام شوہر کے سامنے حاضر ہو کہ اگر شوہر جماع کا اردہ رکھتا ہو تو موجود رہے اور انکار نہ کرے اور جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا کہ اگر سوائے خدا کے کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اور جس عورت کا شوہر اس کو جماع کے لئے بلائے اور وہ اس قدر تاخیر کرے کہ شوہر سو جائے تو فرشتے اس عورت پر اس وقت تک لعنت کرتے ہیں کہ شوہر بیدار ہو۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی تو اس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ پس عورتوں کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے شوہروں کو خوش رکھیں۔ اگر شوہر راضی ہے تو خدا اور رسولؐ

بھی راضی ہیں اور اگر وہ ناخوش ہے تو یہ بھی خوش نہیں ہو سکتے۔ اپنے شوہر کے آرام و راحت کو ہمیشہ مقدّم رکھیں بلکہ شوہر کے ماں بہن یعنی اپنی ساس نندوں کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کریں کیونکہ ان کی ناراضگی میاں بیوی کے درمیان میں سارے جھگڑوں کی جڑ ہے۔ اس طرح سسرال کی شکایت کبھی اپنے ماں باپ کے پاس جا کر نہ کرنی چاہیے۔ ورنہ بات بڑھ جاتی ہے اور ذرا سی زبان تمام عمر گھر آباد نہیں ہونے دیتی۔ ماں باپ کو چاہیے کہ اپنی لڑکیوں کو لڑکپن ہی سے اس قسم کی تعلیم دیں۔ لڑکیوں کو قرآن پڑھانے اور نماز روزہ کے ضروری مسائل تعلیم کرنے کے بعد کام کاج سینا پرونا اچھی اچھی عادتیں سکھانا چاہیے۔

جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہے کہ عورتوں کو کھڑکیوں اور کوٹھوں پر نہ جانے دو۔ ان کو چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورہ نور یاد دلاؤ۔ غرضیکہ ان میں ایسی عادتیں ڈالی جائیں جو شرفاء کی لڑکیوں میں ہونی چاہییں۔ پردہ کے متعلق بہت زیادہ اہتمام ہونا چاہیے کیونکہ نامحرم کے سامنے کھلم کھلا آنا حرام ہے۔ پردہ دار عورتوں سے پردہ کا اٹھنا قربِ قیامت کی دلیل ہے۔

اعمال بعد ولادت

بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کو غسل دینا، سفید پارچہ میں لپیٹنا، اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا اور خاکِ شفا یا شہد یا خرما کو فرات کے پانی یا شیریں پانی سے آمیزش کر کے اس کے تالو کو اٹھانا یہ سب امور ناف کاٹنے سے پہلے سنت ہیں۔

سورۃ الحاقہ یا معوذتین (سورہ الفلق وسورۃ الناس) کر لکھ کر بطور تعویذ بچہ کے گلے میں ڈالا جائے تو جمیع آفات و بلیات اور ہر شر سے محفوظ ہو جائے گا اور ام الصّبیان کے دفعیہ کیلئے یہ شکل لکھ کر بچہ کے گلے میں لٹکائی جائے: **جریوث اراوث هیون برطوث سلموث سلموما تعین الغیار وما درنا فرونا اهیون حیور.**

سنت ہے کہ بچہ کے پیدا ہونے سے سات روز بعد اس کا نام حضرات انبیاء وآئمہ معصومین علیہم السلام کے ناموں پر رکھا جائے۔ وہ نام رکھنے چاہییں جو عبودیت پر مشتمل ہوں مثلاً عبدالکریم، عبدالرحیم وغیرہ اور بدترین نام یعنی حکیم، حکم، خالد، مالک وحارث اور بدترین کنیت ابوعیسی، ابوالحکم اور ابو مالک نہیں رکھنے چاہییں۔ جس بچہ کا نام محمد رکھا جائے اس کی کنیت ابوالقاسم نہ ہو۔

سنت ہے کہ اسی روز عقیقہ کیا جائے اور اس سے پہلے بچہ کا سر منڈوایا جائے اور بالوں کے برابر سونا یا چاندی تصدّق کیا جائے۔ مکروہ ہے کہ سر مونڈنے کے وقت کچھ بال بطور کاکل یا گیسو چھوڑ دیئے جائیں۔ اسی روز بچہ کے کان میں خواہ لڑکا ہو یا لڑکی سوراخ کرنا مستحب ہے اور اس روز بچے کا ختنہ بھی سنت ہے۔

عقیقہ

عقیقہ سنت موکدہ ہے۔ گوسفند کی بجائے اس کی قیمت تصدّق کرنا کافی نہیں ہے اگر بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز کسی وجہ سے عقیقہ نہ ہوسکے تو اس کے بالغ ہونے کے وقت تک ولی کے ذمہ ہے اور بالغ ہونے کے بعد اسے خود اپنا عقیقہ کرنا چاہئے اور اگر بچہ ساتویں روز بعد زوال مر جائے تو بھی عقیقہ کا استحباب ساقط نہیں ہوتا۔ حدیث میں ہے کہ جب تک عقیقہ نہیں ہوتا۔ بچہ آفتوں میں مبتلا رہتا ہے۔

عقیقہ کے لئے اونٹ پانچ برس کی عمر، بکرا دو سال سے اور بھیڑ یا دنبہ ایک سال سے کم نہ ہو زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ سنت ہے کہ اس میں قربانی کے جانور کی سب شرطیں پائی جائیں یعنی دبلا پتلا نہ ہو اور کسی قسم کا جسمانی عیب اس میں نہ ہو۔ چاہیے کہ عقیقہ کا جانور نر ہو خواہ مولود لڑکا ہو یا لڑکی۔

سنت ہے کہ ذبح کے بعد جانور کا بند سے بند جدا کریں۔ ہڈیاں نہ توڑی جائیں۔ گوشت پکا کر کم سے کم دس مومنین کی دعوت کی جائے۔ کچا گوشت تقسیم کرنے میں بھی مضائقہ نہیں ہے۔ عقیقہ کا چوتھا حصہ پاؤں کی طرف سے دایہ کو دیا جائے۔ اگر دایہ نہ ہو تو ماں کو دیا جائے کہ وہ اسے تصدّق کر دے۔ باقی تین حصے حاجت مند مومنین میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ چاہئے کہ بچہ کے ماں باپ اس گوشت کو نہ کھائیں بلکہ ان کے متعلقین جن کا کھانا پہننا ان کے ذمہ ہو وہ بھی نہ کھائیں۔ موتراشی سے پہلے جانور کو ذبح نہ کیا جائے بلکہ بعد میں یا دونوں کام ایک وقت میں اور ایک ہی مقام پر ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے: **بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيُقَةٌ عَنۡ فُلَان بِنۡ فُلَان لَحُمُهَا بِلَحۡمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظۡمُهَا بِعَظۡمِهٖ وَشَعۡرُهَا بِشَعۡرِهٖ وَجِلۡدُهَا بِجِلۡدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهَاوَقَاءً لِّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ.** (فلاں بن فلاں کی جگہ لڑکے اور اس کے باپ کا نام لے)۔

اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو اسی دعا کو اس طرح پڑھے: **بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيقَةٌ عَنۡ فُلَانَةَ ابۡنَةِ فُلَان لَحُمُهَا بِلَحۡمِهَا وَدَمُهَا بِدَمِهَاوَعَظۡمُهَا بِعَظۡمِهَا وَشَعۡرُهَا بِشَعۡرِهَا وَجِلۡدُهَا بِجِلۡدِهَا اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهَا وَقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيۡهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ .** یہاں بھی فلانة ابنة فلان کی جگہ لڑکی کا اور اس کے باپ کا نام لے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ذبح عقیقہ کے وقت یہ دعا پڑھے:

يَاقَوۡمِ اِنِّیۡ بَرِیۡءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِيۡفًا مُّسۡلِمًا وَمَااَنَامِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ . اِنَّ صَلٰوتِیۡ وَنُسُكِیۡ وَمَحۡيَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ لَاشَرِيۡكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَاَنَامِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ

اَلـلّٰھُمَّ مِنکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍوَّاٰلِ مُـحَـمَّـدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْ فلاں بن فلاں (یہاں مولوداوراس کے باپ کا نام لے) اوراس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر جانور کوذبح کیا جائے۔

ختنہ

بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کرنا سنت ہے۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچوں کا ساتویں روز ختنہ کرو کہ اس سے بچے کا بدن زیادہ پاک ہوتا ہےاوراسکے بدن میں گوشت پیدا ہوتا ہےاور جس کا ختنہ نہ ہوا ہو، زمین اس کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔ بچے کا ختنہ بلوغ تک ولی کے ذمہ ہےاور جب لڑکا بالغ ہوجائے تو پھر خود اس پر واجب ہےاور ختنہ کے وقت یہ دعا پڑھی جائے:

اَلـلّٰھُـمَّ ھٰـذِہٖ سُـنَّتُکَ وَسُـنَّۃُ نَبِیِّکَ صَـلَـوَاتُکَ عَلَیْـہِ وَاٰلِـہٖ وَاتِّبَاعُ مِثَالِکَ وَکُتُبِکَ لِـمَشِیَّتِکَ وَاِرَادَتِکَ وَقَضَآئِکَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَہٗ وَقَضَآءٍ حَتَمْتَہٗ وَحُکْمٍ اَنْفَذْتَہٗ فَاذُقْہٗ حَرَّالْحَدِیْدِ فِیْ خِتَانِہٖ وَحَجَامَتِہٖ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِہٖ مِنِّیْ اَلـلّٰھُمَّ فَطَھِّرْہُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِیْ عُمُرِہٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِہٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِہٖ وَزِدْہُ فِی الْغِنٰی وَادْفَعْ عَنْہُ الْفَقْرَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ.

اعمال رضاع مولود حق فرزند

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت ہے کہ فرزند کے لئے زنِ دیوانہ وزن بدکردار کے دودھ سے اجتناب کرو۔ جب عورت کا دودھ کم ہوتو سورہ یٰسٓ یا سورہ فتح یا سورہ حجر زعفران سے لکھواوراسے پانی سے دھوکر عورت کو پلاؤ اس کا دودھ زیادہ ہو جائے گا اوراگر بچہ مٹی کھاتا ہوتو یہ آیت (سورہ سبا کی) لکھ کر بطور تعویز بچے کے گلے میں

ڈالیں۔بچہ مٹی کھانا چھوڑ دے گا۔

وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَايَشْتَهُوْنَ كَمَافُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ o

دانتوں کے آسانی سے نکل آنے کیلئے سورہ ق کولکھ کر اسے پانی سے دھوئیں اور اس پانی سے بچہ کے دہن کو دھوئیں۔دانت آسانی سے نکل آئیں گے۔

جب بچہ تین سال کا ہوجائے تو اس سے کہلواؤ: لَآاِلٰـهَ اِلَّاالـلّٰـهُ اور جب اس کی عمر تین سال سات ماہ اور بیس روز کی ہوجائے تو اسے پڑھاؤ کہ وہ سات بار: مُـحَـمَّـدٌ رَّسُـوْلُ الـلّٰهِ کہے اور ولایت حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی تعلیم دو۔جب وہ پانچ سال کی عمر کا ہوجائے تو اسے دائیں بائیں کی پہچان کراؤ اور اسے کہو کہ روبقبلہ ہوکر سجدہ کرے۔

جب سات برس کا ہوجائے تو اسے کہو کہ منہ ہاتھ دھو کر نماز پڑھے اور مکتب میں جائے اور نوسال کی عمر میں بچہ کو کہو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر ترک کرے تو اسے سرزنش کرو۔جب بچہ چودہ سال کا ہوجائے تو اسے کہو کہ کسب علوم کرے اور حلال وحرام یاد کرے۔

باپ کا یہ فریضہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام تجویز کرے اسے ادب سکھائے۔قرآن شریف پڑھائے۔آئمہ معصومین علیہم السلام کے نام سکھائے ان کی سیرت اور ان کے فضائل ومصائب سے آگاہ کرے۔اسے پاک رہنے کی ہدایت کرے اور اسے خوش حال زندگی بسر کرنے کے لئے تربیت دے۔

طلاق کا بیان

زوجہ کو زوجیت سے خارج کرنے کا نام طلاق ہے اور چونکہ طلاق بڑا سخت معاملہ ہے لہٰذا نہایت اچھی طرح اور ٹھنڈے دل سے سوچ سمجھ کر طلاق کا اقدام کیا جائے۔پاک دامن عورت کے طلاق پر عرش الٰہی کانپ اٹھتا ہے اور خداوند عالم کے نزدیک حلال امور

میں طلاق سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نہیں ہے۔

جب زن وشوہر کی نا اتفاقی وناچاقی بالکل اصلاح کے قابل نہ رہے اور بجز علیحدگی کے اور کوئی چارہ کار نہ ہو طلاق ضروری ہوجاتی ہے خصوصاً جب کہ عورت اپنی علیحدگی کے لئے جائز خواہش بھی رکھتی ہو تو شوہر کا طلاق پر آمادہ نہ ہونا ظلم عظیم اور عورت کے لئے بڑی مصیبت ہے۔

طلاق دینے والے کی شرائط یہ ہیں کہ وہ عاقل ہو۔ بالغ ہو۔ اپنے قصد واختیار سے طلاق دے۔ لہذا نابالغ اور مجنون کا طلاق دینا صحیح نہیں ہے البتہ مجنون کا ولی اگر اس کی زوجہ کو طلاق دے تو جائز ہے بخلاف نابالغ کے ولی کے کہ وہ طلاق نہیں دے سکتا اور بے قصد وارادہ یا مذاق مذاق میں ویسے ہی طلاق کے الفاظ نکل جانے سے طلاق نہیں ہوتی اور نہ جبراً طلاق صحیح ہوگی۔

شرائط مطلقہ :

۱۔ عقد دائم میں ہو پس متعہ میں طلاق نہیں ہے بلکہ اس میں جب مدت گزر جائے یا شوہر مدت بخش دے جدائی حاصل ہوجائے گی۔

۲۔ طلاق کے وقت حیض ونفاس سے پاک ہو۔ [۱] لیکن اگر غیر مدخولہ یا حاملہ ہو [۲] یا شوہر کہیں باہر ہو [۳] اور اسے حالات معلوم نہ ہوسکیں [۴] تو ان صورتوں میں اس کے

---

[۱] کبیر السن، غیر یائسہ اور غیر حاملہ میں بھی شرط ہے کہ طہر میں جماع نہ ہوا ہو۔ (آقای محسن حکیم)

[۲] حمل کا علم بھی ہوگیا ہو پس اگر علم نہ ہو کہ حمل ہے تو احوط یہ ہے کہ معلوم ہونے کے بعد پھر سے طلاق دے اس طرح اس صورت میں بھی بنا بر احتیاط پھر سے طلاق دے کہ جب طلاق اس پاک رہنے کے زمانہ میں واقع ہوئی ہو جس میں جماع ہوا ہو اور حمل بھی رہ گیا ہو جو ظاہر نہ ہوا ہو۔

[۳] ہاں اگر اس کے باہر جاتے وقت وہ حیض سے تھی یا پاک اور جماع کر چکا تھا تو ایسی صورت میں طلاق کے لئے اتنا عرصہ ٹھہرے کہ عادتاً علم ہوجائے کہ دوسرے طہر کا زمانہ آگیا۔

[۴] یہاں تک کے عادت وغیرہ شرعی طریقوں سے بھی نہ معلوم ہوسکیں۔ (آقای محسن حکیم)

لحاظ کی ضرورت نہیں ہے۔طلاق صحیح قرار پائے گی۔اگر چہ بعد میں معلوم ہو کہ بوقت طلاق حیض یا نفاس کی حالت میں تھی۔

۳۔ طلاق اس زمانہ طہارت میں ہو جس میں جماع نہ ہوا ہو۔مگر یہ شرط نابالغ لڑکی اور حاملہ اوراس عورت کیلئے نہیں ہے۔جس کی عمر حیض آنے کی ختم ہو چکی ہو۔لیکن جو عورت سن حیض میں ہو مگر حیض نہ آتا ہواس کی طلاق جماع کے تین مہینے بعد صحیح ہوگی۔

۴۔ مطلقہ کا تعین ہو پس کسی ایک زوجہ کو بلا تعین طلاق دنیا صحیح نہ ہوگا۔

شرائط طلاق:

صیغۂ طلاق صحیح عربی میں ہو اور دو عادل گواہوں کے سامنے ہو جو صیغۂ طلاق کو سنیں۔صیغہ کے لئے اگر شوہر خود جاری کرے تو صرف یہ کہنا کافی ہے:

فُلَانَةَ زَوْجَتِيْ طَالِقٌ (فلانہ کی جگہ اپنی زوجہ کا نام لے)

اوراگر کسی کو وکیل کر دیا ہو تو وہ یہ کہے:

فُلَانَةَ زَوْجَةُ مُوَكِّلِيْ طَالِقٌ (لفظ فلانۃ کی جگہ عورت کا نام لے)

☆ لفظ طَالِقٌ کہے بغیر طلاق نہ واقع ہوگی۔

اقسام طلاق

دو قسم کی طلاق ہے۔

1 ۔ طلاق بائن :

جس کے بعد عدۃ کے اندر طلاق دینے والا رجوع نہیں کر سکتا۔اس کی پانچ صورتیں ہیں:

ا۔ایسی سن رسیدہ عورت (زن یائسہ) کا طلاق جس کے حائض ہونے کا زمانہ ختم ہو چکا ہو۔

۲۔ نابالغ لڑکی کا طلاق۔

۳۔ زوجہ غیر مدخولہ کا طلاق یعنی وہ طلاق جو صرف نکاح کے بعد رخصتی سے قبل عمل میں آئے

۴۔ تیسری مرتبہ کی طلاق جس کے بعد اس عورت کی طرف رجوع نہیں ہوسکتا۔صورت یہ ہے کہ اگر ایک دفعہ طلاق دینے کے بعد عدۃ گزر گیا اور پھر نکاح کیا اور دوبارہ طلاق دیا اور عدۃ گزرنے کے بعد پھر نکاح کیا۔اب تیسرا اگر طلاق دیا تو عدۃ گزرنے کے بعد اس کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا۔جب تک کہ محلّل نہ ہوجائے لیکن اگر پھر ایسا ہوا کہ عدۃ میں دو دفعہ رجوع کر کے تیسرا (یعنی چھٹا) طلاق ہو۔اور پھر محلل کی ضرورت ہو۔اور محلل کے بعد پھر شوہر اوّل عقد کرے اور پھر ایسے ہی تین طلاق دے۔تو نویں طلاق کے بعد وہ ابدی طور پر حرام ہوجائے گی۔

(۵) اس عورت کی طلاق جو شوہر سے کراہت رکھتی ہو اور اسے طلاق کے عوض میں کچھ مال دے یا اسے حق مہر بخش دے اس طلاق کا نام ''طلاق خلعی'' ہے۔اسی طرح اگر زوجہ وشوہر ایک دوسرے سے کراہت رکھتے ہوں اور زوجہ شوہر کو طلاق کے عوض کچھ دے جسے ''مبارات'' کہتے ہیں تو یہ بھی طلاق بائن ہوگی۔صرف پانچویں صورت (عدۃ خلع و مبارات) میں اگر عورت عدۃ کے اندر خود اس مال کی واپسی چاہیے جو طلاق کے عوض میں شوہر کو دیا ہے تو شوہر کو بھی اس طلاق میں رجوع کا حق حاصل ہوجائے گا۔

2۔ طلاق رجعی :

جس میں عدّ ۃ کے اندر شوہر رجوع کرسکتا ہے اور عورت مطلقہ رجعیہ زوجہ کے حکم میں ہے اور جب تک اس کا عدۃ تمام نہ ہوگا۔شوہر کے مرنے پر میراث پائے گی اور اسی طرح اگر وہ مرجائے تو شوہر بھی اس کا ترکہ پائے گا۔

خلع میں بھی شرط ہے کہ شوہر بالغ وعاقل ہو اور بقصد واختیار خلع واقع کرے۔

اور عورت حیض میں نہ ہو اور اس طہر میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو جیسا کہ طلاق میں بیان ہوا پہلے ''عوض'' یا مقدار مال کی تشخیص کی جائے اور اس کی کوئی حد معین نہیں ۔ پس جس پر شوہر و زوجہ راضی ہو جائیں ۔ اگر وکیل ہو تو یوں کہے: زَوْجَتُ مُوَكِّلِي مُخْتَلِعَةٌ عَلٰى عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ اور خلع بعوض زر مہر ہو تو کہے: عَلٰى عِوَضِ الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور لفظ مختلعة میں بکسر لام اور بفتح لام دونوں کا احتمال ہے پس بنا بر احوط ایک مرتبہ مُخْتَلِعَةٌ اور دوسری مرتبہ مُخْتَلَعَةٌ کے ساتھ کہے اور اگر شوہر خود صیغہ خلع جاری کرے تو کہے: زَوْجَتِي فلانة مُخْتَلِعَةٌ عَلٰى عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ یا زوجہ کو مخاطب کر کے کہے: اَنْتِ مُخْتَلِعَةٌ عَلٰى عِوَضِ الْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ اور فلانة کی جگہ اپنی عورت کا نام لے اس میں بھی قرأت کا لحاظ اور معنوں کا جاننا ضروری ہے اور صیغہ خلع کے بعد صیغہٴ طلاق بھی جاری کرے پس وکیل یوں کہے: زَوْجَتُ مُوَكِّلِي مُخْتَلِعَةٌ فَهِيَ طَالِقٌ .

عدّۃ طلاق

نابالغہ لڑکی اور غیر مدخولہ اور زن یائسہ کے لئے طلاق کا عدۃ نہیں ہے اور جس عورت کو حیض آتا ہو اس کے عدۃ کا زمانہ تین طہر ہوگا مثلاً طلاق کے بعد پہلا طہر اگرچہ ایک لحہ بھر بھی ہو تو اس کا شمار ہو جائے گا ۔ دوسرا طہر اس سے پہلے حیض سے پاک ہونا ۔ تیسرا طہر دوسری حیض کے ایام ختم ہو کر پورا پاک رہنے کا زمانہ، بس یہ عدۃ کا زمانہ ہے اور تیسرا حیض شروع ہوتے ہی عدۃ سے باہر ہو جائے گی ۔ وہ عورت جس کا سن تو حیض آنے کا ہو لیکن وہ حائض نہ ہوتی ہو، اس کے لئے طلاق کا عدۃ تین مہینے کا زمانہ ہے (احوط یہ ہے کہ دو طہر

پورے دونوں حیض میں جس کی مدت زیادہ ہواس کو زمانہ عدۃ قرار دے)۔
ممتوعہ عورت کے عدۃ کی مدت دو حیض ہوگی (یعنی نوے دن۔ آقای محسن حکیم) اور اگر زوجہ حاملہ ہوتو اس کے عدۃ کی مدت تا وضع حمل ہوگی۔ خواہ وضع حمل اسقاط ہی صورت میں کیوں نہ ہو۔ ہرعورت کے لیے عدۃ کا زمانہ طلاق واقع ہونے کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے اور عدۃ کے اندر اس عورت کا نان ونفقہ ومکان مرد کے ذمہ ہے۔ جس کو طلاق رجعی دی گئی ہو۔ اس زمانہ میں عورت کے لئے مکان سے باہر نکلنا ناجائز ہے اور طلاق بائن میں صرف حاملہ عورت کے نان ونفقہ وغیرہ کا بچہ پیدا ہونے تک مرد ذمہ دار ہے۔

عدۃ وفات

وہ عدۃ ہے جو شوہر کے مرنے پر زوجہ کے لئے واجب ولازم ہے۔ عدۃ وفات کی مدت چار مہینے دس دن ہے۔ خواہ زوجہ نابالغہ ہو، یائسہ ہو یا غیر یائسہ ہو یا غیر مدخولہ ہو یا ممتوعہ ہو۔ لیکن اگر زوجہ حاملہ ہوتو چار مہینے دس دن اور وضع حمل ان دونوں میں جو زمانہ زیادہ ہووہی عدۃ کی مدت قرار پائے گا۔ اگر زوجہ کنیز ہو[1] تو عدۃ وفات دو مہینے پانچ دن ہوگا اور عدۃ وفات اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب عورت کو شوہر کے مرنے کی خبر معلوم ہو۔ جس عورت کا شوہر مر جائے۔ اس پر زمانہ عدۃ میں رنگین لباس، سرمہ اور اس قسم کی چیزوں سے زینت کرنا حرام ہے کیونکہ ایسا عمل بناؤ سنگھار کہا جاتا ہے۔

---

[1] احوطہ یہ ہے کہ کنیز بھی آزاد عورت کی طرح چار مہینہ دس دن عدۃ رکھے بلکہ ام ولد (یعنی صاحب اولاد) کے لئے یہ حکم قوت سے خالی نہیں ہے۔ آقای محسن حکیم

ظہار کا بیان

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو اپنی ماں یا بہن کی پشت سے تشبیہ دے۔ اپنی عورت سے یہ کہے: اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ (اَوْ اُخْتِیْ) یعنی تو میرے لیے میری ماں یا بہن کی پشت کی مانند ہے۔ اسے ظہار کہتے ہیں۔ [1] جس سے زوجہ حرام ہو جاتی ہے جب تک کہ کفارہ نہ دے۔ اس میں شرط ہے کہ زوجہ مدخولہ ہو اور شوہر بالغ اور عاقل ہو۔ اس نے بقصد واختیار ظہار کیا ہو۔ شاہدین عادلین کے سامنے الفاظ کہے ہوں اور ظہار ایام حیض میں واقع نہ ہو۔ اور اس طہر [2] میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو۔

کفارہ کی صورت یہ ہے کہ پہلے غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔ پھر اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تب دو مہینے کے روزے رکھے اور جب یہ ممکن نہ ہو۔ تب ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

---

[1] ظہار سے زوجیت زائل نہ ہوگی نہ ظہار میں عدۃ ہے صرف مرد کو جماع کرنا حرام ہے جب تک کہ کفارہ نہ دیا جائے۔ آقای محسن حکیم۔

[2] طہر میں جماع نہ ہونے کی شرط اس وقت ہے جبکہ شوہر حاضر یا حاضر کے حکم میں ہو۔ آقای محسن حکیم

درس 12

بیان غسل میّت و دیگر احکام میّت

احتضار:

احتضار (جانکنی) کے وقت مرنے والے کے پاس جولوگ موجود ہوں ان کواور انتقال کے بعد دوسرے لوگوں کو بھی مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا چاہیے:

۱۔ واجب ہے کہ حالت احتضار میں محتضر (جو حالت جانکنی میں ہو) کو اس طرح قبلہ رخ [۱] لٹائیں کہ منہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ کی سمت ہوں اور بنا پر احوط غسل سے فراغت تک میت کو اسی طرح قبلہ رخ رکھیں۔ پھر اس طرح رکھیں کہ جیسے جنازہ کو نماز کے لئے رکھتے ہیں۔

۲۔ مستحب ہے کہ مرنے والے کو کلمہ شہادتین اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی امامت وولایت کا اقرار اور دیگر اعتقادات حقہ کی تلقین کریں۔

۳۔ یہ کلمات تلقین کئے جائیں: لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَافِيْهِنَّ وَمَابَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط

اور یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَّعَاصِيْكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَمِنْ طَاعَتِكَ

---

[۱] مسلمان کو قبلہ رخ لٹانا ہر مسلمان پر احتیاط واجب ہے بلکہ اگر ممکن ہو تو خود محتضر یعنی مرنے والے سے قبلہ رخ لٹانے کے لیے اجازت لینا ضروری ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حاکم شرع اور ولی جنازہ سے بصورت امکان اجازت لینا ضروری ہے (آقای محسن حکیم)۔

اور یہ دعا پڑھیں: یَامَنْ یَّقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْعَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْر

اور یہ دعا: اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ فَاِنَّکَ رَحِیْمٌ ط خصوصاً دعائے عدیلہ پڑھیں۔

۴۔ مستحب ہے کہ مرنے والے کے پاس قرآن مجید پڑھیں تا کہ جان کنی کا مرحلہ سہل ہو جائے۔ خصوصا سورہ یسین، سورہ صافات، سورہ احزاب اور آیت لکرسی ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ تک پڑھیں۔

۵۔ اگر جان کنی دشوار ہو تو اس کو وہاں منتقل کریں کہ جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ بشرطیکہ وہاں تک لے جانے میں اسے اذیت نہ ہو۔

٦۔ مستحب ہے کہ روح نکلنے کے بعد میت کے چشم ولب بند کر دیں اور دونوں ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں میں پھیلا دیں۔

۷۔ میت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں۔

۸۔ اگر رات میں انتقال ہو تو احترام میت میں وہاں چراغ روشن کر دیں۔

۹۔ مومنین کو جنازہ کے ساتھ شریک ہونے کے لئے اطلاع دیں۔

۱۰۔ دفن میں جلدی کریں۔

۱۱۔ اگر مرنے میں شبہ ہو تو واجب ہے کہ تاخیر کریں تا کہ یقین ہو جائے۔

میت کو تنہا چھوڑنا اور جنب یا حائض کا میت کے پاس آنا اور حالت نزع میں مرنے والے کو ہاتھ لگانا اور بوقت جان کنی اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا یا زیادہ رونا مکروہ ہے۔

ولی میت :

جملہ اعمال واجبہ غسل وکفن اور نماز ودفن واجب کفائی ہیں یعنی تمام مومنین پر واجب ہیں لیکن اگر صرف ایک شخص ان کاموں کو انجام دے دے تو یہ فرض دوسروں سے ساقط ہو جائے گا۔

میت کے ولی کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا شخص متوجہ نہیں ہوسکتا لیکن اگر وہ (ولی میت) اپنے فرائض میں کوتاہی کررہا ہو اور میت کو بے دفن وکفن ڈال رکھا ہو تو پھر دوسروں پر واجب ہوگا کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے بھی متوجہ ہوں۔ میت اگر زوجہ ہے تو شوہر تمام اعزہ واقربا سے اولیٰ ہے اور وہ غسل دینے کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا اور اگر زوجہ نہ ہو تو اگر کسی خاص شخص کے غسل دینے کے بارے میں وصیت نہ ہو تو جو میراث میں سب سے زیادہ حقدار ہے (پہلے طبقہ اول پھر طبقہ دوم اور پھر طبقہ سوم) وہی غسل دینے میں بھی سب سے زیادہ حقدار ہو گا۔ اگر وصیت کی ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ جس کے متعلق وصیت ہوگی وہ سب پر مقدم ہوگا۔

بنا بر احوط جہاں تک ممکن ہو ولی کی اجازت اور وصیت پر عمل دونوں کو جمع کر لیا جائے۔ ہر طبقہ ورثہ میں عورت سے مرد مقدم رہے گا اور ترکہ میں زیادہ حصہ والا شخص بمقابلہ کم حصے والے کے ولی ہوگا کسی طبقہ کا شخص موجود نہ ہو تو حاکم شرع بنا بر احوط اوروں پر مقدم ہوگا اور اس کے بعد مومنین عادلین ہوں گے۔

احکام غسل میت

میت کو غسل دینا ثواب عظیم کا موجب ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی شخص میت کو غسل دیتا ہے تو اس کے بارے میں خدا فرماتا ہے کہ میں اس شخص کے گناہوں کو اس طرح دھوؤں گا کہ جس طرح ایک دن یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا لہٰذا مومنین کو چاہئے کہ حصولِ ثواب کے لئے میتِ مومن کو غسل دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں غسل کے متعلق بوڑھے، جوان یا بچہ کی میت میں کچھ فرق نہیں یہاں تک کہ چار مہینے کی مدت کا حمل بھی اگر ساقط ہو جائے تو اس بچہ کو بھی بمطابق قاعدہ غسل وکفن دینا اور دفن کرنا واجب ہے۔ البتہ چار مہینے سے کم میں ساقط ہونے پر غسل واجب نہیں ہے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں۔

دو قسم کی میت غسل سے مستثنٰی ہے۔ایک شہید جو معرکہ جہاد میں مارا جائے۔اسے بغیر غسل وکفن انہی کپڑوں میں بعد نماز جنازہ دفن کر دیا جائے گا۔ دوسرے وہ شخص کہ جس کا قتل کرنا شرعاً واجب ہو کہ اس کو اول غسل میت کرنے کا حکم دیا جائے گا اور کفن پہننے کے بعد قتل کیا جائے گا پھر اس پر نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔

شرائط غسل دھندہ:

میت کو غسل دینے والے کے لئے چند شرائط ہیں:

اول یہ کہ وہ بالغ وعاقل اور شیعہ اثنا عشری ہو۔

دوسرے یہ کہ اگر میت مرد کی ہو تو غسل دینے والا بھی مرد ہو۔اگر عورت کی میت ہے تو غسل دہندہ عورت ہونی چاہیئے اس لئے کہ مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نہیں ہے اگر چہ وہ ایک دوسرے کے محرم ہی کیوں نہ ہوں لیکن مجبوری کی حالت میں کپڑا ڈال کر غسل دینا جائز ہے۔اگر میت نامحرم کی ہو تو حالت مجبوری میں بھی جائز نہیں ہے۔البتہ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو ہر صورت میں غسل دے سکتی ہے۔

احتیاط یہ ہے کہ شوہر یا زوجہ میت کی شرم گاہ پر نظر نہ کرے اسی طرح کنیز کو اس کا آقا بھی غسل دے سکتا ہے۔احوط (وجوبی) یہ ہے کہ آقا کو کنیز غسل نہ دے اور مرد کا تین سال تک کی لڑکی کو اور عورت کا تین سال تک کے لڑکے کو بغیر کپڑا اڈالے غسل دینا صحیح ہے۔

کیفیت غسل میت:

میت کو تین غسل ترتیب وار دینا واجب ہیں۔

پہلا غسل: آب سدر یعنی بیری کے پانی سے۔

دوسرا غسل: کافور کے پانی سے۔

(ان دو پانیوں میں کم سے کم بیری کے پتوں کی جھاگ اور کافور اتنی مقدار میں ہو کہ اسے

آب سدر یا آب کافور کہہ سکیں اور زیادہ سے زیادہ مقدار یہ ہے کہ وہ پانی ہونے سے خارج نہ ہوجائے یعنی آب مضاف نہ کہلائے۔)

تیسرا غسل: خالص سادہ پانی سے۔

سب سے پہلے میت کو تختہ پر اس طرح لٹائیں کہ پاؤں قبلہ کی طرف رہیں۔ کپڑوں کو پاؤں کی طرف سے نکالیں۔ اگر تنگ ہوں تو ولی کی اجازت سے چاک کردیں۔ واجب ہے کہ غسل سے پہلے میت سے نجاست اور میل و کثافت وغیرہ دُور کریں اور تمام جسم کو پاک کرلیں اور واجب ہے کہ میت کی شرم گاہ کو نامحرم سے چھپائیں۔ اس کے بعد واجب ہے کہ غسل دینے والا اور اگر کوئی اس کا مددگار ہو تو احوط یہ ہے کہ وہ بھی اس طرح نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آب سدر سے واجب قربۃ الی اللہ۔

اسی طریق پر غسل دینا شروع کرے کہ جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے کہ اول سر دوگردن کو ایسا دھوئے کہ بالوں کی جڑ تک خوب پانی پہنچ جائے۔ پھر ذرا کروٹ دے۔ میت کی داہنی جانب گردن سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک مع تلوے کے دھوئے اور پھر اس طرح بائیں جانب کو دھوئے۔ پیشاب و پاخانے کے مقامات کو دونوں طرف کے ساتھ پورا دھوئے۔

اس کے بعد کافور کے پانی کے ساتھ دوسرا غسل شروع کرے۔ اس طرح نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آب کافور سے واجب قربۃ الی اللہ اور اسی طرح غسل دے جیسا کہ مذکور ہوا۔

پھر خالص پانی سے تیسرا غسل شروع کرے اور یہ نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آب خالص سے واجب قربۃ الی اللہ اور اسی ترتیب سے غسل دے۔

مستحبات غسلِ میت:

غسل میت کے بارے میں حسب ذیل امور مستحب ہیں:

۱۔ چھت وغیرہ کے نیچے غسل دینا تاکہ زیر آسمان نہ ہو۔

۲۔ غسل کا پانی گرنے کے لئے گڑھا کھودنا۔

۳۔ غسل دینے والے کو میت کے داہنی طرف رہنا۔

۴۔ غسل دینے والے کو ہر غسل میں اپنے دونوں ہاتھ کہنوں تک دھونا۔

۵۔ غسل سے پہلے میت کو بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے وضو دینا۔

۶۔ ہر غسل میں میت کے سر اور داہنی جانب اور بائیں جانب کو تین تین مرتبہ دھونا۔

۷۔ میت کی انگلیاں اور دوسرے جوڑوں کو آہستگی سے ملنا اور نرم کرنا۔

۸۔ غسل دینے میں میت کے جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ تمام اعضاء پر اچھی طرح پانی پہنچ جائے

۹۔ غسل دینے والے کو غسل کے وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا۔ بہتر یہ ہے کہ برابر یہ کہتا رہے۔ رَبِّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ

۱۰۔ تینوں غسل سے فارغ ہونے کے بعد میت کے جسم کو پاکیزہ کپڑے سے خشک کرنا تاکہ کفن جلدی بوسیدہ نہ ہو۔

۱۱۔ اگر غسل دینے والا شخص ہی میت کو کفن پہنائے تو اس کا اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ اور دونوں پاؤں کو گھٹنوں تک دھونا۔

مکروہات غسل میت :

غسل میت کے متعلق جو امور مکروہ ہیں وہ آٹھ ہیں:

۱۔ میت کو بٹھا کر غسل دینا۔

۲۔ غسل دینے والے کا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان میت کو لینا۔

۳۔ میت کا سر مونڈنا یا کسی اور حصہ جسم کے بال اکھاڑنا۔

۴۔ ناخن کاٹنا۔

۵۔ بالوں میں کنگھی کرنا۔

۶۔ گرم پانی سے غسل دینا۔

۷۔ غسل کا پانی چوبچہ وغیرہ میں چھوڑنا۔

۸۔ حاملہ عورت کی میت کے شکم پر ہاتھ پھیرنا۔

چند مسائل :

۱۔ اگر میت جنب یا حائض ہو تو غسل جنابت یا غسل حیض کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف غسل میت کافی ہے۔

۲۔ اگر اتنا پانی نہ ہو کہ اس سے تینوں غسل ہوسکیں تو ترتیب وار غسل دیں اور پانی ختم ہونے پر باقی غسل کے عوض تیمّم کرائیں۔ اگر بیری کے پتے اور کافور میسر نہ ہوں تو تینوں غسل آب خالص سے دیے جائیں لیکن نیت میں ترتیب کا خیال رکھیں۔

۳۔ اگر اثنائے غسل میں یا بعد غسل کے میت سے کوئی نجاست خارج ہو یا کسی دوسری نجاست سے میت کا بدن نجس ہو جائے تو غسل کا اعادہ واجب نہیں لیکن نجاست کا دور کرنا اور طہارت ضروری ہے۔

۴۔ اگر غسل میت کے لئے پانی بالکل دستیاب نہ ہو تو میت کو تین تیمّم دیئے جائیں ایک عوض سدر، دوسرا عوض کافور اور تیسرا عوض آب خالص کی نیت سے۔ لیکن احوط یہ ہے کہ چار تیمّم کرائیں اور چوتھے میں نیت کریں کہ یہ تیمّم تینوں غسلوں کے عوض ہیں۔

۵۔ اگر میت بغیر غسل کے دفن ہوگئی ہو یا کوئی ایک غسل بھول کر رہ جائے یا بعد دفن کے غسل کا باطل ہونا معلوم ہو تو پھر غسل یا تیمّم کے لئے قبر کھولنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے میت

کی ہتک نہ ہو۔

۶۔ غسل میت پر اجرت لینا ناجائز ہے بلکہ اگر مزدوری کی نیت سے غسل دے گا کہ قربۃ الی اللہ اس عمل کا ہونا مقصود نہ ہو تو غسل بھی باطل ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ جو روپیہ غسل دینے والے کو دیا جائے وہ اس روپیہ وغیرہ کو اپنا مقصد اصلی اور غسل دینے کی اجرت نہ قرار دے بلکہ اس کو قربۃ الی اللہ بجالانے کی نیت رکھے۔

۷۔ اگر میت کا ناخن یا بال یا دانت وغیرہ جدا ہو جائیں تو اسے بھی کفن میں رکھ کر دفن کر دیا جائے۔

حنوط میت:

مردہ کو غسل دینے کے بعد اس کی پیشانی دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے جو سجدہ کے سات مقامات ہیں ان پر کافور ملنا واجب ہے خواہ کفن پہنانے سے پہلے یا بعد میں ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے ہو اور اسی کو حنوط کہتے ہیں۔ بہتر ہے کہ غسل کے لئے کافور کے علاوہ حنوط کا کافور ۲ تولہ ۶ ماشہ ۱۰/۳ رتی ہو اور کم سے کم فضیلت کا مرتبہ ساڑھے چار ماشہ مقدار ہے۔

مستحب ہے کہ کافور کو ہاتھ سے ملیں اور پیشانی سے حنوط شروع کریں اور پھر باقی اعضاء میں جس پر اول چاہیں مل دیں اور جو کچھ باقی بچے اس کو سینہ پر ڈال دیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ سب جوڑوں میں مل دیں۔ اگر کافور صرف اس قدر مل سکے کہ غسل اور حنوط دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے تو غسل مقدم ہے۔ اگر کچھ باقی رہے اور محض ایک عضو کے حنوط کے لائق ہو تو پیشانی کا حنوط کر دیا جائے گا ورنہ بالکل کافور نہ ہونے پر حنوط ساقط ہے اور جو شخص حالت احرام میں مر جائے اس کے متعلق حنوط ساقط ہے۔

کفن میت :

کفن کے واجب پارچے میت کے اصل ترکہ سے لئے جائیں اگرچہ اس پر قرضہ ہو۔ البتہ زوجہ کا کفن شوہر پر واجب ہے لیکن اگر شوہر فقیر ہو تو واجب نہ ہوگا۔ اگر خود میت محتاج ہو اور کچھ بھی مال نہ چھوڑے تو بغیر کفن کے دفن کر سکتے ہیں لیکن مومنین کے لئے مستحب اور نہایت درجہ ثواب کا باعث ہے کہ اپنے پاس سے اس کو کفن دیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے مثل اس کے ہے جو میت کے لئے روز قیامت لباس کا ضامن ہو گیا ہو۔

شرائط کفن :

کفن میں چند شرطیں ضروری ہیں:

۱۔ مباح ہو۔	۲۔ نجس نہ ہو۔
۳۔ غصبی نہ ہو۔	۴۔ خالص ریشم کا نہ ہو۔

۵۔ کھال کا نہ ہو خواہ حلال گوشت تزکیہ شدہ جانور ہی کی کھال کیوں نہ ہو۔ بلکہ احوط یہ ہے کہ حلال گوشت جانور کے اون تک کا نہ ہو۔

کیفیت کفن :

میت مرد ہو یا عورت خواہ بوڑھا ہو یا جوان یا بچہ تین پارچوں کا کفن دینا واجب ہے:

۱۔ کفنی: جو میت کو شانے سے لے کر آدھی پنڈلی تک یعنی جسم کے آگے پیچھے دونوں رخ سے ڈھانک لے اور افضل یہ ہے کہ قدموں تک ہو۔

۲۔ لنگ: جو ناف اور زانو کے درمیانی حصہ کو ڈھانک لے اور افضل سینہ سے قدم تک ہے

۳۔ پوٹ کی چادر: جو اتنی ہو کہ میت کا سارا جسم اس میں آجائے اس طرح کہ طول اتنا ہو کہ دونوں سرے باندھے جاسکیں اور عرض اتنا کہ ایک سرا دوسرے سرے پر آجائے۔

ان تین کپڑوں کے علاوہ باقی پارچات کفن سنت ہیں:

مردانی میت کے لئے :

ا۔ عمامہ جو بہتر ہے کہ اتنا ہو جس کو سر پر لپیٹنے کے بعد دونوں طرف تحت الحنک ہو سکیں۔

۲۔ ران پیچ۔ ۳۔ پوٹ کی چادر

۴۔ دوسری اور چادر بلکہ تیسری چادر بھی مستحب ہے۔

زنانی میت کے لئے :

ا۔ مقنعہ ۲۔ اوڑھنی۔

۳۔سینہ بند اتنا کہ جو پستانوں پر پشت کی طرف بندھ سکے۔ ۴۔ ران پیچ۔

۵۔ مثل مرد کے ایک اور چادر بلکہ عورت کے لئے خصوصیت کے ساتھ تیسری چادر مستحب ہے۔

معمولی اوسط جسم کی میت کے لئے حسب ذیل تعداد میں کپڑا دینا مناسب ہے:

مردانہ کفن :

کفنی یعنی پیراہن (2 گز 8 گرہ)۔لنگ (1 گز 8 گرہ)۔چادر پوٹ (3 گز 12 گرہ)
ران پیچ (1 گز 4 گرہ)۔ عمامہ (3 گز)۔ بالائی چادر (6 گز) کل:18 گز

زنانہ کفن :

کفنی (2 گز 8 گرہ)۔ لنگ (1 گز 8 گرہ)۔ چادر پوٹ (3 گز 12 گرہ)۔
ران پیچ (1 گز 4 گرہ)۔ مقنعہ (13 گرہ)۔ اوڑھنی (1 گز 8 گرہ)۔
سینہ بند (12 گرہ)۔ بالائی چادر (6 گز)۔ کل:18 گز

مستحبات کفن :

کفن کے بارے میں حسب ذیل امور مستحب ہیں:

۱۔ عمدہ کفن دینا۔

۲۔ یقینی مال حلال سے کفن دینا۔

۳۔ احرام کے کپڑے یا اس کپڑے کا کفن دینا جس میں نماز پڑھی ہو۔

۴۔ مرنے سے پہلے اپنا کفن وغیرہ تیار رکھنا چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنا کفن تیار رکھے اس کا شمار غافل لوگوں میں نہ ہوگا۔

۵۔ کفن کا سفید کپڑا ہونا۔

۶۔ کفن کو اسی ڈورے سے سینا۔

۷۔ کفن میں خاک شفا رکھنا۔

۸۔ کچھ کافور کفن میں ڈالنا۔

۹۔ میت کے مقام پیشاب و پائخانہ پر کفن کے اندر کافی مقدار میں روئی رکھنا۔

۱۰۔ کفن کے تمام پارچے خواہ واجب ہوں یا مستحب ان کے حاشیہ پر میت اور اس کے باپ کا نام اور توحید، رسالت و امامت کی شہادت خاک شفا سے لکھنا جس کی مختصر صورت کافی ہے:۔ فلان بن فلان (فلانة بنت فلان) میت اور اس کے والد کا نام لیں

یَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِیًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا وَّمُحَمَّدًا وَّجَعْفَرًا وَّمُوْسٰی وَعَلِیًّا وَّمُحَمَّدًا وَّعَلِیًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَوْلِیَآءُ اللّٰهِ وَاَوْصِیَآءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَئِمَّتِیْ وَاَنَّ الْبَعْثَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ حَقٌّ ط

تمام قرآن مجید و دعائے جوشن کبیر و جوشن صغیر کا لکھنا بھی مستحب ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی جوشن کبیر کو کافور یا مشک سے ایک برتن پر لکھے اور اس کو دھو کر کفن پر چھڑکے تو خداوند عالم اس کو نکیرین کے ہول اور عذاب قبر سے بے خوف کر دیتا ہے اور فرشتے اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔

مکروہات کفن :

کفن کے متعلق چند امور مکروہ ہیں:

۱۔ کفن کو لوہے کی چیز مثلاً قینچی یا چاقو سے کاٹنا۔

۲۔ کفن میں آستین یا تکمہ بنانا البتہ اگر میت اپنے لباس میں دفن کی جائے تو آستین باقی رکھنے میں مضائقہ نہیں۔

۳۔ کفن کے پارچوں کا سینا بلکہ مستحب ہے کہ ایسے طول وعرض کا کپڑا لیا جائے۔ جس میں جوڑ لگانے کی ضرورت نہ ہو اور اگر نہ ملے تو مجبوری میں حرج نہیں ہے۔

۴۔ کفن سینے کے لئے ڈورے کو آب دہن سے تر کرنا۔

۵۔ کفن کو خوشبو لگانا۔

۶۔ ریشم ملے ہوئے کپڑے کا کفن دینا۔

۷۔ بغیر تحت الحنک عمامہ سر پر لپیٹنا۔

جریدتین :

میت کے ساتھ دو تر و تازہ لکڑیاں رکھنا سنت موکدہ ہے۔ ان کو ''جریدتین'' کہتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو درخت خرما کی لکڑی ہو۔ ورنہ بیری اور اس کے بعد بید یا انار رہے اور اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ہر تازہ لکڑی کافی ہے۔

حدیث میں ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں خشک نہیں ہوتیں۔ میت سے عذاب قبر برطرف رہتا ہے۔

مستحب ہے کہ کفن کی طرح جریدتین پر بھی کلمہ شہادتین اور اسمائے آئمہ معصومین علیہم السلام لکھے جائیں دونوں پر روئی لپیٹ کر ایک لکڑی کو کفنی کے اندر داہنی طرف میت کے جسم سے ملا کر اس طرح رکھیں کہ اس کا سرا میت کی ہنسلی سے ملا رہے۔ اسی طرح دوسری لکڑی بائیں جانب رکھیں لیکن کفنی سے اوپر رکھا جائے۔

ترتیب کفن:

پہلے کسی پاک چیز پر خواہ فرش ہو یا چارپائی پوٹ کی چادر بچھائیں۔ اس پر کفنی کا گریبان پھاڑ کر آدھی چادر بچھا دیں اور باقی کو سرہانے کی طرف رہنے دیں۔ پھر لنگ مقام ناف سے پنڈلیوں تک بچھا دیں۔ پھر ران پیچ کا ایک سرا پھاڑ کر اس جگہ رکھیں جہاں میت کی کمر رہے گی۔ اس کے بعد میت کو کفن پر لٹا دیں اور اس طرح حنوط کریں جس طرح کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پھر ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میت کی کمر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ ناف پر ہو۔ میت کے شرم گاہ پر اچھی طرح روئی رکھ دیں۔ ران پیچ کا دوسرا سرا اس گرہ میں نکال کر کھینچ دیں تا کہ مثل لنگوٹ کے ہو جائے اور روئی نہ گر سکے۔ اس کے بعد میت کے دونوں پاؤں ملائیں اور باقی ران پیچ کو رانوں پر لپیٹ دیں اور نیچے سے داہنی طرف کو سرا نکال کر کسی تہہ میں دبا دیں تا کہ کھلنے نہ پائے اس کے بعد لنگی باندھیں۔ اگر عورت کی میت ہو سینہ بند سینہ پر رکھ کر پشت پر گرہ لگا دیں۔ کفنی کا وہ سرا جو سرہانے رکھا ہوا ہے گلے میں ڈال کر پہنا دیں۔ اس کے بعد میت مرد کی صورت میں عمامہ باندھیں اور اس کے دونوں سرے ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر داہنی جانب کا سرا سینہ کے بائیں حصہ پر اور بائیں جانب کا سرا سینہ کے داہنے حصہ پر ڈال دیں۔ اسے تحت الحنک کہتے ہیں اور میت عورت ہونے کی صورت میں سر پر مقنعہ مثل رومال کے لپیٹ کر گرہ لگا دیں۔ پھر اوڑھنی اڑھا دیں۔ پوٹ کی چادر باندھنے سے پہلے خاک شفا اور جریدتین رکھ دیں۔ جیسا کہ بیان

ہو چکا۔ چادر کی ایک جانب میت پر ڈال کر دوسری جانب سے اس طرح ڈھک دیں کہ چادر کا ایک حصہ دوسرے حصہ پر آ جائے پھر ایک دھجی سے میت کے سر کی طرف چادر کو سمیٹ کر باندھیں اور ایک دھجی سے کمر پر اور ایک دھجی سے پاؤں کی طرف گرہ لگا دیں تا کہ کفن نہ کھلے اور چادر کی ایک تہہ دوسری تہہ سے علیحدہ نہ ہو جائے۔

مشایعت جنازہ:

جنازہ کے ساتھ چلنا اور اس کو کندھا دینا ثواب عظیم کا باعث ہے۔ احادیث میں اس بارے میں بے شمار آداب وفضائل وارد ہوئے ہیں۔ چنانچہ منقول ہے کہ جب جنازہ پر نظر پڑے تو کہے: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَا نًا وَّتَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ وَقَھَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ ط

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جس وقت جنازہ ملاحظہ فرماتے تو کہتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِیْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ جنازہ کو اٹھانے والے کہیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ. جنازہ کو چار آدمی چاروں گوشوں سے کاندھے پر اٹھائیں۔ کاندھا اس طرح دیں کہ اول میت کے داہنے شانے کو اپنے داہنے کاندھے پر پھر میت کے داہنے پاؤں کی طرف پھر میت کے بائیں پاؤں کی طرف اپنے بائیں کاندھے پر اور پھر اسی کاندھے سے میت کے بائیں شانے کو اٹھائیں۔ یہ خیال رکھیں کہ جب جنازہ کی ایک طرف سے دوسری طرف جائیں تو جنازہ کے آگے سے نہ گزریں بلکہ پیچھے سے جائیں۔ اور دعاء واستغفار کے علاوہ آپس میں کوئی دنیوی کلام نہ کریں۔

نمازمیت

نماز میت واجب کفائی ہے۔ یہ نماز جماعت سے ضروری نہیں ہے۔ اگر تنہا ایک شخص بھی پڑھ لے تو کافی ہے البتہ جماعت مستحب ہے۔ اس نماز میں طہارت شرط نہیں ہے۔ جنب وحائض و بے وضو سب پڑھ سکتے ہیں لیکن سنت ہے کہ نماز پڑھنے والا باوضو ہو یا غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے بلکہ اس موقع پر باوجود پانی موجود ہونے کے تیمّم بھی صحیح ہے۔ ہر مسلمان شیعہ اثناعشری کی میت پر خواہ وہ نیک اعمال ہو یا بداعمال، مرد ہو یا عورت، شہید ہو یا کسی دوسری صورت یعنی قصاص وغیرہ میں قتل کر دیا گیا ہو یا خودکشی کی ہو نماز پڑھنا واجب ہے۔ اس میں چھ سال کا بچہ بھی داخل ہے اور چھ سال سے کم عمر والے پر نماز پڑھنا مستحب ہے بشرطیکہ مردہ پیدا نہ ہوا ہو۔ اگر کسی میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھنا واجب ہے۔ کافر کی میت پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

نماز کے صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ نماز گزار بنا بر احوط (وجوبی) شیعہ اثناعشری ہو۔ اگر طفل صغیر نماز میت پڑھے تو صحیح ہے مگر اس کے پڑھنے سے باقی تمام مکلفین پر سے ساقط نہ ہوگی۔ نماز میت خواہ فرادیٰ پڑھی جائے خواہ با جماعت جب تک کہ میت کے ولی کی اجازت نہ لی جائے جائز نہ ہوگی۔ اگر نماز جماعت سے پڑھی جائے تو مقتدی بھی امام جماعت کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ اگر وہ دعائیں یاد نہ ہوں اور آواز نہ آتی ہو تو مختصر دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں بہرحال خاموش نہ کھڑے رہیں۔ جنازہ کو اس طرح رکھیں کہ جب نماز پڑھنے والے قبلہ رخ کھڑے ہوں تو مردہ کا سر اس کے داہنی جانب اور پاؤں بائیں جانب رہیں۔ اگر میت مرد ہو تو پیش نماز اس کی کمر کے مقابل اور اگر میت عورت ہے تو اس کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔

اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ اول اس طرح نیت کریں:

پانچ تکبیر نماز جنازہ حاضر اس میت پر پڑھتا ہوں واجب **قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ**

اس کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں اور پڑھیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں

اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ

ان کو حق کے ساتھ بھیجا جو کہ خوشخبری دینے والا ہے اور قیامت کے دن تک ڈرانے والا ہے

پھر دوسری تکبیر کہہ کر پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

اے خدا رحمت بھیج محمدؐ اور آل محمدؑ پر اور سلامتی بھیج محمدؐ اور آل محمدؑ پر

وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

اور برکت دے محمدؐ اور آل محمدؑ کو

وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ

اور رحم کر محمدؐ اور آل محمدؑ پر

كَاَفْضَلِ مَاصَلَّيْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ

جیسا کہ تو نے رحمت بھیجی اور سلامتی بھیجی اور برکت دی اور رحم کیا

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَآلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ابراہیمؑ اورآل ابراہیمؑ پراس لیے کہ تو قابل حمداور بزرگوار ہے

وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

رحمت بھیج تمام انبیاءؑ اور رسولوںؑ پر،

وَالشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ

شہیدوں پراورسچوں پراوراپنے نیک بندوں پر

اور پھر تیسری تکبیر کہہ کر پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اے خدا بخش دے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ان میں سے جو زندہ ہیں اور جو مر چکے ہیں

تَابِعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ بِالْخَیْرَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ

اے خدا ہم میں اوران میں نیکیوں کے ساتھ متابعت ظاہر کراس لیے کہ تو تمام دعاؤں کا قبول کرنے والا

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور بے شک تو سب چیزوں پر قادر ہے

اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر پڑھیں:

اگر میت مرد کی ہوتو اس طرح دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ

اے خدا یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری کنیز کا بیٹا ہے

نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ

اس نے تیرے پاس ٹھکانا کیا ہےاور تو ان سب سے بہتر ہے جس کے پاس ٹھکانہ کیا جاتا ہے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّاخَیْرًا وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا

بےشک ہم اس میں نیکی کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تو ہم سے بڑھ کر اس کے حالات کا عالم ہے

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ

اے خدا اگر وہ نیکی کرنے والا تھا تو اس کی نیکی میں زیادتی کر

وَ اِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّاٰتِہٖ

اور اگر گنہگار اور خطا کار تھا تو اس کے گناہوں سے درگزر فرما

وَاحْشُرْہُ مَعَ النَّبِیِّ وَالْاَئِمَّۃِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ

اور اس کو (قیامت میں) نبیؐ اور آئمہ طاہرین و طیبینؑ کے ساتھ محشور کر۔

اگر میت عورت کی ہو تو اس طرح دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ اَمَتُکَ وَابْنَۃُ عَبْدِکَ وَابْنَۃُ اَمَتِکَ

نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعْلَمُ مِنْھَا اِلَّاخَیْرًا وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا مِنَّا

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھَا

وَاِنْ کَانَتْ مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّاٰتِھَا

وَاحْشُرْھَا مَعَ النَّبِیِّ وَالْاَئِمَّۃِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ

پانچویں مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز ختم کریں

☆ **اگر میت نابالغ کی ہو** تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡهُ لِاَبَوَيۡهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجۡرًا ط

پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کریں

☆ **اگر میت ضعیف العقل ہو** کہ اچھی طرح حق و باطل میں تمیز نہ کر سکے تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِلَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاتَّبَعُوۡا سَبِيۡلَكَ وَقِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ط

پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کریں۔

☆ **اگر میت مجهول الحال ہو** یعنی اس کا مذہب معلوم نہ ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنۡ كَانَ يُحِبُّ الۡخَيۡرَ وَاَهۡلَهٗ فَاغۡفِرۡ لَهٗ وَارۡحَمۡهُ وَتَجَاوَزۡ عَنۡهُ

پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کریں۔

☆ اگر کسی شخص کو اتنی طولانی دعائیں یاد نہ ہو سکیں تو کم سے کم اتنا یاد کر لے۔

پہلی تکبیر کے بعد کہے: اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ط

دوسری تکبیر کے بعد کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط

تیسری تکبیر کے بعد پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ

چوتھی تکبیر کے بعد کہے: اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِهٰذَا الۡمَيِّتِ (میت مرد کے لیے)

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِهٰذِهِ الۡمَيِّتِ (میت عورت کے لیے)

پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کریں۔

☆ سنت ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر کہے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

نماز کے بعد سب لوگ اپنے مقام پر اس وقت تک کھڑے رہیں جب تک کہ جنازہ وہاں سے اٹھایا جائے خصوصا پیش نماز۔

مستحب ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھیں۔ ہر تکبیر پر ہاتھوں کو بلند کریں۔ نماز جماعت میں ماموین کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے۔ اگرچہ ایک ہی ماموم ہو۔ امام کو میت اور مومنین کے لئے بہت دعا کرنی چاہیے۔ نماز میت مسجدوں میں پڑھنی مکروہ ہے۔

دفن میت

میت کو اس طرح زیر خاک پوشیدہ کرنا کہ وہ درندوں سے محفوظ رہے اور بدبو نہ پھیلے۔ مثل نماز میت کے واجب کفائی ہے۔ اس میں ولی کے اذن کی ضرورت ہے اور واجب ہے کہ میت کو قبر میں داہنی کروٹ سے روبقبلہ لٹائیں۔ اگر میت کشتی یا جہاز میں ہو اور دفن کرنا ناممکن ہو تو کسی بڑے ظرف میں رکھ کر سر باندھ دیں اور دریا میں چھوڑ دیں یا اس کے پیروں میں کوئی وزنی چیز باندھ کر دریا میں ڈال دیں۔

جب دفن کے لئے جنازہ کو قبر کے قریب لائیں تو مستحب ہے کہ اول قبر سے دو تین گز کے فاصلہ پر اس کو رکھ دیں۔ پھر اٹھائیں اور کچھ آگے بڑھا کر رکھ دیں پھر یہاں سے اٹھا کر قبر کے بالکل قریب لے جائیں پھر تیسری مرتبہ آہستہ آہستہ قبر میں اتاریں۔ اگر میت مرد ہو تو اس کو قبر کی پائنتی سے اس طرح اندر اتاریں کہ اول سر داخل ہو۔ عورت کو قبر کے اس پہلو سے جو قبلہ کی طرف ہے عرض میں داخل کریں۔ باپ کا بیٹے کی قبر میں داخل

ہونا مکروہ ہے۔عورت کی میت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کرلیا جائے ۔عورت کی میت کو شوہر ورنہ ایسا رشتہ دار جو محرم ہو اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں دوسرا اور عزیز قبر میں اتارے۔میت کو قبر میں اتارنے والا شخص اس وقت باوضو اور ننگے سر، ننگے پاؤں کپڑوں کے بٹن یا بند اور تکمہ کو کھولے ہوئے ہو۔جب میت کو قبر میں رکھنے کے لئے اٹھایا جائے تو کہے: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِلٰی رَحْمَتِکَ لَا اِلٰی عَذَابِکَ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَلَقِّنْہُ حُجَّتَہٗ وَثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِیَّاہُ عَذَابَ الْقَبْرِ اور قبر دیکھنے کے وقت کہے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ رَوْضَةً مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا تَجْعَلْہُ حُفْرَةً مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ط

میت مرد کو قبر میں رکھتے وقت کہے: اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَ اَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ

میت عورت کو قبر میں رکھتے وقت کہے: اَللّٰھُمَّ اَمَتُکَ وَابْنَةُ عَبْدِکَ وَابْنَةُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ ط

قبر میں رکھنے کے بعد کہے: اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَصَاعِدْ عَمَلَہٗ وَلَقِّہٖ مِنْکَ رِضْوَانًا ط اور عورت کے واسطے کہے: اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَاعِدْ عَمَلَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا ط اور سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص اور معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھے۔

اس کے بعد میت کے داہنی جانب قبلہ رخ لٹانے کے بعد سنت ہے کہ کفن بند کھول دیں اور میت کے منہ سے کپڑا ہٹادیں تاکہ داہنا رخسارہ زمین سے لگ جائے اور تکیہ کی طرح سر کے نیچے کچھ مٹی رکھ کر اس کو بلند کریں اور منہ کے سامنے صرّہ (تھیلی) خاک شفا یا سجدہ گاہ اس طرح رکھ دیں کہ آلودہ ہونے کا اندیشہ نہ رہے پھر میت کا ولی یا وہ جس کو اجازت دے قبر

کے اندر ایک طرف کھڑا ہوتا کہ میت اس کے دونوں پاؤں کے درمیان نہ ہو جائے اور اپنے ہاتھ قینچی کی طرح کر کے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا شانہ اور بائیں ہاتھ سے میت کا بایاں شانہ پکڑے اور اچھی طرح تلقین کے وقت ہلاتا رہے اور بہتر ہے کہ عربی اور میت کی زبان میں دونوں طرح تلقین ہو۔

تلقین میت

شانوں کو ہلا کر تین مرتبہ کہیں:

اِسۡمَعۡ اِفۡهَمۡ یا فلان بن فلان (فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لیں)

عورت کے لیے تین مرتبہ کہیں:

اِسۡمَعِیۡ اِفۡهَمِیۡ یا فلانة بنت فلان (فلانۃ بنت فلان کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لیں)

اس کے بعد کہیں:

(نوٹ: درج ذیل میں خط کشیدہ الفاظ مرد کی میت کی تلقین کے لیے ہیں اور ان کے آگے بریکٹ میں الفاظ عورت کی میت کی تلقین کے لیے ہیں۔ مرد میت کے لیے خط کشیدہ الفاظ پڑھیں اور بریکٹ والے الفاظ چھوڑ دیں اور عورت کی میت کے لیے خط کشیدہ الفاظ چھوڑ دیں اور بریکٹ والے الفاظ پڑھیں۔)

هَلۡ اَنۡتَ(اَنۡتِ) عَلَی الۡعَهۡدِ الَّذِیۡ فَارَقۡتَنَا (فَـارَقۡتِنَا)عَلَیۡهِ مِنۡ شَهَـادَـةِ اَنۡ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُـوۡلُـهٗ وَسَیِّـدُ الـنَّبِیِّیۡنَ وَخَاتَمُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ سَیِّدُ الۡوَصِیِّیۡنَ وَاِمَامُ نِافۡتَـرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ وَاَنَّ الۡحَسَنَ وَالۡحُسَیۡنَ وَعَلِیَّ ابۡنَ الۡحُسَیۡنِ وَمُحَمَّدَ ابۡنَ عَلِیٍّ وَّجَعۡفَرَ ابۡنَ مُحَمَّدٍ

وَّمُوْسَی ابْنَ جَعْفَرٍ وَّعَلِیَّ ابْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ ابْنَ عَلِیٍّ وَّعَلِیَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ وَالْقَآئِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِیَّ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَ اَئِمَّتُکَ (اَئِمَّتُکِ) اَئِمَّةُ هُدًی اَبْرَارًا

یا فلاں ابن فلاں (فلانة بنت فلاں) میت اوراس کے باپ کا نام لیں

اِذَا اَتَاکَ (اَتَاکِ) الْمَلَکَانِ الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَ سَئَلَاکَ (سَئَلَاکِ) عَنْ رَبِّکَ(رَبِّکِ) وَعَنْ نَّبِیِّکَ (نَبِیِّکِ) وَعَنْ دِیْنِکَ (دِیْنِکَ) وَعَنْ کِتَابِکَ (کِتَابِکِ) وَعَنَ قِبْلَتِکَ (قِبْلَتِکِ) وَعَنْ اَئِمَّتِکَ (اَئِمَّتِکِ) فَلَا تَخَفْ (فَلَا تَخَافِیْ) وَ لَاتَحْزَنْ (لَاتَحْزَنِیْ) وَ قُلْ (قُوْلِیْ) فِیْ جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ وَالْکَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیّ نِالْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیّ نِالشَّهِیْدُ بِکَرْبَلَاءِ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ بَاقِرُ اِمَامِیْ عِلْمِ النَّبِیّیْنَ اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ نِالصَّادِقُ اِمَامِیْ وَمُوْسَی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ نِالرِّضَا اِمَامِیْ وَمُحَمَّدُ نِالْجَوَادُ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ نِالْهَادِیْ اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ الْعَسْکَرِیُّ اِمَامِیْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ هٰؤُلَآءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ط

اَئِـمَّتِـیْ وَسَـادَتِـیْ وَقَادَتِیْ وَشُفَعَآئِیْ بِهِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتبَرَّءُ فِیْ الدُّنْیَا وَلْاٰخِرَۃِ.

ثُمَّ اعْلَمْ یَا فلان بن فلان (اِعْلَمِیْ یا فلانة بنت فلان) میت اوراس کے باپ کا نام لیا جائے۔

اِنَّ اللّٰـهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نِـعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَـاجَـآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ حَـقٌّ وَّاَنَّ الْـمَـوْتَ حَـقٌّ وَّسُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّ نَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثَ حَقٌّ وَّالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّتَطَائِرَ الْکُتُبِ حَقٌّ وَّالْـجَـنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَحَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّارَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتَ یافلان بن فلان (اَفَهِمْتِ یا فلانة بنت فلان) میت اوراس کے باپ کا نام لیا جائے۔

ثَبَّتَکَ (ثَبَّتَکِ) اللّٰـهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَ هَدَاکَ (هَـدَاکِ) اللّٰهُ اِلٰی صِـرَاطٍ مُّسْتَقِیْـمٍ وَعَـرَّفَ اللّٰـهُ بَیْنَکَ (بَیْـنَکِ) وَبَیْنَ اَوْلِیَـائِکَ (اَوْلِیَائِکِ) فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَحْمَتِهٖ.

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ (جَنْبَیْهَا) وَاصْعَدْ بِرُوْحِهٖ (بِرُوْحِهَا) اِلَیْکَ وَ لَقِّهٖ (لَقِّهَا) مِنْکَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ ط

احکام بعد تلقین

تلقین کے بعد جو شخص قبر کے اندر ہو وہ پاؤں کی طرف سے باہر نکلے اور سرہانے کی طرف سے قبر کو بند کرنا شروع کریں۔ اگر مرد کی میت ہو تو بند کرتے وقت یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَهٗ وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَّحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِبِيْنَ"
اور میت عورت کے لیے اس طرح دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهَا وَاٰنِسْ وَحْشَتَهَا وَاٰمِنْ رَوْعَتَهَا وَاَسْكِنْ اِلَيْهَا مِنْ رَّحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهَا بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِبِيْنَ پھر اقربا کے علاوہ سب لوگ ہاتھ کی پشت سے تین تین مرتبہ مٹی ڈالیں اور کہتے جائیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط سنت ہے کہ زمین سے چار انگل یا بالشت بھر بلند قبر کو چوکور بنائیں۔ پھر قبر پر اس طرح پانی چھڑکیں کہ پانی ڈالنے والا قبلہ رخ ہو کر سرہانے سے ڈالتا ہوا پاؤں تک اور وہاں سے پھر سرہانے تک لائیں اور درمیان میں سلسلہ منقطع نہ ہو۔ باقی جو پانی بچے اس کو درمیان قبر میں ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد سب لوگ قبلہ رخ اپنی انگلیاں قبر پر اس طرح رکھ کر کہ ان کا نشان پڑ جائے سات مرتبہ سورۃ انا انزلناہ پڑھیں۔ جب سب فارغ ہو کر وہاں سے چلے جائیں تو پھر وہی تلقین بآواز بلند قبر کے سرہانے بیٹھ کر پڑھی جائے۔ یہ تلقین جاں کنی کی حالت میں اور کفن پہنانے کے بعد بھی مستحب ہے۔ قبر پختہ کرنا مکروہ ہے سوائے ایسے افراد کے جو دینی حیثیت سے قابل تعظیم ہیں اور جن کی یاد کا قائم رکھنا مذہبی احساس کا ایک مظاہرہ ہے جیسے شہدائے راہ خدا اور علمائے صالحین۔ بطور نشان ایک پتھر نصب کر دیں۔ اگر قبر دھنس جائے تو مٹی ڈال کر درست کر دیں۔ صاحب مصیبت کے لیے اپنا منہ پیٹنا، طمانچہ لگانا، اپنے آپ

کوزخمی کرنا اور بال نوچنا وغیرہ حرام ہے خواہ اعزّہ کے مرنے میں ہو یا غیروں کے اور اسی طرح کپڑے پھاڑنا حرام ہے۔لیکن باپ اور بھائی کے مرنے میں کپڑا پھاڑنا حرام نہ ہو گا۔دو میت کو ایک قبر میں دفن کرنا اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا مکروہ ہے اور میت کی ہڈیوں کو تھیلے میں رکھ کے دفن کریں تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔قبر پر بیٹھنا اور قبر سے راستہ چلنا مکروہ ہے۔احادیثِ معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص پر مصیبت نازل ہو۔اس کو چاہیئے کہ محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کی مصیبتوں کو یاد کر کے اشک بہائے۔ان کے ماتم میں نالہ وفریاد کرنا مستحب اور ثوابِ عظیم کا باعث اور موجب بخشش ومغفرت ہے۔سنت ہے کہ مومنین اہل میت سے رسم تعزیت ادا کریں اور تسلی دیں اور تین روز تک کھانا بھیجیں لیکن خود نہ کھائیں کیونکہ یہ مکروہ ہے اور اہل جاہلیت کا عمل ہے۔

نبش قبر :

دفن کے بعد قبر کا کھودنا حرام ہے۔البتہ اگر اتنا زمانہ گزر جائے کہ قبر کہنہ ہوگئی ہو اور مردہ کے اثار باقی نہ ہوں تو نبش (کھودنا) جائز ہے۔لیکن بزرگان مذہب علماء وصلحاء کے قبور نہ کھودنا چاہییں بلکہ ان کی تعمیر کرنا چاہیے تاکہ ان کی قبروں کے نشان باقی رہیں اس کے علاوہ وہ مواقع جہاں قبر کھودنا جائز ہے یہ ہیں:

۱۔ عصبی زمین میں میت دفن ہوگئی ہو اور مالک زمین کسی طرح راضی نہ ہو۔

۲۔ عصبی کفن دے دیا گیا ہو۔

۳۔ کوئی شے مالیت کی قبر میں رہ گئی ہو۔

۴۔ شرعی مطلب میں گواہی کے سلسلہ میں بشرطیکہ گواہی میت کے دیکھنے پر موقوف ہو۔

۵۔ میت کو بغیر غسل وکفن کے دفن کر دیا گیا ہو یا قبر میں اس کو قبلہ کی طرف نہ لٹایا گیا ہو۔

مسئلہ۔اگر حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس صورت میں بائیں

پہلو سے پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال کر سی دیں اور اس کے بعد میت کو غسل دے کر حسب قاعدہ دفن کر دیں۔

نماز هدیه میت :

اسے نماز وحشت بھی کہتے ہیں۔شب دفن مغرب وعشاء کے درمیان ورنہ آخر شب تک جس وقت ہو سکے دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ انا انزلناہ پڑھے اور سب امور نماز صبح کی طرح ادا کرے۔نماز ختم کرنے کے بعد کہے: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَحَمَّدٍ وَّالِ مَحَمَّدٍ وَّ بُعَثُ ثَوَابَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلٰى قَبْرِ فُلَانٍ** اور لفظ فلاں کی جگہ میت کا نام لے۔

غسل مس میت :

جو شخص میت کو سرد ہو چکنے کے بعد اور اسے غسل دینے سے پہلے مس کرے اس پر غسل مس میت واجب ہوگا۔اگر بنا براقویٰ میت کے دانت اور ناخن ہی سے کیوں نہ مس کرے۔میت کے بال چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔اگر ایک یا دو غسل میت کو دے چکے ہوں اور تیسرا غسل پورا ہونے سے قبل کوئی میت کو چھوئے تو بھی غسل واجب ہے تاوقتیکہ تینوں غسل ختم نہ ہو جائیں۔غسل مس میت کی کیفیت بھی غسل جنابت کی طرح ہے فرق یہ ہے کہ مثل غسل حیض وغیرہ کے یہ بھی وضو کے لیے کفایت نہیں کرتا۔ بلکہ نماز کے لئے وضو واجب ہے لیکن مس میت سے مسجد میں داخل ہونا یا سجدہ والی سورتوں کا پڑھنا حرام نہیں ہے۔

درس 13

اعمال عاشورہ

ماہ محرم کی دسویں تاریخ کو روز عاشورہ کہتے ہیں۔اس روز سید الشہد اء حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے اعزاواصحاب کے ساتھ کربلا میں بے جرم وخطا بھوکے پیاسے شہید ہوئے اور یہ دس روز امام مظلوم نے نہایت حزن وغم میں گزارے۔لہٰذا مومنین کو چاہیے کہ یہ دس روز عزاداری میں بسر کریں اور گریہ،نوحہ وماتم میں مشغول رہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ماہ محرم وہ مہینہ تھا کہ کافر تک اس میں لڑائی کو حرام جانتے تھے لیکن اس امت کے منافقوں نے ماہ محرم میں ہمارا خون حلال سمجھا۔ ہماری عورتوں وبچوں کو قیدی بنایا۔خیموں میں آگ لگائی۔ہمارا مال واسباب لوٹا۔ہمارے بارے میں حرمت رسولؐ کی رعایت نہ کی۔اس مصیبت نے ہماری آنکھوں کو زخمی کر دیا۔ پس لازم ہے کہ رونے والے اس مصیبت پر روئیں۔کیونکہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر رونا گناہان کبیرہ کو محو کرتا ہے۔دوسری حدیث میں ہے کہ جب میرے جدّ امجد حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آسمان نے خون اور سرخ خاک برسائی۔اگر اس مظلوم کے لئے تو اس قدر گریہ وزاری کرے کہ آنسو تیرے چہرے پر جاری ہوں تو خداوند عالم تمام چھوٹے اور بڑے گناہوں کو بخش دے گا۔پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ جس وقت اس دنیا سے انتقال کرے تو کوئی گناہ تجھ پر باقی نہ ہو۔پس حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کر۔ آپ کے قاتلوں پر لعنت کر۔جس وقت تجھ کو حضرت امام حسینؑ کی مصیبت یاد آئے تو کہہ:

یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزُ فُوْزًا عَظِیْمًا

(کاش میں بھی شہدائے کربلا کے ساتھ ہوتا پس درجہ عظیم پر فائز ہوتا)

اعمال شبِ عاشورا

شب دہم وہ شب ہے کہ جس میں جناب سید الشہداء مع اعزہ واصحاب واحباب کے عبادت الٰہی میں مشغول رہے۔شہادت کی تیاریاں ہوتی رہیں۔ساری رات جاگ کر بسر کی۔لہٰذا محبان امام حسین علیہ السلام کا ایمانی فریضہ ہے کہ وہ بھی شب داری کریں اوران کی مصیبتیں یاد کر کے روئیں۔نوحہ وماتم کی مجلسیں برپا کریں۔حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جوشخص شب عاشورا حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائے گریہ وزاری کے ساتھ شب داری کرے اورعبادت الٰہی میں مشغول رہے۔تووہ بروز قیامت شہدائے کربلا کی طرح اپنے خون میں آلودہ محشور ہوگا۔جوشخص شب وروز عاشورازیارت بجالائے تو ایسا ہے کہ گویا وہ حضرتؑ کی نصرت میں آپ کے سامنے شہید ہوا۔

اس شب چار رکعت نماز یا دوسلام بجالائے اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد ایک مرتبہ کے بعد سورہ قل ھواللہ پچاس دفعہ پڑھے۔

برروایت دیگر چار رکعت نماز دودوکر کے اس طریق سے بجالائے کہ پہلی رکعت میں سورۃالحمد کے بعددس مرتبہ آیت الکرسی،دوسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل ھو اللہ ،تیسری رکعت میں دس مرتبہ سورہ قل اعوذ برب الفلق اورچوتھی رکعت میں دس مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اورفارغ ہونے کے بعد 100 مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ پڑھے۔تو خداوندعالم اس کوثواب عظیم عطا فرمائے گا۔

اعمالِ روزعاشورا

روز عاشورا بغیر روزہ کی نیت کے فاقہ کریں۔کھانا پینا موقوف کریں۔حقہ بھی نہ پئیں۔مجالس عزائے سید الشہدائؑ برپا کریں۔خوب گریہ وبکا کریں۔اپنے گھر والوں کو حکم

دیں کہ اس طرح گریہ وزاری کریں اور صف ماتم بچھائیں جس طرح کہ اپنی سب سے پیاری اولاد کے مرنے پر روتے ہیں۔ آخر روز بعد عصر دو گھنٹہ دن رہے فاقہ شکنی کریں۔ اس روز دنیا کے کسی کام میں مشغول نہ ہوں۔ اپنے گھر کے لئے اس دن غلہ وغیرہ کسی چیز کا ذخیرہ نہ کریں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص روز عاشورا کو مصیبت وغم کا دن قرار دے گا تو خداوند عالم بروز قیامت اس کے لئے خوشی کا دن قرار دے گا۔ جو کوئی روز عاشورا کو برکت کا دن سمجھے اور اپنے گھر کے لئے ذخیرہ کرے تو خداوند عالم اس ذخیرہ کو مبارک نہ کرے گا۔ قیامت کے دن یزید وغیرہ کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو اشخاص حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بجالائیں۔ حضرتؑ کی مصیبت میں خوب روئیں۔ اپنے گھر والوں اور جملہ متعلقین کو بھی رونے کا حکم دیں اور سامان عزا اپنے گھر میں برپا کریں۔ آپس میں ایک دوسرے سے رو کر ملاقات کریں اور ایک دوسرے کو حضرتؑ کی مصیبت کا پرسا دیں تو خدوند عالم اجر عظیم کرامت فرمائے گا۔ ایک دوسرے کو پرسا ان الفاظ میں دیں:

عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَ اِيَّاكُمْ مِنَ الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ مَعَ وَلِيِّهِ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص روز عاشورا ہزار مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ پڑھے۔ خداوند عالم اس کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور حضرتؑ کے قاتلوں پر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرنے کا بڑا ثواب ہے:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ.

عمل عاشورا کے دو طریقے ہیں جو ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں:

پہلا طریقہ: **عمل عاشورا**

یہ وہ عمل روز عاشورا ہے جو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے علقمہ بن محمدؒ کو تعلیم کیا جب کہ اس نے حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ مجھے وہ تعلیم فرمائیے کہ روز عاشورا اگر میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کے نزدیک ہوں تو اس زیارت کو پڑھوں اور جب باہر کسی اور شہر میں ہوں تب بھی اس کو اشارہ کر کے پڑھوں۔ اس پر حضرتؑ نے یہ عمل فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو خداوند عالم تم کو اجر عظیم اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی بہت کچھ فضائل اس عمل کے منقول ہیں۔ منجملہ ان کے حضرتؑ نے فرمایا کہ جب کوئی مشکل پیش آئے تو اس زیارت کو پڑھو اور خدا عالم سے دعا کرو۔ اس زیارت اور دعا کی برکت سے وہ حاجت روا ہوگی۔ لہٰذا روز عاشورا کے علاوہ اور دونوں میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ صورت عمل یہ ہے کہ اپنے بند جامہ کھول دے اور آستین کو کہنی تک مصیبت زدہ کی طرح الٹ دے اور صحرا یا چھت پر جا کر رجوع قلب و با چشم گریاں اول روز قبل دو پہر روضہ مقدسہ سید الشہدا ءحضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے پہلے یہ مختصر زیارت پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَبَاعَبْدِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

پھر دو رکعت نماز زیارت پڑھے۔ اس کے بعد نیت کرے کہ زیارت پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں حضرت امام حسین علیہ السلام کی روز عاشورا سنّت قُرْبَةً اِلَی اللّٰهِ ۔ یہ زیارت شروع کریں:

زیارت عاشورا

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَااَبَاعَبْدِاللّٰہِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ وَبْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَیِّدَةِالنِّسَآءِ الْعَالَمِیْنَ
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاخِیَرَةَ اللّٰہِ وَابْنَ خِیَرَتِہٖ
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاثَارَاللّٰہِ وَابْنَ ثَارِہٖ وَالْوِتْرَالْمَوْتُوْرَ
اَلسَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفَنَآئِکَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِکَ
عَلَیْکُمْ مِنِّیْ جَمِیْعًا سَلَامُ اللّٰہِ اَبَدًا مَابَقِیْتُ وَمَابَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ
یَا اَبَاعَبْدِاللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ لَقَدْعَظُمَتِ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّتِ
الْمُصِیْبَةُ بِکَ عَلَیْنَا وَعَلٰى جَمِیْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ
مُصِیْبَتُکَ فِی السَّمٰوٰتِ عَلٰى جَمِیْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ
فَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِعَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ
وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً دَفَعَتْکُمْ عَنْ مَقَامِکُمْ وَاَزَلَتْکُمْ عَنْ مَرَاتِبِکُمُ الَّتِیْ رَتَّبَکُمُ اللّٰہُ فِیْهَا
وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً قَتَلَتْکُمْ وَلَعَنَ اللّٰہُ الْمُمَهِّدِیْنَ لَهُمْ بِالتَّمْکِیْنِ مِنْ قِتَالِکُمْ وَبَرِئْتُ
اِلَى اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْیَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِیَآءِ هِمْ
یَآاَبَاعَبْدِاللّٰہِ صَلوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْکَ اِنِّیْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَکُمْ وَحَرْبٌ
لِّمَنْ حَارَبَکُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
وَلَعَنَ اللّٰہُ اٰلَ زِیَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللّٰہُ بَنِیْ اُمَیَّةَ قَاطِبَةً
وَلَعَنَ اللّٰہُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ اللّٰہُ عُمَرَابْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللّٰہُ شِمْرًا

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ وَتَهَيَّأَتْ لِقِتَالِكَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِیْ بِكَ فَاسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِیْ اَكْرَمَ مَقَامَكَ وَاَكْرَمَنِیْ بِكَ اَنْ يَّرْزُقَنِیْ طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ اِمَامٍ مَنْصُوْرٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا بِالْحُسَيْنِ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

يَآ اَبَاعَبْدِاللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْكَ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ وَاِلٰی اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِلٰی فَاطِمَةَ وَاِلَی الْحَسَنِ وَاِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَ بِالْبَرَآءَةِ مِّمَّنْ قَاتَلَكَ وَ نَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَآءَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَاَبْرَءُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنٰی عَلَيْهِ بُنْيَانَهٗ وَجَرٰی فِیْ ظُلْمِهٖ وَجَوْرِهٖ عَلَيْكُمْ وَعَلٰی اَشْيَاعِكُمْ بَرِئْتُ اِلَی اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَاَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَآءَةِ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ وَالنَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَآءَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ وَاَوْلِيَآءِ هِمْ

يَآ اَبَاعَبْدِاللّٰهِ اِنِّیْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ وَوَلِیٌّ لِّمَنْ وَالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاكُمْ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الَّذِیْ اَكْرَمَنِیْ بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ اَوْلِيَآئِكُمْ وَرَزَقَنِی الْبَرَآءَةَ مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَاَنْ يَّجْعَلَنِیْ مَعَكُمْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَنْ يُّثَبِّتَ لِیْ عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَسْئَالُهٗ اَنْ يُّبَلِّغَنِی الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ لَكُمْ عِنْدَا للّٰهِ وَاَنْ يَّرْزُقَنِیْ طَلَبَ ثَارِیْ مَعَ اِمَامٍ مَهْدِیٍّ ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَاَسْئَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّانِ الَّذِیْ لَكُمْ عِنْدَهٗ اَنْ يُّعْطِيَنِیْ بِمُصَابِیْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَايُعْطِیْ مُصَابًا بِمُصِيْبَةٍ يَا لَهَا مُصِيْبَةً مَّااَعْظَمَهَا وَاَعْظَمَ

رَزِيَّتَهَافِى الْاِسْلَامِ وَفِىْ جَمِيْعِ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَّرَحْمَةٌ وَّمَغْفِرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَاىَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمَمَاتِىْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ وَ سَلَامُكَ عَلَيْهِمْ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْاُمَيَّةَ وَابْنِ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ اللَّعِيْنُ ابْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰى لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَّمُوْقِفٍ وَقَفَ فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَوَاتُكَ عَلِيْهِ وَاٰلِهٖ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَاسُفْيَانَ وَمَعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ وَيَزِيْدَ ابْنَ مُعَاوِيَةَ وَاٰلَ مَرْوَانَ عَلِيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةَ اَبَدَالْاٰبِدِيْنَ وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ اٰلُ زِيَادٍ وَاٰلُ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلِيْهِ
اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْاَلِيْمَ .
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِىْ مَوْقِفِىْ هَذَا وَ اَيَّامِ حَيٰوتِىْ بِالْبَرَآءَةِ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلِيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

پس دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر سو مرتبہ اس طرح لعن کہے:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاٰخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلٰى ذٰلِكَ
اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِىْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا.

پھر سو مرتبہ اس طریق سے سلام کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَااَبَا عَبْدِاللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِىْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ مِنِّىْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِىَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ

اَللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ لِزِيَارَتِکَ

اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ.

پھر ایک مرتبہ اسی طرح لعن کہے:

اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ وَابْدَأْ بِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِیَ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ عُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا وَ اٰلَ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

پھر سجدے میں جائے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاکِرِيْنَ لَکَ عَلٰى مُصَابِهِمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَکَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَوْلَادِالْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْمُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

پھر دو رکعت نماز پڑھے۔اس کے بعد دُعائے علقمہ پڑھے وہ یہ ہے:

دُعائے علقمہ

يَا اَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَامُجِيْبَ دَعوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ

يَا کَاشِفَ کَرْبِ الْمَکْرُوْبِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

وَ يَاصَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

وَيَا مَنْ يَّحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ

وَيَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ

وَ يَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى

وَيَا مَنْ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ وَيَا مَنْ لَّايَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ

وَيَامَنْ لَّاتَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَيَا مَنْ لَّاتُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ

وَيَا مَنْ لَّايُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلْحِيْنَ وَيَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ

وَ يَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَ يَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ

يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَانٍ وَ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ

يَا مُعْطِيَ السُّؤْلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ

يَا مَنْ يَّكْفِيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَايَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَّبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التِّسْعَةِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

فَاِنِّيْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَ بِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ

وَبِحَقِّهِمْ اَسْئَلُكَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَيْكَ وَ بِالشَّانِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ

وَبِالْقَدْرِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالَّذِيْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ

جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ وَ بِهٖ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعٰلَمِيْنَ وَ بِهٖ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ

فَضْلِ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ وَ تَكْفِيَنِي الْمُهِمَّ مِنْ اُمُوْرِيْ وَ

تَقْضِيَ عَنِّيْ دَيْنِيْ وَتَجْبُرَنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَ تُجِيْرَنِيْ مِنَ الْفَاقَةِ وَتُغْنِيَنِيْ عَنِ

الْمَسْئَلَةِ اِلَى الْمَخْلُوْقِيْنَ وَ تَكْفِيَنِيْ هَمَّ مَنْ اَخَافُ هَمَّهٗ وَ عُسْرَ مَنْ اَخَافُ

عُسْرَهٗ وَحُزُوْنَةَ مَنْ اَخَافُ حُزُوْنَتَهٗ وَ شَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّهٗ وَ مَكْرَ مَنْ اَخَافُ

مَكْرَهٗ وَ بَغْيَ مَنْ اَخَافُ بَغْيَهٗ وَجَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَهٗ وَسُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَهٗ وَ كَيْدَ مَنْ اَخَافُ كَيْدَهٗ وَمَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ بَلَاءَ مَقْدُرَتِهٖ عَلَيَّ وَتُرَدَّ عَنِّيْ كَيْدَ الْكَيْدَةِ وَمَكْرَ الْمَكْرَةِ

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ فَاَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهٗ وَ مَكْرَهٗ وَ بَأْسَهٗ وَ اَمَانِيَّهٗ وَاَمْنَعْهُ عَنِّيْ كَيْفَ شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ

اَللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّيْ بِفَقْرٍ لَاتَجْبُرُهٗ وَبِبَلَآءٍ لَاتَسْتُرُهٗ وَبِفَاقَةٍ لَاتَسُدُّهٗ وَبِسُقْمٍ لَاتُعَافِيْهِ وَذُلٍّ لَّاتُعِزُّهٗ وَبِمَسْكِنَةٍ لَّا تَجْبُرُهَا

اَللّٰهُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِيْ مَنْزِلِهٖ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِيْ بَدَنِهٖ حَتّٰى تَشْغَلَهٗ عَنِّيْ بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَافَرَاغَ لَهٗ وَانْسِهٖ ذِكْرِيْ كَمَاانْسَيْتَهٗ ذِكْرَكَ وَخُذْ عَنِّيْ بِسَمْعِهٖ وَ بَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَرِجْلِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِهٖ وَاَدْخِلْ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا تَشْفِهٖ حَتّٰى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهٗ شُغْلًا شَاغِلًا بِهٖ عَنِّيْ وَعَنْ ذِكْرِيْ وَاكْفِنِيْ يَاكَافِيْ مَا لَايَكْفِيْ سِوَاكَ فَاِنَّكَ الْكَافِيْ لَاكَافِيْ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَامُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيْثٌ لَا مُغِيْثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَاجَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهٗ سِوَاكَ وَمُغِيْثُهٗ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهٗ اِلٰى سِوَاكَ وَمَهْرَبُهٗ وَمَلْجَأُهٗ اِلٰى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَيْرِكَ فَاَنْتَ ثِقَتِيْ وَ رَجَآئِيْ وَ مَفْزَعِيْ وَ مَهْرَبِيْ وَمَلْجَآئِيْ وَمَلْجَایَ فَبِكَ اَسْتَفْتِحُ وَبِكَ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُكَ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكىٰ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ

فَاَسْئَلُكَ يَااَللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّىْ غَمِّىْ وَهَمِّىْ وَكَرْبِىْ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهٗ وَغَمَّهٗ وَكَرْبَهٗ وَكَفَيْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ فَاكْشِفْ عَنِّىْ كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّىْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِىْ كَمَا كَفَيْتَهٗ وَاصْرِفْ عَنِّىْ هَوْلَ مَااَخَافُ هَوْلَهٗ وَمَؤُنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُنَتَهٗ وَهَمَّ مَا اَخَافُ هَمَّهٗ بِلَامَؤُنَةٍ عَلٰى نَفْسِىْ مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْ بِقَضَآءِ حَوَائِجِىْ وَكِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِىْ هَمَّهٗ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِىْ وَدُنْيَاىَ

يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا مِنِّىْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِىَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَاجَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَالْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَافَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمَا

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِىْ حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَّ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَمِتْنِىْ مَمَاتَهُمْ وَتَوَفَّنِىْ عَلٰى مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِىْ فِىْ زُمْرَتِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

يَااَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلوَاةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا وَاَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَّمُتَوَسِّلًا اِلَى اللّٰه رَبِّىْ وَرَبِّكُمَا وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَى اللّٰهِ فِىْ حَاجَتِىْ هٰذِهٖ فَاشْفَعَالِىْ فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ اِنِّىْ اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِالْحَاجَةِ وَقَضَآئِهَا وَنَجَاتِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِكُمَالِىْ اِلَى اللّٰهِ فِىْ ذٰلِكَ فَلَا اَخِيْبُ وَ لَايَكُوْنُ مُنْقَلَبِىْ مُنْقَلَبًا خَآئِبًا خَاسِرًا بَلْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبِىْ مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِىْ بِقَضَآءِ جَمِيْعِ حَوَآئِجِىْ وَتَشْفَعَالِىْ اِلَى اللّٰهِ اَنْقَلِبُ عَلٰى مَاشَآءَ اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا اَمْرِىْ اِلَى اللّٰهِ مُلْجِأً ظَهْرِىْ اِلَى

الـلّٰـهِ وَمُتَـوَكِّلًا عَلَى اللّٰهِ وَاَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ لِـیْ وَرَآءَ الـلّٰـهِ وَ وَرَآئَـكُـمْ يَـا سَـادَتِـیْ مُنْتَهٰى مَاشَآءَ رَبِّیْ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَـمْ يَكُنْ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا الـلّٰهَ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ اِلَيْكُمَا اِنْصَرَفْتُ يَاسَيِّدِ یْ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَامَوْلَایَ وَاَنْتَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَـاسَيِّـدِ یْ وَ سَلَامِـیْ عَـلَيْـكُمَا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصِلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَيْكُمَاغَيْرَ مَحْجُوْبٍ عَنْكُمَا سَلَامِیْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ

وَاَسْـئَـلُهُ بِحَقِّكُمَا اَنْ يَّشَآءَ ذٰلِكَ وَيَفْعَلَ فَاِنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اِنْقَلَبْتُ يَاسَيِّدَیَّ عَـنْـكُـمَـا تَائِبًا حَامِدًا لِّلّٰهِ شَاكِرًا رَاجِيًا لِّلْاِجَابَةِ غَيْرَ اٰئِسٍ وَلَاقَانِطٍ اٰئِبًا عَائِدًا رَاجِعًا اِلٰى زِيَارَتِكُمَا غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكُمَا وَلَا عَنْ زِيَارَتِكُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَائِدٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَاسَادَتِیْ رَغِبْتُ اِلَيْكُمَاوَاِلٰى زِيَارَ تِكُمَا بَـعْـدَ اَنْ زَهِـدَ فِيْـكُمَا وَفِیْ زِيَارَتِكُمَا اَهْلَ الدُّنْيَا فَلَا خَيَّبَنِیَ اللّٰهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ فِیْ زِيَارَتِكُمَا اِنَّهُ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

دوسرا طریقہ: **عمل عاشورا**

یہ وہ عمل عاشورا ہے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبداللہ بن سنانؒ کو تعلیم فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں روز عاشورا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلا ہوا اور غمگین پایا۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا مولا رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ یہی تاریخ تھی جب میرے جد امجد سید الشہداء امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے۔ میں نے عرض کیا۔ آپ آج کے روزے کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ فرمایا بغیر روزہ

کی نیت کے فاقہ رکھواور بعد عصر ایک ساعت گزر جانے پر پانی سے افطار کرو کیونکہ آل رسولؐ سے اسی وقت لڑائی موقوف ہوئی تھی۔ پھر فرمایا کہ پاک کپڑے پہنواور بند قبا کھول دواور اہل مصیبت کی طرح آستینوں کو کہنیوں تک چڑھاؤ اور دن چڑھے جنگل یا چھت پر جا کر خضوع وخشوع سے دودورکعت چار رکعت نماز اس طور سے پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ قل یاایہاالکفر ون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ قل ہواللہ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے سورہ احزاب اور چوتھی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورۃ المنافقون پڑھو۔ اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو جو یاد ہوں پڑھو۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر اپنا منہ روضۂ مقدسہ حضرت امام حسین علیہ اسلام کی طرف کرواور آپ کی اور آپ کے اعزہ واصحاب کی شہادت کا خیال دل میں لاکر سلام کرواور صلوات بھیجواوران کے قاتلوں پر لعنت کرو۔

بروایت دیگر ہزار مرتبہ اس طرح لعنت کرو:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ .

پھر جس جگہ کھڑے ہو وہاں سے چند قدم آگے بڑھاؤ اور کہو:

اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ رِضًابِقَضَآئِهٖ وَتَسْلِيْمًا لِاَمْرِهٖ

اگر سات مرتبہ یہ عمل کیا جائے تو بہتر ہے۔اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا کہ اس حالت میں گریہ کرو۔اپنی جگہ پر واپس ہو کر پڑھو:

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَ الَّذِيْنَ شَاقُّوْارَسُوْلَکَ وَحَارَبُوْا اَوْلِيَآئَکَ وَعَبَدُوْا غَيْرَکَ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارَمَکَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ کَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَاَوْضَعَ مَعَهُمْ اَوْرَضِیَ بِفِعْلِهِمْ لَعْنًا کَثِيْرًا

اَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَ جَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاسْتَنْقِذْ هُمْ مِنْ اَيْدِ ی الْمُنَافِقِيْنَ الْمُضِلِّيْنَ وَالْکَفَرَةِ الْجَاحِدِيْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ

فَتْحًا يَسِيْرًا وَاٰتِحْ لَهُمْ رَوْحًا وَ فَرَجًا قَرِيْبًا وَاجْعَلْ لَّهُمْ مِنْ لَّدُنْکَ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّهِمْ سُلْطٰنًا نَصِيْرًا

پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر آلِ محمد علیہم السلام کے دشمنوں کا قصد کرو اور کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ کَثِيْرًا مِّنَ الْاُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَکَفَرَتْ بِالْکَلِمَةِ وَعَکَفَتْ عَلَی الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ وَ هَجَرَتِ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَعَدَلَتْ عَنِ الْحَبْلَيْنِ الَّذِيْنَ اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَا لتَّمَسُّکِ بِهِمَا فَاَمَاتَتِ الْحَقَّ وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَمَا لَأَتِ الْاَحْزَابِ وَحَرَّفَتِ الْکِتَابَ وَکَفَرَتْ بِا لْحَقِّ لَمَّا جَاءَ هَا وَتَمَسَّکَتْ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا وَضَيَّعَتْ حَقَّکَ وَاَضَلَّتْ خَلْقَکَ وَقَتَلَتْ اَوْلَادَ نَبِيِّکَ وَخِيَرَةَ عِبَادِکَ وَحَمَلَةَ عِلْمِکَ وَوَرَثَةَ حِکْمَتِکَ وَوَحْيِکَ

اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَآئِکَ وَاَعْدَآءِ رَسُوْلِکَ وَاَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِکَ اَللّٰهُمَّ وَاَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَافْلُلْ سِلَاحَهُمْ وَخَالِفْ بَيْنَ کَلِمَتِهِمْ وَفُتَّ فِيْ اَعْضَادِهِمْ وَاَوْهِنْ کَيْدَ هُمْ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِکَ الْقَاطِعِ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِکَ الدَّامِغِ وَطُمَّهُمْ بِالْبَلَاءِ طَمًّا وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمًّا وَعَذِّ بْهُمْ عَذَابًا نُّکْرًا وَ خُذْهُمْ بِالسِّنِيْنَ وَالْمُثَلَاتِ الَّتِیْ اَهْلَکْتَ بِهَا اَعْدَائَکَ اِنَّکَ ذُوْنِقْمَةٍ مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ سُنَّتَکَ ضَائِعَةٌ وَاَحْکَامَکَ مُعَطَّلَةٌ وَعِتْرَةَ نَبِيِّکَ فِی الْاَرْضِ هَآئِمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَاَهْلَهٗ وَاَقْمِعِ الْبَاطِلَ وَاَهْلَهٗ وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَاهْدِنَا اِلَی الْاِيْمَانِ وَعَجِّلْ فَرَجَنَا وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ اَوْلِيَآئِکَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا وُدًّا وَاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْدًا

اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِکَ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّکَ وَخِيَرَتِکَ عِيْدًا وَاسْتَهَلَّ بِهٖ فَرَجًا وَمَرَحًا وَخُذْ اٰخِرَهُمْ كَمَا اَخَذْ تَ اَوَّلَهُمْ وَضَاعِفِ

اَللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيْلَ عَلٰى ظَالِمِيْ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّکَ وَاَهْلِکْ اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَ تَهُمْ وَاَبِرْ حُمَاتَهُمْ فَجَمَاعَتَهُمْ .

اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَبَرَكَاتِکَ عَلٰى عِتْرَةِ نَبِيِّکَ الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ بَقِيَّةٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَاَعْلِ اَللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ وَاكْشِفِ الْبَلَآءَ وَا للَّاوَاءَ وَحَنَادِسَ الْاَبَاطِيْلِ وَالْعَمٰى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ وَحِزْ بِکَ عَلٰى طَاعَتِکَ وَوِلَايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَاَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ عَلَى الْاَذٰى فِيْکَ وَاجْعَلْهُمْ اَيَّامًا مَّشْهُوْدَةً وَاَوْقَاتًا مَّحْمُوْدَةً مَّسْعُوْدَةً تُوْشِکُ فِيْهَا فَرَجَهُمْ وَتُوْجِبُ فِيْهَا تَمْكِيْنَهُمْ وَنَصْرَهُمْ كَمَاضَمِنْتَ لِاَوْلِيَآئِکَ فِيْ كِتَابِکَ الْمُنْزَلِ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَّعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا .

اَللّٰهُمَّ فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ يَا مَنْ لَّا يَمْلِکُ كَشْفَ الضُّرِّ اِلَّا هُوَ يَا وَاحِدُ يَااَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَاَنَا يَا اِلٰهِيْ عَبْدُ کَ الْخَآئِفُ مِنْکَ وَالرَّاجِعُ اِلَيْکَ السَّآئِلُ لَکَ الْمُقْبِلُ عَلَيْکَ اللَّاجِئُ اِلٰى فَنَآئِکَ الْعَا لِمُ بِاَ نَّهٗ لَا مَلْجَاً مِنْکَ اِلَّا اِلَيْکَ

اَللّٰهُمَّ فَتَقَبَّلْ دُعَآئِيْ وَاسْمَعْ يَا اِلٰهِيْ عَلَا نِيَتِيْ وَنَجْوَاىَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ

رَضِیْتَ عَمَلَهٗ وَقَبِلْتَ نُسُكَهٗ وَنَجَّیْتَهٗ بِرَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ
اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ بِاَكْمَلِ وَ اَفْضَلِ مَاصَلَّیْتَ وَ بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اَنْبِیَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَمَلَآئِكَتِكَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ بِلَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَاجْعَلْنِیْ یَا مَوْلَایَ مِنْ شِیْعَةِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَذُرِّیَّتِهِمِ الطَّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ وَهَبْ لِیَ التَّمَسُّكَ بِحَبْلِهِمْ وَالرِّضَا بِسَبِیْلِهِمْ وَالْاَخْذَ بِطَرِیْقَتِهِمْ اِنَّكَ جَوَّادٌ كَرِیْمٌ

پس سجدے میں جاؤ اور رخسار اپنا خاک پر رکھو اور کہو:

یَامَنْ یَّحْكُمُ مَا یَشَآءُ وَیَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَنْتَ حَكَمْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ مَحْمُوْدًا مَّشْكُوْرًا فَعَجِّلْ یَا مَوْلَایَ فَرَجَهُمْ وَفَرَجَنَا بِهِمْ فَاِنَّكَ ضَمِنْتَ اِعْزَازَهُمْ بَعْدَ الذِّلَّةِ وَتَكْثِیْرَهُمْ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَاِظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُوْلِ یَااَصْدَقَ الصَّادِقِیْنَ وَیَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فَاَسْئَلُكَ یَا اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ مُتَضَرِّعًا اِلَیْكَ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ بَسْطَ اَمَلِیْ وَالتَّجَاوُزَ عَنِّیْ وَقَبُوْلَ قَلِیْلِ عَمَلِیْ وَكَثِیْرِهٖ وَالزِّیَادَةَ فِیْ اَیَّامِیْ وَتَبْلِیْغِیْ ذٰلِكَ الْمَشْهَدَ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِمَّنْ یُّدْعٰی فَیُجِیْبُ اِلٰی طَاعَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ وَتُرِیَنِیْ ذٰلِكَ قَرِیْبًا سَرِیْعًا فِیْ عَافِیَةٍ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

پھر آسمان کی طرف سر بلند کرو اور کہو:

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَكَ فَاَعِذْنِیْ یَا اِلٰهِیْ

بِرَحْمَتِکَ مِنْ ذٰلِکَ .

اس کے بعد حضرتؑ نے عبد اللہ بن سنان سے ارشاد فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے گا تو بہت سے حج اور بہت سے عمروں سے یہ عمل بہتر ہوگا۔ جو کوئی اس نماز کو اس روز بجالائے اور یہ دعا پڑھے اور رجوع قلب سے اس عمل کو بجالائے ۔تو خداوند عالم اس کو مرگ مفاجات یعنی ڈوبنے، جلنے اور مکان کے نیچے دب کر مرنے سے محفوظ رکھے گا اور کوئی دشمن اس پر مسلط نہ ہوگا۔

زیارت آخر روز عاشورا

آخر روز عاشورا یہ زیارت پڑھے۔جس میں شہدائے کربلا کی زیارت جناب رسولؐ خدا اور حضرات آئمہ ھدٰی علیہم السلام سے تعزیت ادا کی گئی ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَۃِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَارِثَ نُوْحٍ نَّبِیِّ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَارِثَ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاوَارِثَ عَلِیٍّ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّھِیْدِ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ الْبَشِیْرِالنَّذِیْرِ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَبَاعَبْدِ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخِیَرَۃَ اللّٰہِ وَابْنَ خِیَرَتِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاثَارَاللّٰہِ وابْنَ ثَارِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالْوِتْرُالْمَوْتُوْرُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالْاِمَامُ الْھَادِیُ الزَّکِیُّ وَعَلٰی اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفَنَآئِکَ وَاَقَامَتْ فِیْ جِوَارِکَ وَفَدَتْ مَعَ زَوَّارِکَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ مِنِّیْ مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِکَ الرَّزِیَّۃُ وَجَلَّ الْمُصَابُ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَفِی الْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ اَجْمَعِیْنَ وَ فِیْ سُکَّانِ الْاَرْضِیْنَ فَاِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَصَلَوَاتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَ تَحِیَّاتُہٗ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰبَآئِکَ الطَّیِّبِیْنَ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَعَلٰی ذَرَارِیْھِمِ الْھُدَاۃِ الْمَھْدِ یِّیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَوْلَایَ وَعَلَیْھِمْ وَعَلٰی رُوْحِکَ وَعَلٰی اَرْوَاحِھِمْ وَعَلٰی تُرْبَتِکَ وَعَلٰی تُرْ بَتِھِمْ

اَللّٰھُمَّ لَقِّھِمْ رَحْمَۃً وَّ رِضْوَانًا وَّرَوْحًا وَّرَیْحَانًا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَوْلَایَ یَااَبَاعَبْدِ اللّٰہِ یَابْنَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ وَیَابْنَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَھِیْدُ یَابْنَ الشَّھِیْدِ یَااَخَاالشَّھِیْدِ یَا اَبَاالشُّھَدَآءِ

اَللّٰھُمَّ بَلِّغْہُ عَنِّیْ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ ھٰذَا الْوَقْتِ وَفِیْ کُلِّ وَقْتٍ تَحِیَّۃً کَثِیْرَۃً وَسَلَامًا سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَابْنَ سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَعَلَی الْمُسْتَشْھَدِیْنَ مَعَکَ سَلَامًا مُّتَّصِلًا مَااتَّصَلَ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ

اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّؑ الشَّھِیْدِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ الشَّهِیْدِ

اَلسَّلَامُ عَلٰی عَبَّاسِ ابْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الشَّهِیْدِ

اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ الْحَسَنِ

اَلسَّلَامُ عَلَی الشُّهَدَآءِ مِنْ وُّلْدِ الْحُسَیْنِ

اَلسَّلَا مُ عَلَی الشُّهَدَ آءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِیْلٍ

اَلسَّلَامُ عَلٰی کُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَّعَهُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّیْ تَحِیَّةً کَثِیْرَةً وَّسَلَامًا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَکَ الْعَزَآءَ فِیْ وَلَدِکَ الْحُسَیْنِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَافَاطِمَةُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَکِ الْعَزَآءَ فِیْ وَلَدِکِ الْحُسَیْنِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَکَ الْعَزَآءَ فِیْ وَلَدِ کَ الْحُسَیْنِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَ بَامُحَمَّدِنِالْحَسَنِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَکَ الْعَزَ آءَ فِیْ اَخِیْکَ
الْحُسَیْنِ یَامَوْلَایَ یَا اَبَاعَبْدِ اللّٰهِ اَنَاضَیْفُ اللّٰهِ وَضَیْفُکَ وَجَارُاللّٰهِ وَجَارُکَ
وَلِکُلِّ ضَیْفٍ وَجَارٍ قِرًی وَقِرَایَ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی
اَنْ یَّرْزُقَنِیْ فَکَاکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اِنَّهٗ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ.

درس 14

شب نیمۂ شعبان

شب نیمۂ شعبان اور روز نیمۂ شعبان دونوں بے حد مبارک ہیں۔ پندرہویں شب جو "شب برات" کے نام سے موسوم ومشہور ہے بڑی مبارک رات ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں رات کو عبادت میں بسر کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ یقیناً اول شب سے آخر شب تک خدا کی جانب سے ندا کی جاتی ہے کہ آیا کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے تاکہ میں اس کے گناہوں کو بخشوں۔ آیا کوئی ایسا ہے کہ روزی طلب کرے اور میں اس کی روزی زیادہ کروں۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی روحیں اس سے مصافحہ کریں تو وہ شعبان کی پندرہویں شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے۔ لہذا ہر مومن کو چاہیے کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے اور چونکہ اس شب کی بڑی فضیلت وعظمت یہ ہے کہ حضور امام آخر الزمان صاحب الامر علیہ السلام کی ولادت باسعادت اس شب کی صبح کو واقع ہوئی اس لئے سنت ہے کہ اس شب میں یہ دعا پڑھی جائے جو بمنزلہ حضرتؑ کی زیارت کے ہے:

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ لَیْلَتِنَا ھٰذِہٖ وَمَوْلُوْدِ ھَا وَحُجَّتِکَ وَمَوْعُوْدِھَا الَّتِیْ قَرَنْتَ اِلٰی فَضْلِھَا فَضْلًا فَتَمَّتْ کَلِمَتُکَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَامُبَدِّلَ بِکَلِمَاتِکَ وَلَامُعَقِّبَ لِاٰیَاتِکَ نُوْرُکَ الْمُتَاَلِّقُ وَضِیَاؤُکَ الْمُشْرِقُ وَالْعَلَمُ النُّوْرُ فِیْ طَخْیَاءِ الدَّیْجُوْرِ الْغَائِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُہٗ وَکَرُمَ مُحْتِدُہٗ وَالْمَلٰئِکَۃُ شُھَّدُہٗ وَاللّٰہُ نَاصِرُہٗ وَمُؤَیِّدُہٗ اِذَا اٰنَ مِیْعَادُہٗ وَالْمَلٰئِکَۃُ اَمْدَادُہٗ سَیْفُ اللّٰہِ الَّذِیْ

لَایَـنبُوْ وَ نُوْرُہٗ الَّذِیْ لَایَخْبُوْ وَ ذُوالْحِلْمِ الَّذِیْ لَایَصْبُوْ مَدَارُ الدَّھْرِ وَنَوَامِیْسُ الْعَصْـرِ وَ وُلَاۃُ الْاَمْـرِ وَالْـمُـنَـزَّلُ عَـلَیْھِـمُ الـذِّکْـرُ وَمَـا یَنْـزِلُ فِـیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِوَاَصْحٰبُ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ تَرَاجِمَۃُ وَحْیِہٖ وَ وُلَاۃُ اَمْرِہٖ وَ نَھْیِہٖ

اَللّٰھُـمَّ فَـصَـلِّ عَـلٰی خَاتِمِھِمْ وَ قَآئِمِھِمُ الْمَسْتُوْرِعَنْ عَوَالِمِھِمْ وَاَدْرِکْ بِنَآ اَیَّـامَـہٗ وَظَھُـوْرَہٗ وَقِیَـامَـہٗ وَاجْـعَـلْنَا مِنْ اَنْصَارِہٖ وَاقْرِنْ ثَارَنَا بِثَارِہٖ وَاکْتُبْنَا فِیْ اَعْوَانِہٖ وَخُلَصَآئِہٖ وَاَحْیِنَا فِیْ دَوْلَتِہٖ نَاعِمِیْنَ وَبِصُحْبَتِہٖ غَانِمِیْنَ وَبِحَقِّہٖ قَائِمِیْنَ وَمِنَ السُّوْٓءِ سَالِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

وَالْـحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَـلٰی اَھْلِ بَیْتِہِ الصَّادِقِیْنَ وَ عِتْرَتِہِ النَّاطِقِیْنَ وَالْعَنْ جَمِیْعَ الظَّالِمِیْنَ وَاحْکُمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ.

وارد ہے کہ اس شب کو چار رکعت نماز پڑھے دو سلام سے اور ہر رکعت میں بعد الحمد سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے اور بعد نماز یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُـمَّ اِنِّیْ اِلَیْکَ فَقِیْرٌ وَّمِنْ عَذَابِکَ خَآئِفٌ وَّبِکَ مُسْتَجِیْرٌ رَّبِّ لَا تُبَدِّلْ اِسْـمِیْ وَلَا تُـغَیِّـرْ جِسْمِیْ رَبِّ لَا تَجْھَدْ بَلَائِیْ رَبِّ لَاتُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَائِیْ اَعُـوْذُ بِـعَـفْـوِکَ مِـنْ عِـقَـابِکَ وَاَعُـوْذُ بِـرَحْمَتِکَ مِنْ عَذَابِکَ وَاَعُوْذُ بِـرِضَـاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ ثَنَآؤُکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ الْقَآئِلُوْنَ فِیْکَ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس شب میں سو مرتبہ سُبْـحَانَ اللّٰہِ اور سو مرتبہ اَلْـحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کہے تو خداوند عالم اس کے گذشتہ گناہ بخش دے گا اور دنیا اور آخرت کی حاجتیں بر لائے گا۔

وارد ہے کہ شب نیمۂ شعبان میں دس رکعت نماز دو دو کر کے پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھیں۔ پھر سجدہ کریں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَبَیَاضِیْ یَاعَظِیْمَ کُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرْلِیْ ذَنْبِیَ الْعَظِیْمَ فَاِنَّهٗ لَایَغْفِرُهٗ غَیْرُکَ یَا عَظِیْمُ .

بہترین دعا اس شب میں بلکہ ہر شب جمعہ میں دعائے کمیل ہے۔ اس شب مبارکہ میں جاگنا اور تلاوت قرآن اور دعا و نماز میں بسر کرنا آتش جہنم سے آزادی اور دعا قبول ہونے کا باعث ہے۔ پھر علی الصباح اس عریضہ کا پیش کرنا معمول مومنین ہے جو صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں استغاثہ ہے جو حسب ذیل ہے:

عریضہ حاجات

بحضور پرنور شہنشاہ دوران حضرت صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کَتَبْتُ اِلَیْکَ یَامَوْلَایَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ مُسْتَغِیْثًا بِکَ وَشَکَوْتُ مَانَزَلَ بِیْ مُسْتَجِیْرًا بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ بِکَ مِنْ اَمْرٍ قَدْ وَھَمَنِیْ وَاَشْغَلَ قَلْبِیْ وَاَطَالَ فِکْرِیْ وَسَلَبَنِیْ بَعْضَ لُبِّیْ وَغَیَّرَ خَطِیْرَ نِعْمَةِ اللّٰهِ عِنْدِیْ وَاَسْلَمَنِیْ عِنْدَ تَخَیُّلِ وُرُدِهِ الْخَلِیْلُ وَتَبَرَّأَ مِنِّیْ عِنْدَ تَرَآئِیْ اِقْبَالِهٖۤ اِلَیَّ الْحَمِیْمِ وَعَجَزَتْ عَنْ دِفَاعِهٖ حِیْلَتِیْ وَخَانَنِیْ فِیْ تَحَمُّلِهٖ صَبْرِیْ وَقُوَّتِیْ فَلَجِئْتُ فِیْهِ اِلَیْکَ وَتَوَکَّلْتُ وَتَوَسَّلْتُ فِی الْمَسْئَلَةِ اللّٰهِ جَلَّ ثَنَآئُهٗ عَلَیْهِ وَعَلَیْکَ فِیْ دِفَاعِهٖ عَنِّیْ عِلْمًا بِمَکَانِکَ مِنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلِیَّ التَّدْبِیْرِ وَمٰلِکِ الْاُمُوْرِ وَاثِقًا بِکَ فِی الْمُسَارَعَةِ فِی الشَّفَاعَةِ اِلَیْهِ جَلَّ ثَنَآؤُهٗ فِیْ اَمْرِیْ مُتَیَقِّنًا

لِاِجَابَتِهٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِیَّاکَ بِاَعْطَآءِ سُؤْلِیْ وَ اَنْتَ یَا مَوْلَایَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ جَدِیْرٌ بِتَحْقِیْقِ ظَنِّیْ وَتَصْدِیْقِ اَمَلِیْ فِیْکَ فِیْ اَمْرٍ.

یہاں اپنی حاجات وپریشانیاں لکھیں---------------------------

فِیْمَا لَاطَاقَةَ لِیْ بِحَمْلِهٖ وَلَاصَبْرَلِیْ عَلَیْهِ وَاِنْ کُنْتُ مُسْتَحِقًّا لَهٗ وَلِاَضْعَافِهٖ بِقَبِیْحِ اَفْعَالِیْ وَتَفْرِیْطِیْ فِی الْوَاجِبَاتِ الَّتِیْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَغِثْنِیْ یَا مَوْلَایَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْکَ عِنْدَاللَّهْفِ وَقَدِّمِ الْمَسْئَلَةَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَمْرِیْ قَبْلَ حُلُوْلِ التَّلَفِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ فَبِکَ بُسِطَتِ النِّعْمَةُ عَلَیَّ وَاَسْئَلَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ لِیْ نَصْرًا عَزِیْزًا وَّ فَتْحًا قَرِیْبًا فِیْهِ بُلُوْغُ الْاٰمَالِ وَ خَیْرُ الْمُبَادِیْ وَخَوَاتِیْمُ الْاَعْمَالِ وَالْاَمْنُ مِنَ الْمَخَاوِفِ کُلِّهَا فِیْ کُلِّ حَالٍ اِنَّهٗ جَلَّ ثَنَآؤُهٗ لِمَا یَشَآءُ فَعَّالٌ لِّمَایُرِیْدُ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فِی الْمَبْدَاِ وَالْمَالِ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

یہاں اپنانام لکھیں-----------------------------------

ہدایات: زعفران سے عریضہ کے درمیان میں اپنی حاجات لکھ کر نیچے اپنا نام لکھیں اور خوشبو یعنی عطر لگا کر آٹے یا پاک مٹی میں رکھ کر دریا یا نہر یا گہرے کنویں میں علی الصبح ڈالیں جس وقت عریضہ دریا میں ڈالنے کا ارادہ کریں بتوجہ تمام پکارے: یا حسین بن روح اور یہ دعا پڑھ کر عریضہ ڈال دیں:

یَاحُسَیْنَ بْنَ رَوْحٍ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَشْهَدُ اَنَّ وَفَاتَکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنَّکَ حَیٌّ عِنْدَاللّٰهِ مَرْزُوْقٌ وَّقَدْ خَاطَبْتُکَ فِیْ حَیٰوتِکَ الَّتِیْ لَکَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهٰذِهٖ رُقْعَتِیْ وَحَاجَتِیْ اِلٰی مَوْلَانَا صَاحِبِ الْاَمْرِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسَلِّمْهَآ اِلَیْهِ فَاَنْتَ الثِّقَةُ الْاَمِیْنُ .

اعمال شب قدر

شب قدر بڑی مبارک رات ہے اور اس کی بہت کچھ فضیلت ہے۔ اس شب کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں شب کے لیے تمام امور مال واولاد تندرستی و بیماری عزت وذلت وغیرہ مقدر ہوتے ہیں۔ رات بھر ملائکہ حضور صاحب الامر علیہ السلام کے پاس آتے ہیں۔ لہٰذا ہر مومن کو چاہیے کہ شب بیداری کرے اور عبادت و تلاوت قرآن اور دعاؤں میں مشغول رہے۔ چونکہ شب قدر ماہ رمضان کی انیسویں رات اور اکیسویں رات اور تیئسویں رات سے باہر نہیں ہے۔ لہٰذا ان تینوں راتوں میں اعمال بجالائے۔ خصوصًا تیئسویں شب میں زیادہ اہتمام کرے۔ ان تینوں راتوں میں غسل سنت مؤکدہ ہے۔ بہتر ہے کہ غروب آفتاب کے قریب غسل کیا جائے تاکہ نماز مغرب وعشاء غسل کے ساتھ پڑھے۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص شب قدر کو دو رکعت نماز بجالائے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سات مرتبہ سورۃ قل ھو اللہ پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہو کر ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے تو اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا کہ خداوند عالم اس کو اور اس کے ماں باپ کو بخش دے گا اور ثواب کثیر عطا فرمائے گا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان شبوں میں قرآن مجید ہاتھ میں لے اور کھولے اور اپنے منہ کے سامنے رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُکَ بِكِتَابِکَ الْمُنْزَلِ وَمَافِيْهِ وَفِيْهِ اسْمُکَ الْاَكْبَرُ وَاَسْمَآءُ کَ الْحُسْنٰی وَمَايُخَافُ وَيُرْجٰی اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عُتَقَآئِکَ مِنَ النَّارِ

وَتَقْضِیَ حَوَآئِجِیْ لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ .

پھر اپنی حاجت خداوند عالم سے طلب کرے انشاءاللہ وہ حاجت پوری ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآن مجید سر پر رکھے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَہٗ بِہٖ وَبِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَّدَحْتَہٗ فِیْہِ وَبِحَقِّکَ عَلَیْھِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّکَ مِنْکَ.

پس دس مرتبہ کہے: بِکَ یَآاَللّٰہُ — دس مرتبہ: بِمُحَمَّدٍؐ

دس مرتبہ : بِعَلِیٍّؑ — دس مرتبہ: بِفَاطِمَۃَؑ

دس مرتبہ: بِالْحَسَنِؑ — دس مرتبہ: بِالْحُسَیْنِؑ

دس مرتبہ: بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِؑ — دس مرتبہ: بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّؑ

دس مرتبہ: بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍؑ — دس مرتبہ: بِمُوْسٰی بْنِ جَعْفَرٍؑ

دس مرتبہ: بِعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰیؑ — دس مرتبہ: بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّؑ

دس مرتبہ: بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍؑ — دس مرتبہ: بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّؑ

دس مرتبہ: بِالْحُجَّۃِ الْقَآئِمِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے طلب کرے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت ان تینوں شبوں میں سنت مؤکدہ ہے۔ سو رکعت نماز تینوں شب پڑھنا سنت ہے۔ خصوصاً تیئسویں شب کو بجالائے کہ بڑی فضیلت ہے اور بہت تاکید ہے۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے۔ اگر اُس شخص کے ذمّہ قضا نمازیں ہوں تو ان سو رکعتوں کے بدلے اپنی قضا نمازیں پڑھے۔ جوشن کبیر اور صلوۃ و ذکر الٰہی جو ہو سکے بجالائے۔ گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ مطالب دنیا و آخرت کا خدا سے سوال کرے۔ ماں باپ عزیز و اقارب و برادر مومن زندہ و مردہ کے لئے دعا کرے۔

انیسویں شب کے اعمال مخصوص یہ ہیں کہ علاوہ عمل مذکور کے

سو مرتبہ: اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ کہے۔

سو مرتبہ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ کہے۔

پھر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ وَفِیْمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ الْحَکِیْمِ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَآءِ الَّذِیْ لَا یُرَدُّ وَلَایُبَدَّلُ اَنْ تَکْتُبَنِیْ مِنْ حُجَاجِ بَیْتِکَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْکُوْرِ سَعْیُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُکَفَّرِعَنْهُمْ سَیِّئَاتُهُمْ وَاجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَتُقَدِّرُ اَنْ تُطِیْلَ عُمْرِیْ وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ وَتُقَدِّرَ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ مَا هُوَخَیْرٌ لِیْ فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

پس اپنی حاجت خدا سے طلب کرے۔ اکیسویں شب کو بھی غسل واعمال و زیارت بجالائے۔ جس طور پر مذکور ہوا اور اس شب کی فضیلت شب سابق سے زیادہ ہے۔

تیئیسویں شب کے اعمال بھی یہی ہیں۔ بدستور بجالائے اور شب بیداری کرے۔ تلاوت قرآن اور دعاؤں میں مشغول رہے اور توبہ کرے کہ اس شب میں حکمت الٰہی کے ماتحت مرگ وبلا اور روزی وقضا مقدر ہوتی ہے۔ جو کچھ کہ اس سال تا شب قدر آئندہ واقع ہونے والا ہوتا ہے۔ پس خوشا حال اس کا جو عبادت میں شب بسر کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سورۃ عنکبوت وسورۃ روم اس شب پڑھے وہ اہل بہشت سے ہے اور سورۃ حم دخان اور ہزار بار سورۃ انا انزلنا کا پڑھنا بھی وارد ہے اور زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام بجالائے۔ جو شخص اس شب کو بیداری کرے اور سو رکعت نماز پڑھے۔ حق تعالیٰ اس کی روزی کشادہ کرے گا۔ دشمنوں کے شر سے بچائے گا۔ ڈوبنے اور گھر کے نیچے دبنے اور لقمہ گلے میں پھنسنے اور جانور کے پھاڑ

کھانے سے محفوظ رکھے گا۔ دعائے جوشن کبیر وصغیر کے اس شب میں پڑھنے کی بڑی فضیلت وارد ہے۔اوراس شب یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ مُدُدْ لِیْ فِیْ عُمْرِیْ وَ اَوْسِعْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ وَاَصِّحْ لِیْ جِسْمِیْ وَبَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ وَاِنْ کُنْتُ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ فَامْحُنِیْ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ وَاکْتُبْنِیْ مِنَ السُّعَدَآءِ فَاِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَمْحُوا اللّٰهُ مَایَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ۔

اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْفِرِّ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مِّنْ کُلِّ خَیْرٍ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَاَنْتَ مُنْزِلُهٗ مِنْ نُوْرٍ تَهْدِیْ بِهٖ اَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا اَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُهٗ اَوْ بَلَاءٍ تَدْفَعُهٗ اَوْضُرٍّ تَکْشِفُهٗ وَاکْتُبْ لِیْ مَاکَتَبْتَ لِاَوْلِیَا ئِکَ الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ اسْتَوْجَبُوْا مِنْکَ الثَّوَابَ وَ اٰمَنُوْا بِرِضَاکَ عَنْهُمْ مِنْکَ الْعِقَابَ یَاکَرِیْمُ یَاکَرِیْمُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِیْ ذٰلِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

اورصحیفہ کاملہ میں سے دعائے مکارم اخلاق اور دعائے توبہ کوضرور پڑھے اوران کا ثواب بہت ہے۔

عید نوروز

نوروز وہ دن ہے کہ جس روز آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے جس کی تاریخ بحساب شمسی اکیس مارچ ہوتی ہے۔اس دن کے بہت فضائل ہیں۔حضرت معلّٰی بن خنیسؓ سے جوامام جعفر صادق علیہ السلام کے خاص صحابی تھے منقول ہے وہ کہتے ہیں میں نوروز کے

دن حضرتؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے کہ خداوند عالم نے اس روز بندوں کی روحوں سے اقرار لیا کہ اس کو وحدہٗ لاشریک سمجھیں اور کسی کو اس کی عبادت میں شریک قرار نہ دیں۔ یہی پہلا وہ دن ہے کہ جس میں آفتاب نے اپنی پہلی کرن زمین پر ڈالی۔ اس دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی نے طوفان کے بعد کوہ جودی پر قرار پکڑا۔ اس روز خداوند عالم نے ان چند ہزار آدمیوں کو زندہ فرمایا جو طاعون کے خوف سے بھاگے تھے اور دفعتہً خدا نے ان سب کو موت دے دی۔ ایک مدت کے بعد جب ان کی ہڈیاں رہ گئیں تو ایک پیغمبر کا وہاں گزر ہوا۔ اس نے خداوند عالم سے سوال کیا کہ پالنے والے مجھے دکھادے کہ تو کس طرح بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔ خداوند عالم کی طرف سے وحی ہوئی کہ تم ان ہڈیوں پر پانی چھڑکو۔ چنانچہ اس نبی نے اس پر پانی چھڑکا۔ وہ سب بقدرت خدا زندہ ہو گئے۔ اسی وجہ سے سنت ہے کہ مومنین اس روز ایک دوسرے پر پانی چھڑکیں یا خود اپنے اوپر پانی ڈالیں اور غسل کریں۔ جو لوگ زندہ ہوئے وہ تیس ہزار تھے اور وہ پیغمبر حضرت خرقیلؑ تھے۔ اسی روز امیر المومنینؑ نے دوش مبارک رسولؐ پر چڑھ کر خانہ کعبہ میں بت شکنی کی۔ عید غدیر کا یہی روز تھا۔ اسی روز بعد قتل عثمان حضرت امیر المومنینؑ کو خلافت ظاہری بھی حاصل ہوئی۔ اسی روز امیر المومنینؑ نے خارجیوں سے جنگ نہروان میں فتح پائی اور اسی روز حضور صاحب العصر عجل اللہ فرجہ کا ظہور ہوگا۔ اسی روز باقی امام بھی دنیا کی طرف رجعت کریں گے۔

پھر صادق آل محمد علیہ السلام نے معلیٰ سے فرمایا کہ یہ روز ہمارا اور ہمارے شیعوں کا ہے۔ اس روز غسل کرو پاک و پاکیزہ کپڑے پہنو۔ خوشبو لگاؤ۔ روزہ رکھو اور نماز ظہرین اور نوافل سے فارغ ہو کر چار رکعت دو دو کر کے اس طرح بجالاؤ کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ انا انزلنا اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل

یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۃ قل ہواللہ اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد دس دس مرتبہ سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھو اور نماز کے بعد سجدہ شکر میں جا کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدِنِ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَ جَمِیْعِ اَنْبِیَآئِکَ وَرُسُلِکَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِکَ وَبَارِکْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِکَ وَ صَلِّ عَلٰی اَرْوَاحِھِمْ وَاَجْسَادِھِمْ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا الَّذِیْ فَضَّلْتَهٗ وَکَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَعَظَّمْتَ خَطَرَهٗ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَیَّ حَتّٰی لَآ اَشْکُرَ اَحَدًا غَیْرَکَ وَوَسِّعْ عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاَکْرَامِ

اَللّٰھُمَّ مَاغَابَ عَنِّیْ فَلَا یَغِیْبَنَّ عَنِّیْ عَوْنُکَ وَحِفْظُکَ وَ مَا فَقَدْتُّ مِنْ شَیْءٍ فَلَا تُفْقِدْ نِیْ عَوْنَکَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا اَتَکَلَّفَ مَا لَآاَحْتَاجُ اِلَیْهِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ .

حضرتؑ فرماتے ہیں کہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہارے پچاس سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور یَـاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بہت کہتے رہو۔ بعض روایات میں ہے کہ تحویل کے وقت یہ دعا پڑھے بلکہ لکھا ہے کہ تین سو چھیاسٹھ مرتبہ پڑھے:

یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا مُدَبِّرَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ یَا مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَالْاَحْوَالِ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰی اَحْسَنِ الْحَالِ.

مشہور ہے کہ جو شخص یہ سات سلام نوروز کے دن مشک وزعفران سے چینی کے برتن میں لکھ کر گلاب سے دھو کر پیئے تو وہ سال بھر تک درد و رنج اور جانوروں کے زہر سے محفوظ رہے گا:

سَلامٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ سَلامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ
سَلامٌ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ سَلامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ ھَارُوْنَ
سَلامٌ عَلَی الْیَاسِیْنَ سَلامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خَالِدِیْنَ
سَلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ .

اور مرقوم ہے کہ تحویل کے وقت مشک وزعفران سے یہ نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے یا پیئے:

الا=۹ ااا ۹ ااا الآ=اااھ لکھے۔

منقول ہے کہ جو شخص سورہ بنی اسرائیل، سورہ نور، سورہ حدید، سورہ حشر، سورہ صف، سورہ معارج اور سورہ اعلیٰ کی تلاوت نوروز کے دن کرے گا وہ تمام سال ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اسی دن یہ دعا سال بھر تمام بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لیے پانی پر پڑھ کر مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکتے اور پیتے ہیں:

اَللّٰہُ رَبِّیْ رَبِّیَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ رَبِّیَ اللّٰہُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ حَسْبُنَا اللّٰہُ رَبِّیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْقَحْطِ وَالطَّاعُوْنِ وَالْغَرْقِ وَالْحَرْقِ وَالْمَوْتِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَشَرِّ کِتَابٍ سَبَقَ رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ

پھر سات مرتبہ پڑھے:

اِنَّا مُوْقِنُوْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ مُظْھِرَ لُطْفِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

آب نیساں

نوروز سے تیس دن بعد نیساں کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے جو تیس روز کا ہے۔اس مہینے میں جو پانی برستا ہے اسے آب نیساں کہتے ہیں۔جو شخص اس پانی کو جمع کر کے اور اس پر سورۃ الحمد اور آیۃ الکرسی اور چاروں قل: **قل یا ایھا الکافرون ، قل ھو اللہ ، قل اعوذ برب الفلق ، قل اعوذ برب الناس** اور سورۃ **انا انزلناہ** کو ستر ستر دفعہ پڑھے۔ اور ستر مرتبہ اللہ اکبر اور ستر مرتبہ لا الہ الا اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اسے پیئے تو خداوند عالم اس کے دل کو نور و روشنی اور فہم و فراست و بینائی سے بھر دے گا۔اس کی زبان پر کلمات حکمت جاری کرے گا۔اس کے دل سے خیانت و غیبت اور بخل و حسد اور غرور و تکبر و حرص کو دور کرے گا۔اسے تمام آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔جو کوئی شخص سات روز تک صبح و شام اس پانی (آب نیساں) کو پیئے گا تو اس کے جسم اور ہڈیوں اور رگوں سے ہر قسم کے درد اور بیماریاں اور روگ دور ہو جائیں گے۔جس عورت کے لڑکا نہ ہوتا ہو۔وہ اس نیت سے اس پانی کو پیئے تو خداوند عالم اس کو فرزند عطا فرمائے گا۔جو عورت بانجھ ہو تو وہ بفضل خدا حاملہ ہو جائے گی۔

ممبر شپ حاصل کریں

اب تک ہزاروں مؤمنین ومؤمنات استفادہ کر چکے ہیں ۔۔۔۔۔سینکڑوں زیر تعلیم ہیں ۔۔۔۔۔ سی ڈیز اور دینی کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے ۔۔۔۔۔پاکستان کے اکثر اضلاع میں کوآرڈی نیٹرز مقرر کیے جا چکے ہیں ۔۔۔۔۔ یہ مذہبی تعلیمی منصوبہ پورے پاکستان اور بیرونی مما لک تک پھیل چکا ہے۔۔۔۔۔محدود مالی وسائل میں اتنے بڑے منصوبے کا انتظام کرنا ہمارے لیے مشکل ہو رہا ہے ۔۔۔۔۔اس علمی چراغ کو مسلسل جلائے رکھنے کے لیے یونیورسٹی کے ممبر بنیں تا کہ آپ کی آراء اور رہنمائی سے عزاداری سید الشہداؑ اور تعلیمات قرآن واہل بیتؑ کو ہر گھر تک پہنچایا جا سکے اور آپ کو ماہنامہ **"مصباح الدجیٰ"** ارسال کیا جا سکے نیز

خمس ، زکوۃ، سہم امامؑ، فطرانہ، قربانی کی کھالیں، صدقہ اور دیگر عطیات

سے حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کے فری ایجوکیشن کے اس عظیم مذہبی تعلیمی منصوبے مصباح الدجیٰ یونیورسٹی کی مالی معاونت فرمائیں۔

یونیورسٹی کے تمام پروگرامز کی تفصیلات،
لیکچرز، داخلے، امتحانی نتائج، تازہ ترین خبریں، نوحے، مجالس
، اسلامک موویز، مقامات مقدسہ کی تصاویر اور دیگر ملکی و بین الاقوامی
اسلامی معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ اور **TV** چینل ضرور
وزٹ کریں:

www.mu.edu.pk

www.tv.mu.edu.pk

Join us on Facebook:

www.facebook.com/muedupk

ترتیب پر دوسری یا تیسری یا چھوتھی یا پانچویں چیز اختیار کرنی چاہیے۔

6. اگر مذکورہ چیزیں نہ ہوں تو جس چیز پر مٹی کا غبار ہو اس پر تیمّم کرے۔ راکھ یا آٹا اور اس قسم کی دوسری چیزوں کے غبار پر تیمّم نہیں ہوسکتا۔

7. گیلی مٹی۔ بشرطیکہ اسے خشک نہ کرسکتا ہو ورنہ خشک کرلینا لازم ہے اور اگر گیلی مٹی بھی نہ ہو تو زیادہ قوی یہی ہے۔ کہ نماز کو بغیر تیمّم پڑھے اور بعد میں اس کی قضا بجالائے۔

☆ جن چیزوں پر تیمّم کرنا ہو وہ پاک ہوں اور غصبی نہ ہوں۔

وضو یا غسل کے بدلے تیمم کرنے کا طریقہ :

تیمّم کرنے سے پہلے اعضاء تیمّم یعنی پیشانی اور دونوں ہاتھ اگر نجس ہوں تو ان کو جہاں تک ممکن ہو پاک کرنا چاہیے۔ وضو یا غسل کے بدلے کیے جانے والے تیمّم میں چار چیزیں واجب ہیں۔

1. نیت : پہلے نیت کرے کہ تیمّم کرتا ہوں وضو کے بدلے یا غسل کے بدلے واجب "قربة الی الله"

2. دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا ایسی چیز پر مارنا جس پر تیمّم کرنا صحیح ہو۔

3. اس مقام سے جہاں سر کے بال اگتے ہیں بھنوؤں اور ناک کے اوپر تک ساری پیشانی اور اسکے دونوں طرف دونوں ہتھیلیوں کا پھیرنا اور احتیاطاً ہاتھ بھنوؤں پر بھی پھیرے جائیں۔

4. بائیں ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی تمام پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی تمام پشت پر پھیرنا۔

☆ اگر غسل کے بدلے تیمّم کرے تو دو دفعہ ہاتھوں کو زمین پر مارے۔

ایک دفعہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر پیشانی اور ابروؤں کا مسح کرے۔ پھر دوبارہ دونوں

10. حالت سجود میں مرد اپنے اعضاء کو کھلا رکھے اور عورت ملا کر رکھے۔

11. پیشانی اس چیز پر رکھیں جس پر سجدہ صحیح ہے مثلاً زمین اور اس کے وہ اجزاء جو معدنی اور خوردنی نہ ہوں اور نہ پہنے جاتے ہوں۔

12. کاغذ پر سجدہ جائز ہے بشرطیکہ اس چیز سے بنایا گیا ہو کہ جس پر سجدہ صحیح ہے۔

13. پہلی اور تیسری رکعت میں (سوائے نماز مغرب) تشہد نہیں ہوتا۔

14. سجدے کے بعد ایک لحظہ بیٹھنا چاہیے۔ اسے جلسہ استراحت (آرام سے بیٹھنا) کہتے ہیں

15. اگر کوئی شخص عمداً (جان بوجھا کر) نماز کا جزو جو بعد میں ہے اس کو پہلے بجالائے تو اس کی نماز باطل ہوجائے گی۔

شرائط نماز قصر

جن شرائط کے ساتھ سفر میں نماز قصر (سفر میں چار رکعت کی بجائے دو رکعت نماز پڑھنا) اور روزہ قضا کرنا پڑتا ہے حسب ذیل ہیں:

اوّل: سفر شرعی مسافت کے مطابق ہو اور وہ آٹھ فرسخ (27 میل 2 فرلانگ 40 گز) انگریزی احتیاطاً 28 میل یا 45 کلومیٹر ہے خواہ فقط جانے میں اس قدر ہو مثلاً کسی کا وطن دور ہو جس میں آٹھ فرسخ کا فاصلہ ہو یا آمد روفت ملا کہ۔ مثلاً کوئی اپنے وطن سے چار فرسخ تک جائے۔ اور اسی دن یا اس کے بعد واپس آجائے پھر اگر سفر مسافت مذکورہ سے کم ہو خواہ کچھ ہی کم ہو نماز قصر نہ ہوگی اور اگر دس دن قیام کا قصد کیے بغیر واپس آئے تو نماز قصر ہو گی اور اگر وہاں دس دن قیام کا ارادہ کر لیا تو نماز پوری پڑھنی ہوگی۔

دوسرے: یہ کہ آٹھ فرسخ جانے کا ارادہ ہو یعنی بلا قصد وارادہ کسی قدر بھی مسافت طے کرے تو جانے میں نماز قصر نہ ہوگی۔ مثلاً کسی بھاگتے شخص کے تعاقب میں بلا قصد سفر کیا جائے تو نماز قصر نہ ہوگی اور اگر کسی شہر کے دو راستے ہوں ایک بقدر مسافت شرعیہ اور دوسرا کم تو

مسافر جس راستہ کو اختیار کرے گا اس کا حکم جاری ہوگا۔ پس اگر آٹھ فرسخ والے راستے سے جائے گا تو نماز قصرا اور روزہ افطار کرنا پڑے گا اور جو شخص کسی کے ساتھ سفر کرے (جیسے بیوی بچے اور نوکر وغیرہ) تو اس کا قصد بھی اس شخص کے تابع ہوگا جس کے ساتھ سفر کر رہا ہے بشر طیکہ تابع (پیروی کرنے والا) کو متبوع (جس کی پیروی کی گئی ہو) کے قصد کا علم بھی ہو۔

تیسرے: یہ کہ مسافت شرعیہ کا قصد آخر تک باقی رہے پس اگر اثنائے راہ میں ارادہ بدل جائے یا تذبذب ہو جائے یا دس دن رہنے کا قصد کرے یا وطن سے ہو کر جائے تو ان تمام صورتوں میں قصر نہ ہوگا یعنی نماز پوری پڑھنا ہوگی۔

چوتھے: یہ کہ اثنائے مسافت شرعی میں اگر اس کا کوئی مکان ہو کہ اس مکان میں اس نے چھ مہینے تک بودوباش (رہنا سہنا) بقصد توطن (وطن بنانے کی غرض سے) کی ہو تو نماز قصر نہ ہوگی۔ اگر اس چھ مہینہ یا اس سے زیادہ زمانہ توطن کے اندر کوئی عارضی سفر درپیش ہوا اور وہ اس جگہ دوبارہ پہنچنے پر قطع ہو جائے گا لیکن پہلے کبھی چھے مہینہ یا اس سے زیادہ بقصد توطن رہ چکا ہے لیکن اگر وطن اصلی یعنی آبائی ہے جہاں یہ خود بھی رہا ہے تو یہاں پہنچنے پر بہرحال سفر ختم ہو جائے گا۔

☆ وطن وہ ہے کہ جس مکان میں ہمیشہ رہنے کا ارادہ ہو جیسے وہ مقام جہاں والدین ہمیشہ سے رہتے ہوں۔ اور یہ شخص خود وہاں پیدا ہوا۔ پروان چڑھا۔

☆ اگر کوئی شخص اپنے وطن کے علاوہ کسی دوسری جگہ ایک مدت تک رہنے کا ارادہ کرے تو وہ جگہ اس کا وطن نہیں کہلائے گی۔ جیسے طالب علم جو حصول علم کے لیے کسی جگہ ایک مدت تک قیام کرے۔

پانچویں: یہ کہ سفر مباح ہو چوری یا ظلم یا شراب خوری وغیرہ کی غرض سے سفر نہ ہو ورنہ